آخری کوٹھی
کے اسرار

پیشِ نظر کتاب ہمارے واٹس ایپ گروپ کے سکالرز کی طلب پہ سافٹ میں تبدیل کی گئی ہے۔ مصنفِ کتاب کے لیے نیک خواہشات کے ساتھ سافٹ بنانے والوں کے حق میں دعائے خیر کی استدعا ہے۔

زیرِ نظر کتاب فیس بک گروپ "کتب خانہ" میں بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے۔
گروپ کا لنک ملاحظہ کیجیے :

https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share

میر ظہیر عباس روستمانی

03072128068

مترجم

ایم اشفاق

مصنف

اگاتھا کرسٹی

قیمت

مجلد ـــــ تین روپے آٹھ آنے

ناشر

نسیم بک ڈپو .... لاٹوش روڈ لکھنؤ

ٹیلیفون ۴۵۵۹

پرنٹر: سرفراز قومی پریس لکھنؤ

پیش لفظ

جرعہ کشانِ ادب میں آج کون ایسی ہستی ہے جس نے "خوفناک جزیرہ" کے مطالعہ کے بعد اگاتھا کرسٹی کے نام کو فراموش کر دیا ہو؟ اگاتھا کرسٹی کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے اس کا صرف یہی ایک ناول کافی ہے۔

منشی تیرتھ رام فیروز پوری نے سرمایۂ ادب کو اپنے ترجموں کی بوقلمون سے مالا مال کیا۔ آپ نے نہ صرف اُردو ادب کو چند شہرۂ آفاق کرداروں مثلاً شرلک ہومز، آرسین لوپن، ڈاکٹر فومانچو اور بلڈاگ ڈرمنڈ وغیرہ سے متعارف کرایا۔ بلکہ اُردو ناول کے ایک ایسے گوشے کو منور کیا جو نہ جانے کب تک اپنی کم مائیگی کی بدولت تاریکی میں ڈوبا رہتا۔

منشی صاحب مرحوم نے اپنے پڑھنے والوں کو اگاتھا کرسٹی سے تو روشناس کرایا مگر افسوس فرشتۂ موت نے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنے قارئین کے تفنن طبع کے لئے ہرکولی پائیرو کا کردار اُردو میں پیش کرتے جو انگریزی طبقے میں ہیرو کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی قوت کا علم بردار ہے جو ازل سے قتل وخون اور جرم وگناہ کے خلاف برسرِ پیکار ہے، اور ابد تک رہے گا۔

اگاتھا کرسٹی نے ۱۹۲۰ء میں ہرکولی پائیرو کے عظیم کردار کو THE MYSTERIOUS OFFAIRS AT STYLES میں پیش کیا۔

جاسوس جو بلجیم سے ہجرت کر کے لندن میں آباد ہو گیا تھا۔ تلاش و جستجو میں شرلک ہومز کا بالکل ضد ہے۔ یہ موقعۂ واردات پہ پہونچ کر شرلک ہومز کی طرح پاؤں کے نشانات اور سگریٹ کے ٹکڑوں کو تلاش نہیں کرتا، بلکہ آرام کرسی پہ بیٹھ کر قاتل کا نفسیاتی تجزیہ کرتا ہے۔ اسے جسمانی مشقت پسند نہیں، وہ دماغی محنت سے مجرموں کا قلع قمع کرتا ہے۔

ہرکولی پائیرو اور ایک تھیٹر کے ایک مسخرے میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ وہ جدھر سے گزرتا ہے لوگ اس کے بالوں سے خالی بیضاوی سر اور بڑی گھنی اور متناسب مونچھیں دیکھ کر اپنے دل میں گدگدی سی محسوس کرتے ہیں۔ پائیرو کو اپنی مونچھ پہ بڑا فخر ہے وہ ہمیشہ پیار سے اپنی مونچھوں کو بل دیتا ہے اور اپنے رفیق کار ہسٹنگز کو مونچھ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔

فطرت نے صفائی اور پاکیزگی اس میں کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ انسانی عمل کے میدان میں جرم و گناہ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

اپنے قارئین سے میری یہ استدعا ہے کہ وہ میرے اس ناول کے متعلق اپنی رائے سے مجھے ضرور نوازیں۔

ایم۔ اشفاق
"برابورن کورٹ"
نمبر ۱ چاندنی چوک اسٹریٹ
کلکتہ ۱۳

ہے کہ وہ انسانی عمل کے مید
اپنے قارئین سے میری یہ ا
ائے سے مجھے ضرور نواز

باب ۱
ہوٹل مجسٹک

یوں تو جنوبی انگلستان کا ساحلی علاقہ نہایت دلفریب ہے مگر خاص کر سنٹ لو کا چھوٹا سا شہر خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس کے تیراکی کا قدرتی گھاٹ اس قدر خوبصورت ہے کہ عرف عام میں یہ "گھاٹ کی ملکہ" کے نام سے مشہور ہے۔ کورنش کے ساحل کا حسن اکثر لوگوں کے دلوں میں ریویرہ کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔

میں نے یہ باتیں اپنے دوست ہرکولی پائیروسے کہیں۔

"میرے عزیز" پائیرو نے کہنا شروع کیا "تم نے کوئی نئی بات تو بتائی نہیں۔ یہ باتیں تو میں کل رسٹورنٹ کار کی فہرست طعام پر دیکھ ہی چکا تھا۔"

"مگر تمہیں کیا ان باتوں کا یقین نہیں ؟"

میرے سوال کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ناچنے لگی۔ میں نے دوبارہ سوال کیا۔

"معاف کرنا ہسٹنگز، میں عالم خیال میں وہاں کی سیر کرنے لگا تھا جس کا ابھی ابھی تم نے نام لیا۔"

"دکھنی فرانس ؟"

"ہاں پچھلے سال کے وہ تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے پھر گئے جو وہاں بہتے ہوئے پیش آئے تھے۔"

نیلی ریل پر نہایت ہی پراسرار حالت میں کسی کا قتل ہو گیا تھا اور پائیرو نے اپنی ہوشیاری سے اس عقدہ لاینحل کی اپنے ناخن تدبر سے گرہ کشائی کی تھی۔

"کاش کہ میں بھی اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا!"

"تمہاری موجودگی میں یقیناً تمہارا تجربہ میرے لئے مفید ثابت ہوتا۔"

میں نے دزدیدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے تعریفی کلموں کو میں ہمیشہ شک کی نگاہ سے دیکھتا آیا ہوں مگر اس وقت وہ بالکل سنجیدہ نظر آرہا تھا اور ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے وہ اپنی باتوں کی سچائی کو محسوس کر رہا ہے۔ اور کیوں نہ محسوس کرے؟ آخر اتنے دنوں ساتھ رہ کر میں نے کوئی بھاڑ تو جھونکا نہیں تھا۔ اس کی صحبت میں رہ کر میں بخوبی اس کے طریق کار سے واقف ہوگیا تھا۔

"تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے شاعرانہ تخیل کی کمی مجھے بری طرح کھٹکتی رہی میرا نوکر جارج جس سے میں کبھی کبھی تبادلہ خیال کرتا رہتا ہوں تخیل کی نعمت سے محروم ہے۔"

میرے خیال میں پائیرو کا یہ بیان غیر ضروری تھا۔

"یہ بتاؤ پائیرو" میں نے پوچھا "کیا تمہارے دل میں دوبارہ کام شروع کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوتا؟ یہ بیکاری کی زندگی........"

"مجھے پسند ہے میرے دوست! دھوپ میں بیٹھنے سے بڑھ کر کون سی چیز دلفریب ہوسکتی ہے؟ اپنی کامیابی اور شہرت کے اوج ثریا پر پہنچ کر انسان جب دنیا سے کنارہ کش ہوجاتا ہے تو اس سے بڑھ کر عظیم الشان اور قابل تعریف فعل اور کیا ہوسکتا ہے؟ لوگ جب مجھے دیکھتے ہیں تو بے اختیار کلمہ تعریف ان کی زبان پر آجاتا ہے، وہ میری طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں، وہ رہا ہرکولی پائیرو عظیم! لاثانی!! آج تک نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا!! میں اس منزل کو پہنچ گیا ہوں جہاں انسان کو نہ تو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ خواہش، چونکہ میں کچھ شرمیلا ہوں اس لئے بھی قناعت نے دل میں جگہ پیدا کرلی ہے!"

میں خود اپنے لئے شرمیلے کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ مگر پائیرو کا اپنے آپ کو شرمیلا

آخری کوٹھی کے اسرار

کہنا ظاہر کرتا تھا کہ وقت کا دھارا میرے بیشتر قدر دوست کے دل سے خودستائی کو دھو نہیں سکا اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد وہ اپنی کرسی کی پشت پر جھک گیا اور بڑے پیار سے اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

میں پائیرو کے ساتھ سنٹ لو کے سب سے بڑے ہوٹل میں، جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے گہرے نیلگوں سمندر کے متصل واقع ہے، بیٹھا تھا۔ ہوٹل کا باغ رنگ برنگے پھولوں سے نکھرا، دیکھنے والوں سے داد طلب کر رہا تھا۔ کہیں کہیں کھجور کے یکّہ دکّا سیدھے اور کھردرے درخت باغ کے حسین نظاروں میں اور بھی جاذبیت پیدا کر رہے تھے۔ ایسے پرسکون ماحول میں مدھم مکھیوں کی بھنبھناہٹ بھی عجیب خوشگوار اور کیف آفریں تھی۔ ہم لوگ پچھلی رات ہفتہ عشرہ گزارنے آئے تھے اور آج پہلی صبح تھی۔ اگر موسم اسی طرح خوشگوار رہا تو ہماری چھٹیوں کے دن ناقابل فراموش بن جائیں گے۔

میں نے اخبار اٹھایا اور خبریں پڑھنے لگا۔ دنیا کے سیاسی حالات غیر تشفی بخش تھے چین سے گڑبڑ کی خبریں آ رہی تھیں۔ اس کے علاوہ خون میں گرمی پیدا کرنے والی ایک بھی خبر نہیں تھی۔

”طوطوں میں“ میں نے ورق الٹتے ہوئے کہا ”ایک عجیب وغریب وبا پھیلی ہوئی ہے۔“

”بہت ہی عجیب وغریب!“

”اور سنو۔ لیڈز میں دو صاحب اور چل بسے۔“

”بہت ہی افسوس کی بات ہے۔“

میں نے ورق الٹ دیا۔

”دنیا کے گرد چکر لگانے والے ہوا باز سلیٹن کے متعلق اب تک کوئی خبر نہیں آئی یہ لوگ بھی بڑے ہی حوصلہ مند ہوتے ہیں۔ ان کی وہ خشکی اور پانی میں چلنے والی [illegible]

البا ٹرس، عجیب و غریب چیز ہے۔ اگرچہ سٹیون کو تلاش کرنے کی کوشش اب تک جاری ہے پھر بھی پچھم کے سمت میں جانا اس کے حق میں برا ثابت ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ وہ بحرالکاہل کے کسی جزیرے پر اتر گیا ہے۔"

"مگر جزیرہ سلیمان کے رہنے والے تو اب تک آدم خور ہی ہیں۔ ہے نا؟"

"اس طرح کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ انگلستان کا باشندہ ہونا خوش قسمتی کی بات ہے۔"

"ومبلی ڈن کے مقابلہ میں جو شکست ہوئی ہے اس کی بھی یہ کہکر تلافی کرلو۔"

"میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا ——"

پائیرو نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے روک دیا اور میں الفاظ ہی ڈھونڈتا رہ گیا

"میں" پائیرو نے اعلان کیا "سٹیون کی مشین کی طرح دو عنصری نہیں بلکہ چار عنصری ہوں۔ اور جیسا کہ تم جانتے ہو انگریزوں کے لئے میرے دل میں کافی جگہ ہے کیونکہ وہ ہر کام مکمل طور پر کرتے ہیں۔"

میری نظریں بھٹک کر سیاسی خبروں پر جا لگیں۔

"امور داخلہ کے سکریٹری کی جان عذاب میں نظر آتی ہے۔"

"غریب بیچارہ!" پائیرو نے اظہار ہمدردی کی۔ "وہ ہمیشہ کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور شاید اسی لئے وہ ادھر ادھر ہمدردی اور امداد تلاش کرتا پھرتا ہے۔"

میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ جیب سے صبح کی ڈاک نکالی، اور ایک خط چن کر میرے آگے بڑھا دیا۔ میں نے خط اٹھا لیا۔

"مگر پائیرو" میں نے خط پڑھ کر کہا۔ "اسکا مضمون تو بے حد خوشامدانہ ہے۔"

"کیا واقعی" پائیرو نے پوچھا۔

"تعریف میں تصنع کا رنگ زیادہ ہے۔"

"مگر" پائرو نے شرماتے ہوئے کہا۔ "اس میں کوئی غلط بیانی تو ہے نہیں۔ اس نے حقیقت کا اظہار کیا ہے۔"

"اس نے تم سے اس معاملے کی تفتیش کیلئے التجا کی ہے۔ کہتا ہے کہ وہ اسے ذاتی التفات سمجھے گا۔"

"درست ہے۔"

پائرو بولا۔ "مگر میرے سامنے خط کا مضمون دہرانا غیر ضروری ہے۔ کیونکہ میرے عزیز میں خط پڑھ چکا ہوں۔"

"یہ تو بڑا خراب ہوا۔ اب ہماری چھٹی غارت ہو گئی۔"

"نہیں، نہیں۔ تم اطمینان رکھو۔ چھٹی کے غارت ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔"

"مگر امور داخلہ کے سکریٹری نے جو لکھا ہے کہ معاملہ بہت سنگین ہے۔"

"تو ان کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ یہ سیاست داں بہت جلد گھبرا جاتے ہیں۔ میں نے خود پیرس میں مجلس نمائندگان میں دیکھا ہے ——"

"خیر وہ تو ٹھیک ہے مگر جانے کی تیاری کیا نہیں کرنی ہے؟ اکسپرس تو کب کی لندن کو روانہ ہو چکی ہے۔ دوسری گاڑی ...."

"میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ پریشان نہ ہو۔ ہمیشہ گھبراہٹ۔ ہمیشہ پریشانی! ہم لوگ نہ آج لندن جائیں گے اور نہ کل۔"

"مگر یہ بلاوا ——"

"میرے لئے پریشاں کن نہیں۔ تمہاری پولیس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ مجھے خفیہ طور پر ایک معاملے کی تفتیش کیلئے کہا گیا، اور میں نے انکار کر دیا۔"

"تم نے انکار کر دیا؟"

"ہاں میں نے عاجزی سے اپنی معذوری ظاہر کر دی ہے۔ اور انہیں اپنی حالت سے آگاہ کر دیا ہے ——— میں نے دوڑ دھوپ سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ ہرکولی پائیرو ختم ہو چکا ہے۔"

"کون کہتا ہے کہ تم ختم ہو گئے ہو؟"

پائیرو نے مجھے پیار سے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ایک وفادار دوست ہمیشہ اسی طرح کہا کرتا ہے۔ مگر تمہارے پاس ایسا کہنے کیلئے کافی اسباب موجود ہیں۔ میرے دماغ کے خاکی مادے اب تک اپنا کام کر رہے ہیں۔ باقاعدگی اور ترتیب مجھ میں ابتک باقی ہے مگر جبکہ میں نے اپنے پیشے کو خیرباد کر دیا ہے۔ تو پھر میں ختم ہو چکا۔ میں تھیٹر کا کوئی اداکار تو ہوں نہیں جو بار بار الوداع کہنے کو اسٹیج پر آتا رہوں! میں چاہتا ہوں کہ نوجوانوں کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا موقع ملے۔ میں امید کرتا ہوں کہ امور داخلہ کے سکریٹری کے معاملے میں ان لوگوں کو ضرور کامیابی ہوگی۔"

"مگر پائیرو کامیابی کی مبارکباد کا تو خیال کرو۔"

"میں ان معمولی باتوں سے بہت اونچا ہوں۔ سکریٹری صاحب چونکہ جہاندیدہ آدمی ہیں اسلئے وہ جانتے ہیں کہ میری امداد کامیابی کی پوری ضمانت ہے مگر ———"

پائیرو کی بیجا ضد پر مجھے بہت غصہ آرہا تھا۔ اگر وہ اس معاملے کو ہاتھ میں لیکر کامیابی کی منزل تک پہونچا دیتا تو اس کی عالمگیر شہرت کو چار چاند لگ جاتے پھر بھی میں اسکی ہٹ دھرمی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا ——— اچانک ایک خیال میرے دماغ میں پیدا ہوا۔

"میں سوچ رہا تھا" میں نے کہا۔ "کہیں تم ڈرتے تو نہیں ہو؟ ممکن ہے تمہارے تمہاری کامیابی کے متعلق شک پیدا ہو گیا ہو؟ سکریٹری صاحب کی درخواست

تو ایسی تھی کہ خدا بھی انکار نہیں کرتا۔"

"یہ ناممکن ہے کہ کوئی ہر کوتی پائیرد کے فیصلے کو بدل دے؟"

"ناممکن پائیرد؟"

"تمہارا اشارہ صحیح ہے میرے دوست! مجھے یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا میں یہ نہیں کہتا کہ اگر میرے سر پر سے گولی سنسناتی ہوئی نکل کر دیوار سے جا لگے تو میں اس کی تفتیش نہیں کرونگا۔ آخر میں بھی انسان ہوں!"

میں مسکرا دیا۔ ایک چھوٹا سا پتھر ابھی ابھی کسی نے دیوار پر مارا تھا۔ اس نے جھک کر اس پتھر کو اٹھا لیا۔

وہاں میں انسان ہوں۔ ایک سویا ہوا کتا ہوں۔ اور وقت آنے پر سویا ہوا کتا بھی ہوشیار ہو جاتا ہے؟

"اگر ایک خنجر تمہارے تکئے میں گڑا ہوا پایا جائے تو میں کہونگا کہ مجرم کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے؟"

اس نے یونہی سر کے اشارے سے ہاں کہی اور میں کچھ سوچ کر اچانک اٹھا اور ان دونوں سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا، جو چھت سے باغ کو جاتی تھیں۔

اس کے نیچے اترتے ہی ایک لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی اوپر کی طرف آتی نظر آئی۔

ابھی میرے ذہن میں اس لڑکی کے حسن نے ایک خوشگوار اثر پیدا کیا ہی تھا کہ میرا خیال پائیرد کی طرف گیا۔ وہ نہ جانے کس دھن میں چل رہا تھا کہ ایک پودے میں پیر پھنسا اور زمین پر دھڑام سے آ رہا۔ میں، اور اس لڑکی نے سہارا دیکر اسے اٹھایا۔

اگرچہ میرا خیال اپنے دوست پر لگا ہوا تھا پھر بھی میرے ذہن پر سیاہ بال، شرارت آمیز چہرہ اور بڑی بڑی نیلگوں آنکھوں کا تصور مجھے کسی اور دنیا میں لے گیا۔

"بانو میں معافی چاہتا ہوں" پائیرد نے لکنت آمیز لہجے میں کہا "میرا..."

شرمندہ ہوں۔ اف! میرے پیر میں سخت تکلیف ہو رہی ہے، نہ ۔ نہ خیر یہ کچھ بھی نہیں صرف ذرا موچ آگئی ہے تھوڑی دیر میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ مسٹر تم اور بانو آپ۔ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو تو مجھے ذرا سہارا دیں۔ عین نوازش ہوگی۔"

ہم نے سہارا دیکر پائیر و کو ایک کرسی پر بٹھایا اور ڈاکٹر کو بلوانے کی رائے دی مگر پائیر و راضی نہ ہوا۔

"میں کہتا ہوں کہ مجھے کچھ بھی نہیں ہوا۔ صرف ذرا موچ آگئی ہے۔ درد صرف وقتی ہے کچھ دیر میں ٹھیک ہو جائے گا بانو میں آپ کا ہزار بار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ بہت ہی رحم دل ہیں۔ مہربانی کر کے کچھ دیر کیلئے آپ بیٹھئے۔ دیکھئے انکار نہ کیجئے۔ میں التجا کرتا ہوں۔" لڑکی بیٹھ گئی۔

"میرا خیال ہے" وہ بولی "آپ ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کریں اگرچہ کوئی تشویشناک بات نہیں، پھر بھی احتیاط لازم ہے۔"

"بانو آپ کی صحبت میں درد ابھی سے دور ہونے لگا ہے۔"
لڑکی ہنس پڑی۔

"یہ ٹھیک رہا" پائیر و نے خوش ہو کر کہا۔

"شراب کے ایک جام کے متعلق کیا خیال ہے" میں نے پوچھا "اور وقت بھی ہو چلا ہے۔"

"بہتر ہے" لڑکی بولی "آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ۔"
"مارٹینی؟"

"جی ہاں۔ خشک مارٹینی۔"

میں آرڈر دینے ہوٹل کے اندر چلا گیا۔ واپسی پر میں نے پائیر و اور اس لڑکی کو گھل مل کے باتیں کرتے ہوئے پایا۔

"ذرا خیال تو کرو ہیسٹنگز" پائیرو نے کہا "کہ وہ مکان جس کی تم تعریف کر رہے تھے ان کا ہے۔"

"کیا سچ؟" میں نے یہ کہنے کو تو کہہ دیا مگر سچ پوچھیے تو مجھے ذرا یاد نہیں کہ میں نے کس مکان کی تعریف کی تھی! تعریف تو درکنار میں نے اس مکان کو دیکھا تک نہیں تھا۔ "مگر آپ کا یہ مکان اس قدر الگ تھلگ ہے کہ رہنے کے خیال ہی سے وحشت ہونے لگتی ہے۔"

"اسی لئے تو وہ "آخری مکان" کے نام سے مشہور ہے" لڑکی بولی "مجھے اس سے محبت ہے۔ مگر اب تو یہ نہایت خستہ حالت میں ہے۔"

"بانو" پائیرو نے سوال کیا "کیا آپ اپنے خاندان کے آخری چشم و چراغ ہیں؟"

"اوہ۔ ہم لوگ کس شمار میں ہیں؟ یہاں نکلس کا خاندان دو تین سو سال تک رہ چکا ہے۔ ان کے حالات بہت دلچسپ ہیں وہ معلوم کیجئے۔ اب رہے میرے حالات تو تین سال ہوئے میرے بھائی کا انتقال ہو گیا اس لئے میں ہی اب اپنے خاندان کی آخری نشانی ہوں۔"

"یہ تو افسوس کی بات ہے" پائیرو بولا "آپ وہاں کیا تنہا رہتی ہیں؟"

"جی، میرا زیادہ تر وقت گھر سے باہر گذرتا ہے اور جب کبھی میں گھر میں رہتی ہوں، تو ہمیشہ ملنے جلنے والے آتے رہتے ہیں۔"

"یہ تو بالکل نئے زمانے کا طریقہ ہے" میں نے کہا "میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ آپ ایک پرانے طرز کی اندھیری کوٹھری میں رہتی ہونگی۔ اور کسی کی بد دعا سے آپکی زندگی عذاب میں ہوگی۔"

"واہ! خوب! کیا ہی دلکش تصور ہے آپ کا" لڑکی ہنستی ہوئی بولی "مگر آپ اطمینان رکھئے میرا مکان آسیب زدہ نہیں اور اگر ہے بھی تو میرے مکان کا بھوت پہلے

مجھ پر مہربان ہے کیونکہ تین دن میں تین مرتبہ میں یقینی موت سے بچ چکی ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کسی کا غیبی ہاتھ بار بار مجھے موت کے پنجے سے چھڑا لیتا ہے!!"

پائیرو کے کان کھڑے ہو گئے۔

"آپ کا بار بار موت کے منہ سے بچ نکلنا بہت ہی تعجب خیز ہے۔" پائیرو بولا

"جی ہاں یہ واقعات آپ کو ضرور تعجب خیز معلوم دیتے ہوں گے مگر سچ پوچھئے تو سنسنی پیدا کرنے والے کوئی بھی لوازم ان میں موجود نہیں تھے۔"

ایک مدھ مکھی کہیں سے آ کر اس کے سر کے گرد چکر لگانے لگی۔ اس نے سر کو جھٹک کر مکھی کو بھگاتے ہوئے کہا۔ "خدا غارت کرے ان مکھیوں کو۔ ان کا کوئی نہ کوئی چھتہ ضرور آس پاس ہے۔"

"بانو" پائیرو نے پوچھا۔ "آپ ان مکھیوں اور بھونروں کو پسند نہیں کرتی ہیں نا؟ شاید ان کیڑوں نے کبھی آپ کو ضرور کاٹا ہے۔"

"جی نہیں یہ بات نہیں۔ ان کا منہ کے سامنے منڈلاتے رہنا مجھے بالکل نہیں بھاتا"

نوکر شراب لئے ہوئے آ گیا۔

"میں یہاں شراب پی رہی ہوں وہ ایک گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے بولی "اور ادھر میرے دوست احباب ہوٹل میں میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

"کاش انگریزوں کو گرما گرم چوکلٹ بنانے کا سلیقہ آتا۔" پائیرو نے یہ کہہ کر اپنا گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔ "تاہم انگریزوں کے بعض طریقے مجھے بے حد پسند ہیں۔ مثال کے طور پر نوجوان حسینوں کی ٹوپیاں جنہیں وہ آسانی سے پہن اور اتار لیتی ہیں۔"

لڑکی نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔ "آپ کا مطلب؟ آخر وہ ٹوپی ہی کیا جو آسانی سے پہنی اور اتاری نہ جا سکے؟"

"چونکہ آپ حسین ہیں کمسن ہیں اس لئے ایسا کہہ رہی ہیں ورنہ ٹوپی وغیرہ اونچی اور

بن مسے اس طرح بالوں میں بیٹھی ہونی چاہیئے کہ ہوا اور طوفان، پہننے والے کیلئے باعث پریشانی نہ ہو۔"

"یہ ٹوپی کیا ہوئی عذاب جان ہوگیا!" یہ کہکر مس بگلی نے اپنی ٹوپی اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔

"لیجئے میں نے ٹوپی اتار دی" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

پائیرو نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "آپ نے عقلمندی کی"

میں اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا۔ اس کے سیاہ الجھے ہوئے بالوں نے اسے ملکوتی حسن عطا کر دیا تھا۔ اس کا چھوٹا سا پھول جیسا دمکتا ہوا چہرہ، کٹورہ جیسی بڑی بڑی نیلی نیلی آنکھیں اور ایک غیر معلوم سی چیز نے مل کر اس کے حسن کو قابل دید بنا دیا تھا۔ مگر وہ غیر معروف شئے کہیں بے خوفی تو نہ تھی؟ اس کی آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے نظر آ رہے تھے۔

ہم لوگ جس چھت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کی حالت کثرت استعمال سے خراب ہو چکی تھی۔ چھت کا بڑا حصہ جس پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے اس کونے کے پار تھا، جہاں سے پہاڑ کا ایک حصہ نکل کر سمندر کی طرف چلا گیا تھا۔ اسی کونے سے ایک آدمی نکلا۔ جس کا چہرہ خون کی سرخی لئے ہوئے تھا اور جس کے جسم کا ہر حصہ تھرک رہا تھا۔ اس کی آزادانہ روش اس کے پیشے کا پتہ دے رہی تھی۔

"پتہ نہیں یہ لڑکی کہاں غائب ہوگئی" اس نے اپنے آپ بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر لڑکی کو آواز دینے لگا۔ "نک! نک تم کہاں ہو؟"

مس بگلی کھڑی ہوگئی۔

"میں جانتی تھی کہ وہ لوگ گھبرا رہے ہوں گے — جارج! میں یہاں ہوں نا"

"چلو! جلدی کرو۔ فریڈی شراب کیلئے بے چین ہو رہی ہے"

اس نے پائیرو پر حیرت کی نظر ڈالی اور شاید پائیرو میں اسے وہ بات نظر نہیں آئی جو مس بکلی کے دوستوں کا طرہ امتیاز تھی۔ لڑکی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ ..... کمانڈر چیلینجر ہیں ـــــ اور ـــــ"

مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ پائیرو نے اپنا نام نہیں بتایا بلکہ وہ اٹھا اور جھک کر آداب بجا لاتے ہوئے بولا "آپ کا تعلق برطانوی بحری بیڑہ سے ہے میں برطانوی بحری بیڑے کی بہت عزت کرتا ہوں"

ایسی باتیں ایک انگریز کبھی پسند نہیں کرتا۔ کمانڈر چیلینجر کا چہرہ شرم سے سرخ ہوگیا۔ اور وہ بولا "اچھا جارج آداب چلیں۔ ہمیں فریڈی اور جم کو بھی تلاش کرنا ہے"

وہ پائیرو کو دیکھکر مسکرادی "شراب کا بے حد شکریہ۔ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا ٹخنہ جلد ٹھیک ہو جائے"

اس نے سر کے اشارے سے مجھے سلام کیا اور کمانڈر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر یہ جا وہ جا نظروں سے غائب ہو گئی۔

"تو یہ تھا مس بکلی کے چڑیا خانے کا ایک جانور!" پائیرو نے پر خیال انداز میں کہا۔ "ہسٹنگز! تمہارے خیال سے یہ آدمی کیسا ہے؟"

"سرسری نظر سے دیکھنے میں تو وہ ٹھیک ہی معلوم دیتا ہے"

اتفاق سے مس بکلی اپنی ٹوپی بھول کر چلی گئی تھی۔ پائیرو نے جھک کر اسے اٹھالیا اور اپنی انگلی پر اسے گھمانے لگا۔

"ہسٹنگز!" کیا کمانڈر چیلینجر مس بکلی کی طرف مائل ہے۔؟"

"واہ بھائی پائیرو! واہ! بھلا میں یہ بات کیسے بتا سکتا ہوں؟ لاؤ وہ ٹوپی مجھے دو۔ مس بکلی تلاش کر رہی ہوگی، میں جا کر اسے دیئے آتا ہوں"

پائیرو نے میری باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا بلکہ بدستور ٹوپی کو انگلی پر نچاتا رہا۔

"میری حرکتوں کو دیکھ کر تم سوچتے ہو گے کہ کہیں میں سٹھیا تو نہیں گیا ہوں؟"

ان الفاظ میں پائیرو نے میرے دل کی بات ظاہر کر دی۔ پائیرو یہ کہہ کر ہنسنے لگا۔

"مگر نہیں" پائیرو بولا۔ "میں ایسا گدھا نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔ ہم لوگ ٹوپی ضرور واپس کر دیں گے مگر ابھی نہیں۔ ہم لوگ آخری کوٹھی جائیں گے اور وہاں مس نک سے دوبارہ ملاقات کریں گے۔"

"کہیں پائیرو" میں نے پوچھا۔ "تمہیں اس سے محبت تو نہیں ہو گئی۔؟"

"تو وہ لڑکی خوبصورت ہے؟"

"تم تو خود دیکھ چکے ہو۔ اب مجھ سے کیا پوچھتے ہو؟"

"اس لئے کہ مجھے حسن کی پرکھ نہیں۔ مجھے ہر جوان لڑکی خوبصورت نظر آتی ہے۔ ہائے جوانی ——— جوانی ——— میری زندگی کا یہ المناک پہلو ہے۔ مگر تم ——— تم میری کیا مدد کر سکتے ہو؟ تم بھی تو زمانے سے پیچھے ہو! مگر میرے مقابلے میں تم دو درجہ بہ زیادہ قریب ہو ——— وہ جوان ہے اور اس میں جنسی کشش بھی ہے۔ ہے نا؟"

"ہاں۔ خوبصورت تو وہ ہے اور اس میں جیسا کہ تم کہتے ہو جنسی کشش بھی ہے۔ مگر تمہیں ان باتوں سے مطلب؟ آخر تم اس میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو؟"

"کیا واقعی میں اس میں دلچسپی لے رہا ہوں؟"

"ذرا تم اپنی باتوں پر غور کرو!"

"تم کو غلط فہمی ہو رہی ہے میرے دوست۔ مجھے اس سے دلچسپی ضرور ہے مگر اس سے زیادہ مجھے اس کی ٹوپی سے دلچسپی ہے!"

میں بت بنا اس کے چہرے کو تکنے لگا۔ اس کے چہرے سے سنجیدگی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس نے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہیسٹنگز یہی ٹوپی میری دلچسپی کا مرکز ہے۔" اس نے ٹوپی اٹھا کر مجھے دکھاتے ہوئے پوچھا۔ "تم میری دلچسپی کا سبب جانتے ہو؟"

"ٹوپی کافی خوبصورت ہے۔" میں نے پائیرو کے اشارے کو نہ سمجھ کر یوں ہی کہہ دیا۔ "اور لڑکیوں میں بے حد مقبول ہے۔"

"مگر وہ اس طرح کی ٹوپی نہیں ہوگی۔" پائیرو بولا۔

میں نے بہت غور سے ٹوپی کو دیکھا مگر پائیرو کا مطلب میں نہ سمجھ سکا۔

"تم نے دیکھا ہیسٹنگز؟"

"بالکل معمولی پیلے رنگ کی ٹوپی ہے۔ بناوٹ اچھی ——"

"میں ٹوپی کی خوبی اور خامی جاننا نہیں چاہتا۔" پائیرو نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تمہاری باتوں سے ظاہر ہے کہ تم نے ابھی تک نہیں دیکھا! میرے ناسمجھ دوست، جب کبھی تم کسی معاملے کی تہہ کو پہنچ جاتے ہو تو میں حیران رہ جاتا ہوں۔ ارے نادان ابھی دماغ کے خاکی مادے کو استعمال کرنے کا وقت نہیں۔ اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو —— غور سے دیکھو ——" اور تب میں نے دیکھا! ٹوپی کے کنارے ایک چھوٹا سا سوراخ تھا اور پائیرو انگلی ڈال کر آہستہ آہستہ ٹوپی کو گھما رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں نے اس کا مطلب سمجھ لیا ہے تو اس نے ٹوپی میرے حوالے کر دی۔

سوراخ نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا تھا اور وہ بالکل گول تھا۔ اگر ٹوپی میں سوراخ کا کوئی مصرف تھا تو وہ نہیں سمجھ سکا۔

"تمہیں یاد ہے" پائیرو نے پوچھا۔ "مس نک کس طرح شہد کی مکھی کو دیکھ کر ایک طرف جھک گئی تھی؟"

"مگر" میں نے اعتراض کیا "ایک مکھی اس طرح سوراخ نہیں کر سکتی۔"

"بجا فرمایا حضور نے۔" پائیرو نے ہنس کر کہا "ایک معمولی مکھی ایسا سوراخ نہیں

بنا سکتی ہے مگر میرے عزیز ایسا سوراخ ریوالور کی گولی سے ضرور بن سکتا ہے!!"

"ریوالور کی گولی؟"

"ہاں! اس طرح کی گولی"

اس نے اپنا ہاتھ میرے آگے کر دیا اس کی ہتھیلی پر ایک چھوٹی سی چیز چمک رہی تھی

"ہم لوگ" پائیرو بولا "جب گفتگو کر رہے تھے تو جو چیز دیوار سے جا کر ٹکرائی تھی

وہ یہی گولی تھی!"

"تمہارا مطلب ہے ـــــ؟"

"میرا مطلب صاف ہے۔ اگر یہ گولی ایک انچ ادھر سے جاتی، تو مس نک کی ٹوپی

میں جو سوراخ ہے وہ ان کے سر میں ہوتا! اب شاید تم پر ظاہر ہو گیا ہو گا کہ میں مس نکی

کی ذات سے اس قدر دلچسپی کیوں لے رہا ہوں۔ ہاں ـــــ ایک بات اور ـــــ وہ

تم نے کچھ دیر پہلے ٹھیک ہی کہا تھا کہ مجھے ناممکن کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ آخر

میں بھی تو انسان ہوں! مس نکی کے ہونے والے قاتل نے ہماری غلطی کی جو اس نے

ہر کولی پائیرو کی موجودگی میں اسے قتل کرنے کی کوشش کی! اب ہمیں جلد از جلد آخری کوٹھی

میں پہنچ کر مس نکی سے ملنا چاہئے۔ تین دن میں تین بار وہ موت کے منھ سے بچ نکلی ہے

ہم لوگوں کو فوراً کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ خطرہ بہت قریب آ گیا ہے!!"

باب ۲
آخری کوٹھی

"پائیرو" میں نے کہا "میں سوچ رہا تھا۔"

"اپنی اس ورزش کو جاری رکھو۔ بہت مفید ہے۔"

ہم لوگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ایک چھوٹی سی میز کے گرد بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

"گولی ہم لوگوں کے قریب ہی سے چلی تھی۔ مگر پھر بھی ہم نے گولی چلنے کی آواز نہیں سنی۔"

"مگر ہم سنتے بھی کیسے؟ سمندر کی لہروں کا شور اس قدر تیز ہے کہ ہر طرح کی آواز دب جاتی ہے۔"

"خیر کچھ بھی ہو، مگر یہ کچھ عجیب سا معلوم دیتا ہے۔"

"نہیں اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ بہت سی آوازیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہمارے کان بہت جلد ان کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیں ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ آج تمام صبح تیز رفتار کشتیاں خلیج میں چلتی رہی ہیں۔ تم ہی نے سب سے پہلے اعتراض کیا تھا۔ کچھ دیر بعد تم ان کے وجود سے بھی غافل ہو گئے۔ مجھے یقین ہے کہ جب یہ کشتیاں چل رہی ہوں تو ایسے میں اگر کوئی مشین گن فائر کرے تو خود تمہیں اس کے چلنے کی آواز آئے گی اور نہ کسی دوسرے کو!"

"ہاں یہ تم نے ٹھیک کہا۔"

"آہا! تو مس نک اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا کھانے آ رہی ہیں۔ پھر تو مجھے

ٹوپی واپس کردینی چاہیئے۔"
پائیرو اپنی کرسی سے اٹھا۔ بیچ کا درمیانی فاصلہ جو ہمارے اور مس نک کے درمیان حائل تھا عبور کیا اور ان لوگوں کے سامنے کھڑا ہو گیا اس نے جھک کر مس نک کی تعظیم کی، اور ٹوپی اس کے حوالے کردی۔
اس کی پارٹی چار افراد پر مشتمل تھی۔ مس نک، کمانڈر چیلنجر، ایک مرد اور ایک عورت۔ ہم لوگ جس جگہ بیٹھے تھے وہاں سے وہ لوگ اچھی طرح نظر نہیں آرہے تھے وقتاً فوقتاً کمانڈر صاحب کے ہنسنے کی آواز کمرے میں گونج جاتی تھی۔ اس کے طریقے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بہت ہی سادہ لوح انسان ہے۔ مجھے وہ آدمی کافی پسند آیا
کھانے کے دوران میرا دوست خاموش رہا۔ وہ روٹی کے ٹکڑوں کی مختلف شکلیں بناتا، آپ ہی آپ بڑبڑاتا اور ٹیبل پر کی تمام چیزیں ٹھیک سے سجاتا رہا اس سے بات کرنے کی میری تمام کوششیں رائگاں گئیں۔
ڈنر ختم کرنے کے بعد بھی وہ اپنی کرسی پر بیٹھا رہا مس نک کی پارٹی کے جانے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔ وہ لوگ کھانے کے کمرے سے نکل کر کمرۂ نشست میں بیٹھے رہے تھے کہ پائیرو کسی فوجی افسر کے انداز سے چلتا ہوا، ان کے قریب پہنچ گیا۔
"بانو کیا مجھے آپ سے چند الفاظ کہنے کا موقع مل سکتا ہے!"
مس نک نے بڑا سا منہ بنایا۔ اس کے دلی احساس کو میں بخوبی سمجھ گیا۔ وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں یہ عجیب و غریب ملکی ان کے رنگ میں بھنگ نہ ڈال دے۔ میں اس کی اس وقت کی حالت پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ دل پر پتھر رکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور پائیرو کے ساتھ ایک طرف کو چلی گئی۔
جیسے ہی پائیرو کی زبان سے چند الفاظ نکلے ویسے ہی اس کے چہرے پر حیرت و استعجاب کا ایک رنگ آتے اور ایک رنگ جاتے دیکھا۔

مس نک کے دوستوں کے ساتھ بیٹھا میں کچھ اجنبیت سی محسوس کر رہا تھا کہ کما نڈر چیلنجر نے ایک سگریٹ بڑھا کر میری بڑی امداد کی۔ ہم نے ایک دوسرے کے دلی جذبات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی اور اس طرح ہمارے دلوں میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کی طبیعت میں اپنے دوستوں سے زیادہ مجھ سے یکسانیت پائی جاتی ہے۔

وہ طویل القامت اور خوبرو نوجوان تھا۔ اگرچہ ناک اس کی ضرورت سے زیادہ پھولی ہوئی تھی۔ پھر بھی اسکی خوبصورتی میں کسی کو کلام نہ ہو سکتا تھا۔ اس کا تکبر اور غرور صاف ظاہر تھا۔ وہ اس قدر آہستگی سے باتیں کرتا تھا کہ سننے والا اس کے لہجے میں تھکاوٹ سی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ان باتوں کے علاوہ اس کی آواز مجھے ایک آنکھ نہ بھائی۔ پھر میں نے اس عورت کو دیکھا۔ جو ان کے ہمراہ تھی۔ وہ میرے مقابل ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس کے اطوار عام عورتوں سے بالکل مختلف تھے۔ اسے اگر ایک مشتمل حسین ساحرہ کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو گا۔ اس کی زلفیں چمکیلی مگر پیلے رنگ تھیں، انہیں اس نے درمیان سے دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنے دونوں کانوں کے پیچھے باندھ دیا تھا۔ اس کا چہرہ نحیف اور بالکل سپید تھا۔ مگر اس کی خوبصورتی اپنی جگہ مسلم تھی۔ اس کی آنکھیں ہلکے مٹیالے رنگ کی تھیں اور پتلیاں غیر معمولی طور پر بڑی۔ وہ اپنے ماحول اور دنیا سے بالکل بے تعلق نظر آتی تھی۔ اس نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا "جب تک آپ کے ساتھی اور نک آپس میں باتیں کریں آپ یہاں بیٹھئے۔"

گو اس کی آواز بدلی ہوئی اور مصنوعی معلوم ہوتی تھی، پھر بھی بہت ہی دلکش تھی اور دیر تک اس کی آواز میرے کانوں میں رس ٹپکاتی رہی۔ اس سے ملنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ دنیا کی حد درجہ تھکی ہوئی عورت ہے۔ اس کا دماغ تھکا ہوا تھا۔ تبسم جاتی دیر بند تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دنیا کی ہر چیز کو خالی اور حقیر پایا۔

"آج صبح جبکہ میرے دوست کے پیر میں موچ آگئی تھی، بس تم ہی فرشتہ رحمت بن کر آن پہنچیں۔" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نک نے مجھے بتایا تھا" اس نے بے تعلقی سے کہا "اب ان کے پیر میں کوئی تکلیف تو نہیں؟"

میں نے اس سوال پر بڑی ندامت محسوس کی۔ "جی وہ تو ایک وقتی تکلیف تھی" میں نے جواب دیا۔

"خیر مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ نک نے جو واقعہ مجھے سنایا تھا وہ کوئی من گھڑت قصہ نہیں تھا۔ آپ کو شاید پتہ نہیں، میری سہیلی نک کو جھوٹ بولنے میں ید طولیٰ حاصل ہے رائی کا پہاڑ بنانا اس کے لئے معمولی بات ہے"

میں گھبرا گیا میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ان باتوں کا کیا جواب دوں میں نے دیکھا میری بوکھلاہٹ سے اسے کافی مسرت ہوئی۔

"مس نک سے میری پرانی دوستی ہے۔ مگر اس کی دوستی نے ثابت کر دیا ہے کہ وفاداری نہبت ہی تکلیف دہ وصف ہے ـــــ کیوں جم کیا خیال ہے؟ ایک بار وہ موٹر کے بریک کے متعلق ایک حیرت ناک قصہ بیان کر رہی تھی۔ مگر جب جم نے گاڑی کا معائنہ کیا تو اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا ـــــ!"

اس قبول صورت آدمی نے نرمی سے کہا "میں گاڑی کے متعلق معمولی معلومات رکھتا ہوں"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ باہر ایک لمبی سی گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔ گاڑی کا اگلا حصہ چمکیلی دھات کا بنا ہوا تھا۔

"یہ آپ کی گاڑی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں"

اسی وقت پائیرونک کے ساتھ واپس آگیا۔ میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے جھک کر آداب کیا اور مجھے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گیا۔

"معاملہ طے ہو گیا۔ ہم لوگ آج ساڑھے چھ بجے مس نک سے ملنے "آخری کوٹھی" جائیں گے اس وقت وہ گھوم کر واپس آجائے گی اور وہ ضرور صحیح سلامت واپس آئے گی۔"

اس کے چہرے سے پریشانی اور لہجے سے گھبراہٹ ظاہر ہو رہی تھی۔

"تم نے اس سے کیا کہا؟"

"میں نے اس سے جلد از جلد ایک ملاقات کی اجازت چاہی تو قدرتی طور پر وہ اجازت دینے میں کچھ ہچکچاہٹ سی محسوس کرنے لگی۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے کہ آخر یہ غیر ملکی اجنبی ہے کون؟ یہ انسانی فطرت ہے کہ کسی سے کوئی بات اچانک کہی جائے تو وہ بغیر چوں و چرا کئے فوراً اسے مان لیتا ہے۔ وہ مجھ سے وعدہ کر چکی ہے کہ ساڑھے چھ بجے ملے گی۔"

دن بھر پائیرو کی عجیب حالت رہی وہ بلی کی طرح چوکنا نظر آتا تھا۔ کمرہ نشست میں بے چینی سے ٹہلنے لگتا، کبھی کھلونوں کو سجاتا اور کبھی آپ ہی آپ بڑبڑانے لگتا میں نے جب بھی گفتگو کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ آخر کار چھ بجے ہم ہوٹل سے باہر آئے۔

"یہ بالکل ناممکن معلوم دیتا ہے کہ کوئی کسی کو ہوٹل کے باغ میں قتل کرنے کی کوشش کرے۔" میں نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہا

"کوئی پاگل ہی ایسی حرکت کر سکتا ہے۔"

"میں تمہارا ہم خیال نہیں۔ ایک خاص حالت میں قاتل بغیر کسی خطرے کے اپنا کام آسانی سے کر سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ باغ ہمیشہ لوگوں سے خالی

رہتا ہے، انسان کی حالت بھیڑ بکریوں کی سی ہے۔ چونکہ لوگوں کا چھت پر بیٹھ کر سمندر کو دیکھتے رہنا رواج پا گیا ہے اس لئے ہر شخص چھت پر ہی بیٹھنا پسند کرتا ہے۔"

صرف میں، چونکہ تقلید مجھے پسند نہیں، باغ کی طرف منہ کرکے بیٹھتا ہوں اسکے باوجود میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکا۔ تم نے دیکھا ہوگا باغ میں درختوں اور پودوں کے پیچھے اتنی جگہ ہے کہ کوئی آدمی آسانی سے وہاں چھپ کر مس بکلی کا انتظار کر سکتا ہے۔ آخری کوٹھی سے یہاں تک آنے کا راستہ ہوٹل کے باغ سے ہی ہے ویسے سڑک سے آنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ مس بکلی ان لوگوں میں سے ہے جو دیر کرکے گھر سے نکلتے ہیں اور نزدیک کے راستے سے منزل کو پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

"ان تمام باتوں کے باوجود مس بکلی سے زیادہ خود کو خطرہ عظیم تھا۔ ممکن ہے کوئی اسے دیکھ لیتا اور پھر کوئی گولی چلنے کے واقعے کو حادثہ کی صورت میں یہ تکنیک بھی نہیں کر سکا تھا"

"نہیں، حادثے کی صورت میں تو نہیں، مگر.........."

"مگر کیا؟"

"نہیں کچھ بھی نہیں ـــ یونہی ایک خیال پیدا ہوا تھا۔ ممکن ہے میرا اندازہ صحیح ہو، ممکن ہے غلط ہو۔ خیر ان باتوں سے قطع نظر ابھی ابھی میں نے تم سے ایک خاص حالت کا ذکر کیا تھا۔"

"اور وہ کیا ہے؟"

"یقیناً تم سمجھ گئے ہوگے ـــ بتاؤ تم ہی بتاؤ ـــ"

"جی نہیں، آپ ہی بتائیے، میں نہیں چاہتا کہ آپ اپنی عقلمندی ثابت کرنے کے موقع سے محروم کر دیئے جائیں۔"

"ہائے طنز وائے طنز! خیر جو بات پریشان کن ہے وہ یہ کہ قتل کرنے کی کوشش کا آخر مقصد کیا ہے اگر مقصد صاف ہوتا تو صرف قاتل سے نئے خطرہ اتنا بڑھ جاتا کہ

اس کا خیال ہی اسکو باز رکھنے کیلئے کافی ہوتا۔ ایسے میں چہ میگوئیاں کرنے والے یہی کہتے کہ کیا تعجب ہے کہ فلاں نے گولی چلائی ہو۔ گولی چلنے کے وقت فلاں شخص کہاں تھا!"

"اس لئے میرا خیال ہے کہ ہونے والے قاتل کی شخصیت اتنی عیاں نہیں کہ کوئی انگشت نمائی کر سکے۔ اور یہی وجہ ہے ہیسٹنگز کہ میرے دل کو ڈر لگا ہوا ہے۔ میرے لئے جو بات قابل اطمینان ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ چار افراد ہیں۔ جب تک کہ وہ سب ایک جگہ جمع ہیں مس نک کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر قتل کی کوشش کی گئی تو وہ پاگل ہوگا"

"میں جلد سے جلد ان حادثوں کی نوعیت جاننا چاہتا ہوں جو مس نک کو پیش آئے تھے۔"

وہ اچانک پیچھے کی طرف مڑ گیا

"ابھی بہت کافی وقت ہے۔" پائیرو بولا "سڑک سے ہو کر جائیں گے۔ باغ میں ہمارے لئے ایک بات بھی قابل غور نہیں۔ چلو ہم لوگ پرانے راستے سے آخری کوٹھی چلیں۔"

ہمارا راستہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے ہو کر داہنے ہاتھ کو مڑ گیا تھا۔ راستہ کے سرے پر ایک گلی تھی، جس پر بورڈ آویزاں تھا بورڈ پر یہ تحریر تھی۔

صرف آخری کوٹھی کو

ہم لوگ گلی میں چلنے لگے اچانک گلی ایک طرف کو جا کر چند چوڑے منہدم دروازوں کے آگے ختم ہو گئی۔ دروازوں کے پیچھے داہنی طرف ایک چھوٹا سا مکان تھا جس قدر کھیا نک اس کی حالت خراب تھی اسی قدر مکان کی حالت اچھی تھی۔ مکان کے گرد جو باغیچہ تھا اپنے مالکوں کے اچھے مذاق کی غمازیاں کر رہا تھا۔ کھڑکیاں حال ہی میں رنگی گئی تھیں۔ دنیا میں خوشنما رنگ کے پردے اپنی بہار دکھا رہے تھے۔

ایک شخص جیکٹ پہنے پھولوں کی کیاری پر جھکا ہوا تھا۔ جیسے ہی پھاٹک کے کھلنے کی چرچراہٹ سنائی دی۔ فوراً اس نے سر اٹھا کر ہمیں دیکھا۔ اس کی عمر غالباً ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔ قد چھ فٹ، کاٹھی مضبوط اور سر بالوں سے بالکل خالی تھا۔ اس کی آنکھیں چمکیلی اور ہلکے نیلے رنگ کی تھیں۔ دیکھنے میں وہ کافی دلچسپ آدمی نظر آرہا تھا۔ اس نے ہمیں دیکھتے ہی خوش آمدید کہا۔ میں نے واجب الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور جب ہم لوگ آگے بڑھے تو میں نے اپنے پیچھے دو نیلی آنکھوں کو گھورتے ہوئے محسوس کیا۔

"مجھے شک ہے!" پائیرو نے پرخیال انداز میں کہا۔

مکان بڑا اور کسی قدر سنسان سا تھا۔ درختوں نے اسے چاروں طرف سے اپنے محاصرے میں کر رکھا تھا اور بعض جگہ تو ڈالیاں چھت کو چھو رہی تھیں۔ مکان مرمت کا طلبگار تھا۔ پائیرو نے اپنے گردوپیش نظر ڈالنے کے بعد گھنٹی بجائی جو کہ پرانے زمانے کی کاریگری کا نمونہ تھی۔ ہم نے جب اس کی زنجیر کو کھینچا تو وہ کافی دیر تک ایک غمناک لے میں بجتی رہی۔

ایک ادھیڑ عمر کی عورت نے جو سیاہ لباس پہنے ہوئے تھی دروازہ کھولا۔ اس نے بتایا کہ مس بکلی ابھی تک واپس نہیں آئی ہے۔

پائیرو نے اسے بتایا کہ مس بکلی نے ساڑھے چھ بجے ہمیں یہاں بلایا تھا چونکہ غیر ملکیوں کو وہ شک کی نگاہ سے دیکھتا تھا اس لئے پائیرو کو اس کی خود اعتمادی حاصل کرنے میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر میں بروقت اس کی امداد کو نہ پہنچ جاتا تو کامیابی کا پلڑہ کبھی ہماری طرف نہ جھکتا۔ ہم لوگ اندر داخل کئے گئے اور کمرہ نشست میں پہنچنے پر ہم نے مس بکلی کے آنے تک انتظار کرنے کو کہا گیا۔

اس کمرے میں اداسی کی کوئی علامت نہیں تھی۔ کمرہ کافی روشن اور سمندر کے

سامنے تھا لیکن بہت ہی معمولی قسم کی چیزوں سے آراستہ تھا۔ اسکی طرز تعمیر گواہی دے رہی تھی کہ وکٹورین وضع پر عامیانہ قسم کی طرز جدید کی چھاپ پڑی ہوئی ہے کھڑکیوں پر کمخواب کے پردے جن کا رنگ امتداد زمانہ نے اڑا دیا تھا، لٹک رہے تھے۔ البتہ بخلاف تمام ترنیٹے اور خوش رنگ تھے۔ دیوار پر بزرگوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے بعض نقاشی کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ ایک طرف ایک گراموفون اور چند ریکارڈ بے پرواہی سے بکھرے پڑے تھے۔ ان کے علاوہ ایک نہایت سبک ریڈیو بھی تھا۔ ایک صوفے کے سرے پر ایک اخبار کھلا پڑا تھا۔ پائیرو نے اسے اٹھالیا اور پھر منہ بنا کر وہیں رکھ دیا۔ وہ سنٹ لو کا ہفتہ وار ہیرالڈ تھا۔ اخبار میں کوئی ایسی بات تھی کہ پائیرو اسے دوبارہ اٹھانے پر مجبور ہوگیا۔ وہ اخبار دیکھ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور نِس نک بکلی کمرے میں داخل ہوئی۔

"ایلین! برف لاؤ" اس نے پیچھے مڑکر نوکرانی کو آواز دی اور اس کے بعد ہم لوگوں سے مخاطب ہوئی۔

"بیٹھئے میں اپنے دوستوں سے پیچھا چھڑا کر آپ کے سامنے حاضر ہوں تجسس نے میرا تو دم نکال دیا۔ کہیں میں ہی آپ کی فلموں کی گم شدہ ہیروئن تو نہیں؟ آپ کی سنجیدگی نے اس قدر متاثر کیا کہ میں اس کے علاوہ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتی تھی۔ آپ ایک اچھی سی پیش کش کیجئے"

"افسوس بانو! ــــــ" پائیرو نے کہنا شروع کیا۔

"براہ کرم یہ نہ کیجئے گا کہ آپ کوئی دوسری بات کہنے والے ہیں۔ یہ نہ کہئے کہ آپ میرے پاس فوٹو فروخت کرنے آئے ہیں ــــــ مگر نہیں ــــــ یہ مونچھیں اور مجسٹک ہوٹل میں قیام جہاں سب سے زیادہ قیمت پر سب سے گھٹیا کھانا ملتا ہے ــــــ آپ نقاش نہیں ہوسکتے ۔۔۔

اسی اثنا میں ایلن ایک طشت میں بوتلیں سجائے اور برف لئے داخل ہوئی۔ نک ہوشیاری سے شرابیں ملا رہی تھی، وہ بڑی تیزی سے باتیں کر رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ آخر کار پائیر کی خاموشی نے اسے مرعوب کر دیا۔ وہ دفعتاً خاموش ہو گئی اور پائیر کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی "خیریت ہے؟"

"یہی تو میں بھی چاہتا ہوں ــــ خیریت" پائیرو نے جام اس سے لیا" آپکی صحت و سلامتی کے لئے محترمہ"

وہ لڑکی اتنی سادہ لوح نہیں تھی جو پائیرو کے لہجے کی خصوصیت کو نہ سمجھ سکتی۔

"کیا ــــ کوئی واقعہ تو نہیں ہوا؟"

"جی ہاں ــــ یہ ــــ"

اس نے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلا دیا، اس کی ہتھیلی پر پستول کی گولی تھی۔ نک کی تیوری پر بل پڑ گئے، اس نے پریشانی کی حالت میں گولی کو اٹھا لیا

"آپ جانتی ہیں یہ کیا ہے؟"

"جی ــــ یہ پستول کی گولی ہے"

"ٹھیک بالکل ٹھیک ــــ آج صبح آپ کے چہرے کے پاس سے مدھ مکھی نہیں، بلکہ یہ گولی گئی تھی"

"کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ ہوٹل کے باغ میں کوئی پاگل ریوالور چلانے کی مشق کر رہا تھا"

"بادی النظر میں تو ایسا ہی معلوم دیتا ہے؟"

"معلوم ہوتا ہے خدا مجھ پر مہربان ہے۔ یہ چوتھا موقعہ ہے کہ میں موت کے منھ سے بچ نکلی ہوں"

"ہاں" پائیرو بولا" یہ چوتھا حادثہ ہے، میں پہلے تین واقعات کے متعلق

پوری تفصیلات جاننا چاہتا ہوں ۔"

وہ حیرت سے اس کے منہ کو تک رہی تھی ۔

"میں اس کے بارے میں کامل اطمینان حاصل کرلینا چاہتا ہوں کہ یہ سب سچ مچ اتفاقی واقعات ہی تھے ۔"

"یہ سب اتفاقی نہیں تو اور کیا تھے ؟"

"بانو! آپ ایک حیرت انگیز انکشاف کیلئے تیار ہو جائیں ۔ اس کا آپ کے پاس کوئی جواب ہے کہ کوئی آپ کو قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے !"

یہ سنتے ہی نک قہقہہ مار کر ہنس پڑی یہ کس قدر عجیب و غریب خیال ہے ! آخر اس دنیا میں کون ہے جو مجھے مارنے کی کوشش کریگا ؟"

میں کوئی کروڑپتی تو ہوں نہیں جو میری موت سے اوروں کا بھلا ہو ۔ کاش کوئی مجھے مارنے کی کوشش کرتا ۔۔۔ تاکہ زندگی میں کوئی ہلچل پیدا ہوتی ۔ مگر افسوس اس کی کوئی امید نہیں !"

"آپ مجھے ان حادثوں کے متعلق کچھ بتائیں گی یا نہیں !"

"یقیناً مگر ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں ۔ اتفاقاً رات کے سناٹے میں کسی دروازہ کے بار بار کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی ۔ میں اٹھی ، اس دروازہ کو بند کرنے کے لئے نیچے آئی ۔۔۔ اور موت کے منہ سے بچ نکلی !! اگر میں سوئی رہتی تو فریم کے گرنے سے میرا بھیجہ نکل جاتا ۔ یہ پہلا حادثہ تھا ۔"

پائیرد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں آئی ۔

"آگے کہئے ۔ دوسرا حادثہ کیسے پیش آیا ۔ ؟"

"یہ حادثہ پہلے حادثے سے کچھ ہی معمولی ہے ۔ یہاں ایک پہاڑی پگڈنڈی ہے جو سمندر تک گئی ہے اور میں اسی راستے غسل کرنے جایا کرتی ہوں ۔ ایک دن ایک

چٹان کسی طرح اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور تیزی سے لڑھکتی ہوئی میرے قریب سے گذر گئی! تیسرا واقعہ بالکل مختلف ہے۔ میری گاڑی کے بریک میں پتہ نہیں کیا خرابی پیدا ہو گئی تھی کہ گاڑی رکتی نہیں تھی۔ اگر میں خدانخواستہ گاڑی لیکر پھاٹک سے باہر نکل جاتی تو پھر میں مع گاڑی کے دھڑام سے ٹاؤن ہال میں پہنچ جاتی!۔ ٹاؤن ہال کا تو کچھ نہ بگڑتا مگر میں غارت ہو جاتی۔!"

"آپ ٹھیک ٹھیک بتا سکتی ہیں کہ گاڑی میں کیا نقص ہو گیا تھا۔"

"آپ مائنس گراج میں جاکر صحیح حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس بارے میں پوری واقفیت حاصل ہے۔ شاید کسی نے ایک اسکرو نکال لیا تھا۔ جس عورت نے آپ کا دروازے پر استقبال کیا تھا۔ اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ہے۔ ممکن ہے اسی کی یہ کاریگری ہو۔ اکثر لڑکے گاڑی سے کھیلنا بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر ایلین قسم کھاتی ہے کہ اس کا لڑکا گاڑی کے پاس نہیں پھٹکا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایلین کی باتوں پر شک کریں۔ میرا خیال ہے کہ وہ اسکرو خود بخود نکل کر کہیں گر گیا ہو۔"

"بانو! آپ کا گراج کہاں ہے؟"

"اس گھر کے پیچھے۔"

"کیا وہ ہر وقت بند رہتا ہے؟"

اس کی آنکھیں تعجب سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"نہیں! بالکل نہیں۔"

"پھر تو کوئی بھی بلا خوف و خطر گاڑی کے ساتھ دست اندازی کر سکتا ہے۔"

"ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر میں سمجھتی ہوں کہ یہ خیال نہایت ہی طفلانہ ہے۔ آخر کسی کو کیا پڑی ہے جو میرے درپے آزار ہو ـــــ؟"

"نہیں محترمہ نہیں۔ یہ خیال طفلانہ نہیں۔ آپ کو شاید پتہ نہیں کہ آپ کس قدر سخت خطرے میں گھری ہوئی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں کون ہوں۔؟"

"نہیں" نک بولی، اس کی سانس پھولی ہوئی تھی اور چہرہ اضطراب و پریشانی کا آئینہ دار تھا۔

"میں ہرکولی پائیرد ہوں"

"ارے ہاں" نکت بالکل جذبات سے عاری لہجے میں بولی۔

"آپ میرے نام سے واقف ہیں؟"

"جی ہاں"

وہ بے چینی سے پہلو بدلنے لگی۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں پائیرد نے غور سے اس کا جائزہ لیا۔

"آپ کچھ بے چین نظر آرہی ہیں۔ شاید آپ کو میرے کارناموں کا حال معلوم نہیں"

"جی، اگرچہ میں نے آپ کے متعلق تمام کتابوں کا مطالعہ کیا ہے پر مجھے ان کتابوں کے نام معلوم ہیں"

"وہ ایک دروغ گو شائستہ عورت ہے، اچانک یہ الفاظ جو مس نک کی سہیلی نے دوپہر کے کھانے کے وقت مجسٹک ہوٹل میں کہے تھے۔ مجھے یاد آگئے۔

"مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ آپ بہت ہی کمسن ہیں۔ اس لئے میرے حالات سے آپ کو پوری واقفیت نہیں ہوگی، خیر ـــــ میرے دوست سے آپکو میرے متعلق تمام باتیں معلوم ہو جائیں گی۔

نکت میری طرف دیکھنے لگی۔ میں نے اپنا گلا صاف کیا اس وقت مجھے

بڑی الجھن ہو رہی تھی۔

"ایں ــــ پائیرو صاحب بہت بڑے جاسوس ہیں ۔ نہیں ـــ تھے ۔"

"واہ میرے دوست" پائیرو چیخا۔

"اور کچھ کہنے کو تمہیں نہیں ملا؟ ان سے یہ کہو کہ میں ایک جاسوس ہوں لاثانی، عظیم اور سب سے افضل!"

"اب میرے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں سب باتیں تم نے خود ہی کہہ دی ہیں۔"

"مگر بہتر ہوتا اگر میں اپنی خاکساری برقرار رکھتا" پائیرو نے تلخ لہجے میں کہا۔

"انسان کو خود ستائی نہیں کرنی چاہئے۔"

"کتا رکھ کر خود بھونکنا عقلمندی نہیں" مس نک جھوٹی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے بولی۔

"میرا نام ہیسٹنگز ہے" میں نے سرد مہری سے کہا۔

"اگر واقعی کوئی مجھے جان سے مارنے کی فکر میں ہے تو پھر بڑا مزا آئے گا۔ مگر ایسی باتیں صرف ناولوں ہی تک محدود ہوتی ہیں، ہمارے یہاں ایسے واقعات نہیں ہوتے۔"

میرے خیال میں پائیرو صاحب کی حالت اس سرجن یا ڈاکٹر کی سی ہے جس نے ایک نامعلوم بیماری کا پتہ لگایا ہے اور اب چاہتا ہے کہ ہر شخص اس نئی بیماری کے پنجے میں پھنس جائے۔

"یا پاک پروردگار! پائیرو گرجا "کیا آج کل کی دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو ان نوجوانوں کو سنجیدگی بخش سکے؟ ابھی آپ اسے مذاق خیال کر رہی ہیں مگر اس وقت یہ مذاق نہ ہوتا جبکہ آپ کا یہ حسین جسم ایک اکڑی ہوئی بے جان لاش کی صورت میں ہوٹل کے باغ میں پڑا ہوتا اور آپ کی ٹوپی میں جو ننھا سا سوراخ ہے وہ آپ کے سر پر ہوتا!"

"آپ کی میں بے حد ممنون ہوں" نک بولی "آپ کو میری وجہ سے کافی تکلیف اٹھانی پڑی، مگر میں پھر کہتی ہوں کہ یہ تمام واقعات اتفاقی حادثے کے سوا کچھ بھی نہیں۔"

"آپ بھی شیطان سے کم ضدی نہیں ۔"

"آپ نے ٹھیک فرمایا۔ میرے دادا کے متعلق مشہور تھا کہ انہوں نے شیطان کے ہاتھ اپنی روح کو فروخت کر دیا تھا۔ اور یہاں کے تمام لوگ اسے بوڑھے نک کے نام سے یاد کیا کرتے تھے ۔۔ وہ بہت ہی فتنہ پرور انسان تھے۔ یہ تھے بہت ہی بد لہ سنج ۔ میں تو ان کی پوجا کیا کرتی تھی ۔ میں ہر وقت اور ہر جگہ سائے کی طرح ان سے لگی رہتی تھی اسلئے لوگ انہیں بوڑھا نک اور مجھے ننھی نک کہہ کر پکارتے تھے ۔ میرا اصل نام سگیڈاالا ہے۔"

"یہ تو کچھ عجیب سا نام ہے ۔"

"جی آپ اسے ایک طرح سے ہمارا خاندانی نام سمجھئے ۔ ہمارے خاندان میں کئی عورتوں کا نام سگیڈاالا رہ چکا ہے ۔" اس نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "ایک سگیڈاالا کی تصویر آپ کے سامنے ہے ۔"

"آہ" پائیرو کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔ آتشدان کے اوپر لٹکی ہوئی ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "بانو یہ آپ کے دادا کی تصویر ہے نا ؟"

"جی ہاں اور غالباً اچھی ہے ۔ کیوں ؟ جم لازرس نے اسے خریدنے کی کافی کوشش کی لیکن میں اسے فروخت کرنے پر راضی نہیں ہوئی ۔ مجھے بوڑھے نک سے محبت ہے ۔"

"دیکھئے محترمہ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اب آپ سنجیدگی سے میری باتیں سنئے آپ کی زندگی خطرے میں ہے ۔ آج کسی نے ایک ماؤزر پستول سے آپ پر گولی چلائی تھی"

"ماؤزر پستول ؟"

لمحہ بھر کے لئے اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔

"ہاں کیوں ؟ کیا کسی کے پاس ایسا پستول ہے ؟"

وہ ہنس پڑی۔

"میرے پاس ہے ۔"

"آپ کے پاس ہے؟"

"جی ہاں ــــ ابا کا تھا۔ وہ جنگ سے لیکر آئے تھے۔ اس کے بعد سے وہ یہیں پڑا ہوا تھا۔ چند دن ہوئے میں نے اسی دراز میں دیکھا تھا۔" اس نے ایک پرانے بیرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اچانک وہ کسی خیال کے تحت اٹھی اور دراز کھول کر دیکھنے لگی۔

"اف" اس کے منہ سے نکلا "پستول تو اس میں نہیں ہے۔

باب ۳

حادثے

اسی وقت سے ہماری گفتگو نے ایک نیا موڑ لیا۔ اب تک لڑکی غلط فہمی میں گرفتار تھی۔ پائیرو اور اس کے درمیان عمر کے تضاد کی ایک وسیع خلیج حائل تھی۔ پائیرو کی شہرت اور عظمت کا اس لڑکی کو کوئی علم نہ تھا۔ وہ اس زمانہ کی پیداوار ہے جس میں لوگ معدودے چند لوگوں کے نام سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے پائیرو کی باتوں کا اس پر کوئی خاطر خواہ اثر پیدا نہیں ہوا۔ وہ اسے ایک مضحکہ خیز ملکی تصور کر رہی تھی۔

اس کا یہ انداز پائیرو کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اسکی خود پسند طبیعت کو تکلیف ہوئی۔ اس کا یہ ایمان تھا کہ ہر کوئی پائیرو کو دنیا جانتی ہے۔ مگر یہاں ایک لڑکی تھی جو اسکے نام تک سے واقف نہیں تھی۔ مجھے یہ جانکر قدرے خوشی ہوئی۔

پستول کی گم شدگی کے انکشاف نے معاملے کا رخ پلٹ دیا۔ تب پر ظاہر ہو گیا کہ یہ کسی مضحکہ خیز غیر ملکی کے دماغ کا اختراع نہیں، بلکہ حقیقت ہے۔ مگر چونکہ وہ بڑے سے بڑے معاملہ کو بھی کوئی خاص اہمیت نہیں دیتی تھی اس لئے اس معاملے میں بھی اس کی عادت نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ پھر بھی اس کے مزاج کی تبدیلی ہم سے چھپی نہ رہ سکی وہ واپس آکر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس وقت اس کی تیوری پر بل پڑے ہوئے تھے۔

"یہ تو بہت ہی عجیب بات ہوئی" وہ بولا۔

پائیرو مجھ سے مخاطب ہوا۔

"تمہیں یاد ہے ہسٹنگز میں نے اپنے ایک خیال کا تم سے ذکر کیا تھا؟ خیر تو میرا خیال

صحیح ثابت ہوا۔ فرض کرو کہ مس نک کی لاش ہوٹل کے باغ میں پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا اپنا پستول بھی پڑا ہوا پایا جاتا ہے۔ تحقیقات شروع ہونے پر ان کی نوکرانی آتی ہے اور پستول کو اپنی مالکن کا بتاتی ہے! اس کے بعد معاملہ بہت کچھ صاف ہو جاتا ہے۔ اب رہی خودکشی کی وجہ تو کوئی اسے دماغی پریشانی پر محمول کرتا ہے اور کوئی کچھ اور... اللہ اللہ خیر سلا۔ کس قدر آسان اور سہل طریقہ ہے۔ ایکیوں ہے نا۔"

مس نکی بے چین ہو گئی۔ اس نے سرگوشی کے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"یہ بالکل صحیح ہے کہ پریشانی اور گھبراہٹ نے میری زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے ملنے جلنے والے کہتے ہیں کہ میں اعصابی مرض میں مبتلا ہوں..... ہاں وہ لوگ عدالت میں یہی سب باتیں کہتے ....."

"جیوری کا یہی فیصلہ ہوتا کہ آپ نے خودکشی کر لی ہے۔ جب کہ پستول پر آپ کی انگلیوں کے نشان موجود ہوتے، پھر تو شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔"

"آپ کی باتیں کسی قدر وحشت ناک حد تک دلچسپ ہیں!" نک بولی پائیرد نے ان الفاظ کا وہی مطلب لیا جو اس کے جملے سے ظاہر ہو رہا تھا۔

"آپ محسوس کر رہی ہیں کہ ان حادثوں کو اب ختم ہو جانا چاہئے؟ چار ناکام کوششیں ..... ممکن ہے پانچویں بار قاتل اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔"

"پھر تو مجھے اپنی تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا چاہئے۔"

"مگر ہم لوگ جو یہاں ہیں۔ ہماری موجودگی میں آپ کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔" پائیرد کا "ہم لوگ" کہنے پر میں اس کا ممنون تھا؛ کیونکہ ایسے موقعوں پر پائیرد میری ذات کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔

"جی ہاں" میں نے کہا "آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں مس نکی ہم لوگ آپ کی حفاظت کریں گے۔"

"آپ لوگوں کی میں بے حد شکر گذار ہوں نک بولی" میرے لئے تو سارا معاملہ ہی ناقابل یقین ہے ۔۔۔ ناقابل یقین اور لرزہ خیز۔"

اگرچہ اس کی زندہ دلی بدستور قائم تھی ۔ پھر بھی اس کی آنکھیں اس کی دلی پریشانی کی چغلی کھا رہی تھیں ۔

"میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا" پائیرو بولا "کہ ہم لوگ آپس میں صلاح و مشورہ کریں" اس نے مسکراتے ہوئے مس نک کی طرف دیکھا ۔

"تو بانواب میں آپ سے ایک بہت ہی عام سوال پوچھتا ہوں آپ کا کوئی دشمن تو نہیں ؟"

نک نے سر کے اشارے سے نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"جی نہیں"

"بہت خوب! پھر تو اس طرف سے کوئی امکان نہیں! اب میں آپ کے سامنے سینما اور جاسوسی ناولوں کا سوال دہراتا ہوں ، آپ کی موت سے کس کو فائدہ پہنچے گا؟"

"مجھے تو اس کا ذرہ برابر وہم دگمان نہیں!" نک بولی "اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ساری باتیں مجھے طفلانہ معلوم دے رہی ہیں ۔ اس ٹوٹے پھوٹے مکان کا جس کی چھت سے ہمیشہ برسات میں پانی رستا رہتا ہے ۔ مکان رواں گروی پڑا ہے اور اس زمین میں کوئلے کی کان کا ہونا ناممکنات سے ہے ۔"

"یہ گروی ہے ۔۔۔۔ ایں ؟"

"جی ہاں" ضرورت نے بالکل بے بس کر دیا تھا ۔ مجھے حکومت کو اپنے دادا اور بھائی کی موت کے بعد ڈیتھ ڈیوٹی (DEATH DUTY) دینی تھی ۔ اور جب میں اس فرض سے سبکدوش ہو گئی تو اس طرح میری آمدنی کے ذرائع پر مہر لگ چکی تھی ۔"

"آپ کے والد ۔"

"جنگ سے وہ بالکل ناکارہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد ان کو نمونیہ ہو گیا اور وہ ۱۹۱۹ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ میری والدہ کا انتقال تو اس وقت ہوا جب میں شیر خوار بچی تھی۔ میرے دادا نے میری پرورش کی ۔"

میرے دادا کے ساتھ میرے والد کی بنتی نہیں تھی اس لئے ابا نے مجھے دادا کے حوالے کر دیا اور خود جہاں نوردی کو روانہ ہو گئے۔ میرے بھائی جیرالڈ کی بھی میرے دادا کے ساتھ ہمیشہ چشمک رہتی۔ اگر میں لڑکا ہوتی تو میرے تعلقات بھی دادا کے ساتھ ویسے ہوتے، جیسا کہ ابا اور بھائی جان کے تھے۔ دادا ہمیشہ مجھ سے کہتے تھے کہ میں پرانی چٹان کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہوں، اور یہ کہ میں نے ان کا مزاج پایا ہے" یہ کہکر وہ ہنس پڑی۔

"میرے دادا کی قسمت بڑی اچھی تھی۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ جس چیز کو انہوں نے ہاتھ لگایا وہ سونا بن گئی۔ وہ جواری تھے، اور جو کچھ بھی انہوں نے کمایا وہ سب جوئے کی نذر ہو گیا۔ ان کی موت کے بعد گھر اور زمین کے سوا کچھ بھی نہ رہا۔ جب انہوں نے انتقال کیا تو اس وقت میری عمر سولہ اور جیرالڈ کی بائیس سال تھی۔ تین سال ہوئے جیرالڈ ایک موٹر کے حادثے کا شکار ہو گیا۔ اور اس طرح یہ مکان میرے قبضہ میں آگیا"

"اور آپ کے بعد آپ کا سب سے قریبی رشتہ دار کون ہے؟"

"میرا ماموں زاد بھائی چارلس ـــ چارلس وازـــ وہ یہاں کا ایک بہت ہی اچھا وکیل اور نہایت عزیز و نجیب انسان ہے۔ وہ مجھے ہمیشہ یہی رائے دیتا ہے اور میرے غیر ضروری اخراجات کم کرنے کی کوشش کرتا ہے"

"آپ کے معاملات کی نگرانی وہی کرتا ہے؟"

"جی ہاں ـــ کیا میں اور کیا میرے معاملات۔ میرے مکان کی گروی کا انتظام اسی نے کیا تھا۔ اور چھوٹی کوٹھی کو کرایہ پر اسی نے لگایا تھا"

"وہ چھوٹی کوٹھری ـــ اس کے متعلق آپ سے یہ پوچھنے والا تھا کہ وہ کرایہ پر دی گئی ہے یا نہیں ؟"

"جی ہاں آسٹریلیا کے چند باشندے اس میں رہتے ہیں۔ ان کا نام آرنلڈ ہے۔ بہت ہی خوش مذاق اور ظالمانہ حد تک رحم دل ہیں، سبزیاں اگانا ان کا مشغلہ ہے۔ میرے باغ کی حالت دیکھ کر تو وہ دم بخود رہ گئے۔ ان کی افلاطونی شفقت اور مہربانی میرے لئے وبال جان بن گئی ہے۔ عورت تو خیر اپاہج ہونے کی وجہ سے دن بھر صوفے پر پڑی رہتی ہے مگر اس کا شوہر تو درد سر ہے۔ خیر کچھ بھی ہو مجھے تو ہر مہینے کرایہ مل جاتا ہے اور میرے لئے یہی کافی ہے۔"

"کب سے وہ لوگ یہاں ہیں ؟"

"تقریباً چھ ماہ سے۔"

"اچھا، مسٹر وانز آپ کے خالہ زاد بھائی ہیں ـــ ؟"

"جی ہاں، میری ماں کا نام ایمی وانز تھا۔"

"ان کے علاوہ اور کوئی رشتہ دار ؟"

"یورک شائیر میں دور کے کچھ رشتہ دار ہیں۔"

"اور کوئی ـــ"

"کوئی نہیں۔"

"یہ تو اکیلے پن کی انتہا ہے۔"

نکسن نے غور سے اس کو دیکھا۔

"اکیلا پن کیسا ؟ میں برابر یہاں تو رہتی نہیں، میرا زیادہ تر وقت لندن میں بسر ہوتا ہے۔ ویسے رشتہ دار ہوتے بھی بہت خطرناک ہیں۔ ہر معاملے میں خواہ وہ ان کی سمجھ میں آسکے یا نہ آسکے۔ ٹانگ اڑانے سے باز نہیں آتے۔ میں تو ان سے کہہ بھی چکی ہوں۔"

"میں آپ سے ہمدردی کر کے ہمدردی کا خون نہیں کروں گا بانو۔ ظاہر ہے کہ آپ ایک آزاد خیال لڑکی ہیں ـــــ تو خراب آپ کے گھر کا نمبر آتا ہے۔"

"کس قدر شاندار بات ہے! میرا گھر ا ایلیس گھر کا سارا کام کرتی ہے۔ اس کا شوہر باغبان کے فرائض انجام دیتا ہے۔ ان کی تنخواہ بہت ہی قلیل ہے مگر انہیں اپنے بچے کو ساتھ رکھنے کی اجازت ہے۔ یہاں جب کوئی تقریب ہوتی ہے تو انیس کا ہاتھ بٹانے کو میں کسی اور کو بھی بلا لیتی ہوں۔ پیر کے دن یہاں ایک دعوت ہے۔ ہم لوگ کشتی کا مقابلہ کرنے والے ہیں۔"

"آج تو سنیچر ہے۔ اچھا تو وہ آپ کے دوست احباب جن کے ساتھ آپ کھانا کھا رہی تھیں، وہ کیسے لوگ ہیں۔؟"

"وہ خوبصورت لڑکی فریڈی رائس میری بہت گہری دوست ہے۔ اس نے زندگی کے بہت ہی خراب دن دیکھے ہیں۔ اس نے ایک ایسے درندے سے شادی کی تھی۔ جو شرابی تھا اور افیونی بھی۔ مجبوراً فریڈی نے قریب ایک یا دو سال ہوئے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ میں تو دعا کرتی ہوں کہ فریڈی کو طلاق مل جائے اور وہ جم لارزس سے شادی کر لے۔"

"کون لارزس؟ کیا وہ تو نہیں جو بانڈ اسٹریٹ میں آرٹ کی چیزیں فروخت کرتا ہے؟"

"جی۔ جم اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔ روپے پیسے کا تو شمار نہیں۔ آپ نے اس کی گاڑی دیکھی تھی؟ جم بہت ہی نیک یہودی ہے اور فریڈی کو چاہتا بھی ہے۔ دونوں ہر وقت اور ہر جگہ ساتھ جاتے ہیں۔ اس وقت بجشنگ ہوٹل میں ان کا قیام ہے اور پیر کے دن وہ سیدھے یہاں آ رہے ہیں۔"

"اور فریڈی رائس کا شوہر؟"

"وہ شرابی؟ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہوا۔ اس کے متعلق کسی کو بھی کوئی واقفیت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فریڈی اس قدر پریشان ہے۔ ایک لاپتہ انسان سے طلاق حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔"

"وہ تو ظاہر ہے۔"

"غریب بے چاری۔۔۔ جب قسمت خراب ہو تو کوئی کیا کرے۔ ایک بار اس کا شوہر کسی طرح اسے طلاق دینے پر راضی ہو گیا تھا۔ مگر پھر نہ جانے کیا سودا اس کے دل میں سمایا کہ اچانک غائب ہو گیا اور آج تک کسی کو نہیں معلوم کہ اس کا کیا بنا۔ زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔"

"رحم خدا" بے اختیاری میں میری زبان سے نکل گیا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے قصے سے میرے دوست کو دلی صدمہ پہنچا ہے۔" پائنیر و نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔

"براہ کرم آئندہ سے آپ میرے دوست کے احساسات کا خیال رکھئے گا! آپ سمجھ گئی ہوں گی کہ میرے دوست اپنے وقت سے کچھ پیچھے ہیں۔ یہ ابھی ابھی امریکی کھلی فضا میں سائنس لے کر واپس آئے ہیں۔ اس لئے آپ کی زبان سمجھنے میں انھیں کچھ وقت لگے گا"

"اس میں صدمے کی تو کوئی بات نہیں۔" نک بولی

"دنیا جانتی ہے کہ ہمارے درمیان ایسے بھی درندے بستے ہیں اس سے بڑھ کر قابل نفرت کام اور کیا ہو سکتا ہے؟ فریڈی اس قدر پریشان ہو گئی ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرے۔"

"خیر تو وہ آپ کے دوسرے ساتھی۔۔۔ کمانڈر چیلنجر؟"

"اوہ جارج؟ ان سے میری دیرینہ جان پہچان ہے۔ وہ اچھے اسکاٹ ہیں۔"

"وہ آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں نا؟"

"دو ایک بار انہوں نے ذکر تو کیا ہے ــــ"

"مگر آپ اپنی سخت گیری پر بدستور قائم ہیں؟"

"ہم دونوں شادی کر کے کون سا سکھ پا لیں گے؟ نہ اس کے پاس کوئی کوڑی ہے نہ میرے پاس ایک چھدام، اور پھر اس کی عمر بھی چالیس سال کے قریب ہے۔"

اس کی اس بات نے مجھے چونکا دیا۔

"حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ایک ٹانگ قبر میں لٹکائے بیٹھا ہے" پائیرو بولا "معاف کیجئے، میری باتوں کا برا مت مانئے۔ میں تو آپ کے دادا کی طرح ہوں۔ اور اب آپ مجھے ان حادثوں کے متعلق کچھ اور باتیں بتا دیجئے۔ مثال کے طور پر آپ اسی تصویر سے شروع کیجئے۔"

"تصویر کو ہم نے دوبارہ دیوار سے آویزاں کر دیا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اسے آ کر دیکھ سکتے ہیں۔"

اس نے ہماری اس تصویر تک جس کا فریم بہت وزنی تھا رہنمائی کی، تصویر اسکے پلنگ کے سرہانے لٹک رہی تھی۔

پائیرو نے آہستگی سے "آپ کی اجازت سے محترمہ" کہا اور جوتے اتار کر پلنگ پر چڑھ گیا۔ اس نے فریم اور اس ڈور کا جس سے تصویر لٹک رہی تھی، بغور معائنہ کیا اور پھر ہاتھ میں لے کر فریم کے وزن کا اندازہ کیا۔ وہ خوش دلی سے مسکراتے ہوئے نیچے آیا

"اگر یہ فریم کسی کے سر پر گر جائے تو اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دے۔ وہ ڈوری جس سے تصویر لٹک رہی تھی کیا ایسے ہی تار کی تھی ــــ؟"

"جی تھی وہ بھی تار کی، مگر تار اس قدر موٹا نہیں تھا۔"

"کیا آپ کو تار پر تراش خراش نظر آئی تھی؟"

"شاید مگر میں نے اس پر کوئی دھیان نہیں دیا کیونکہ اس کی کوئی وجہ نہیں تھی۔"

"ٹھیک، بالکل ٹھیک۔ آپ کے پاس کوئی وجہ نہ ہو مگر میرے پاس ہے اور میں اس تار کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو ـــــ"

"میرا خیال ہے جس آدمی نے تار بدلا تھا، اس نے اسے پھینک دیا ہے۔"

"کس قدر افسوسناک بات ہے، میری کس قدر خواہش اس تار کو دیکھنے کی تھی!"

پائیرو نے تاسف سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتوں سے میں جان چکی ہوں کہ آپ اسے حادثہ نہیں سمجھتے مگر اس کے علاوہ یہ اور ہو بھی کیا سکتا ہے؟"

"فریم کا گرنا حادثہ ہو سکتا ہے مگر گاڑی کے بریک کا خراب ہو جانا یا پھر اس چٹان کا اپنی جگہ سے لڑھک جانا حادثہ نہیں ہو سکتا۔"

"میں اس حادثے کے جائے وقوع کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

نک ہمیں باغ کے راستے سے پہاڑ پر لے گئی۔ سورج کی تیز روشنی سمندر کی لہروں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔ ایک ناہموار پگڈنڈی ساحل سمندر تک گئی تھی نک نے پائیرو کو حادثے کی ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔ پائیرو نے فکرمندانہ انداز میں سر کو جنبش دیتے ہوئے دریافت کیا۔

"آپ کا باغبان ـــــ وہ زیادہ تر کس جگہ کام کرتا ہے؟"

"جی وہ اکثر باورچی خانے کے باغ میں کوزہ گری کرتا ہے یا پھر سائے میں بیٹھ کر اپنی قینچی تیز کرنے کا سوانگ رچاتا رہتا ہے۔"

"خیر تو آپ کے نوکر چاکر ایسی جگہ کام کرتے ہیں کہ اگر خفیہ طور پر کوئی اس چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو ان کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ کیا ہوا۔"

نک کا سارا جسم کپکپا اٹھا۔

"تو کیا آپ کے خیال میں واقعی ایسا ہوا تھا؟" اس نے پوچھا "مجھے تو یہ ساری، بالکل

مہمل اور ناقابل یقین معلوم دیتی ہیں "

پائیرو جیب سے پستول کی گولی نکال کر اسے دیکھنے لگا۔

"یہ مہمل نہیں بانو" اس نے نرمی سے کہا۔

"گولی چلانے والا ضرور کوئی پاگل ہوگا"

"ہو سکتا ہے۔ کھانے کے وقت اس موضوع پر بحث کہ سارے مجرم کیا واقعی پاگل ہیں۔ بڑی پر لطف ثابت ہوگی۔ ممکن ہے ان کے دماغ کے خاکی مادے کی پیدائش میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہو۔ یہ معلوم کرنا ڈاکٹر کا کام ہے۔ میرے سپرد تو دوسرا کام ہے میرا فرض بے گناہوں کا خیال رکھنا ہے مجرموں کا نہیں۔ مظلوم کی داد رسی میرے ذمہ ہے عفو کاری کی نہیں۔ میری دلچسپی کا مرکز آپ کی ذات ہے آپ کے نامعلوم قاتل کی نہیں آپ حسین اور نوجوان ہیں اور یہ دنیا اپنے اندر گوناگوں دلچسپیاں سمیٹے ہوئے ہے آپ اپنے دامن کو حسن اور عشق کے پھول سے بھر لیجئے اور یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ زندہ رہیں "!

"یہ بتائیے کہ آپ کے یہ دوست — مسٹر رائیس اور مسٹر لازرس کیا کافی عرصہ سے یہاں ہیں ؟"

"فریڈی یہاں کل پہنچی ہے۔ وہ ویوم کے لئے مادرشاک کے نزدیک کچھ لوگوں کے یہاں ٹھہر گئی تھی۔ میرا قیاس ہے کہ لازرس ادھر ادھر کی سیر کرتا پھر رہا تھا"

"اور کمانڈر چیلنجر ؟"

"کمانڈر صاحب ڈیوان پورٹ میں رہتے ہیں اور جب کبھی موقع ملتا ہے وہ اپنی گاڑی پر یہاں آجاتے ہیں۔"

پائیرو نے سر کے اشارے سے ہاں کہی۔ ہم لوگ خاموشی کے ساتھ واپس گھر کی طرف آرہے تھے کہ اچانک وہ بولا۔

"کوئی ایسی ہستی ہے جس پر آپ بھروسہ کر سکیں؟"

"فریڈی ہے۔"

"ان کے علاوہ؟"

"ہاں ہے — کیوں؟"

"میں چاہتا ہوں کہ اب آپ تنہا نہ رہیں۔ کوئی ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔"

"اوہ!"

پائیرد کی باتوں سے نک کشمکش میں پڑ گئی۔ کچھ دیر وہ سوچتی رہی پھر اس نے آہستگی سے کہنا شروع کیا۔

"میگی کو میں بلا سکتی ہوں۔"

"یہ میگی کون ہے؟"

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ پارک شائر میں میرے دور کے چند رشتے دار ہیں میگی میری بہن ہے۔ میگی کے والد پادری ہیں۔ وہ میری ہم عمر ہے۔ اور میں اکثر گرمی میں اسے اپنے پاس بلوا لیتی ہوں۔ وہ بہت ہی خشک مزاج ہے۔ میں نے تو اس بار اسے نہ بلانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔"

"نہیں نہیں ایسا نہ کیجئے گا۔ آپ کی بہن میرے کام کے لئے بہت موزوں ہیں۔"

"بہتر تو میں اسے ٹیلیگرام بھیجے دیتی ہوں۔ ہاں مگر آپ یہ تو بتائیے کہ آپ اس سے کیا کام لینا چاہتے ہیں۔"

"کیا آپ ایسا انتظام کر سکتی ہیں جس سے کہ وہ آپ کے کمرے میں سوئے؟"

"ہاں ہو سکتا ہے۔"

"مگر وہ کہیں یہ نہ سوچے کہ ــــ"

"آپ اطمینان رکھئے وہ سوچتی نہیں۔ وہ کودھو کا بیل ہے۔ خیر میں اسے ٹیلیگرام

کروں گی کہ وہ پیر کے دن یہاں آجائے۔"

"پیر کیوں؟ کل کیوں نہیں؟"

"اتوار کی گاڑی سے؟ وہ سمجھے گی کہ میں مر رہی ہوں! نہیں سوموار ہی ٹھیک ہے آپ اس سے کہیں گے تو نہیں کہ میرے سر پر موت ناچ رہی ہے؟"

"آپ اب تک میری باتوں کو مذاق سمجھ رہی ہیں؟ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ میں ہمت ہے۔"

"اس طرح دل بہل جاتا ہے۔ نک بولی

اس کے لہجے نے مجھے چونکا دیا اور میں اس کی طرف دیکھے بغیر نہیں رہ سکا مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے کوئی بات ہم سے پوشیدہ رکھی ہے۔ ہم لوگ کمرہ نشست میں پہنچ گئے تھے۔ پائیرو اخبار کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"آپ اسے پڑھتی ہیں بانو؟"

"یونہی کبھی سمندر کے مدوجزر کا حال دیکھ لیتی ہوں۔"

"خیر آپ نے اپنا وصیت نامہ تحریر کیا ہے یا نہیں؟"

"جی میں چھ ماہ ہوئے لکھ چکی ہوں۔ ٹھیک چیر پھاڑ سے قبل۔"

"چیر پھاڑ؟"

"میرا مطلب عمل جراحی سے ہے جو چھ ماہ ہوئے ڈاکٹروں نے مجھ پر کیا تھا اسی وقت کسی نے مجھے وصیت نامہ لکھنے کا مشورہ دیا تھا۔"

"اور اس وصیت نامہ کے شرائط؟"

"میں نے آخری کوٹھی چارلس کے نام لکھی تھی اور باقی جو کچھ بھی تھا وہ میں نے فریڈی کے نام لکھ دیا تھا۔"

پائیرو نے یونہی کچھ سوچتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"اچھا تو اب اجازت دیجئے ــــ خدا حافظ ! دیکھئے ہوشیار رہئے گا۔"

"کس سے ؟"

"آپ بہت ہوشیار ہیں۔ آپ نے بہت ہی باریک نکتہ پیش کیا ہے کس جانب سے انسان باخبر رہے ؟ ــــ اس کا جواب کون دے سکتا ہے ؟ مگر آپ مجھ پر اعتماد کیجئے میں چند ہی دنوں میں اس گتھی کو سلجھا دوں گا۔ اور اس سوال کا حل حاصل کر لوں گا۔"

"اس وقت تک کیلئے زہر، بم، پستول کی گولی، موٹر کا حادثہ اور زہر میں بجھے ہوئے تیر سے ہوشیار رہوں۔" نک نے ایک ہی سانس میں جملہ پورا کر دیا تھا۔

"آپ مذاق اڑانے کی کوشش نہ کریں محترمہ۔" پائیرو نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

وہ دروازے کے قریب جا کر رک گیا "مسٹر لانڈرس نے آپ کے دادا کی تصویر کی کیا قیمت لگائی تھی ؟"

"پچاس پونڈ"

"آہ !"

"مگر جیسا کہ میں پہلے کہہ چکی ہوں میں اس تصویر کو فروخت کرنا نہیں چاہتی۔"

"ہاں میں سمجھتا ہوں۔"

باب ۴

دال میں کالا

"پائیرو" میں نے سڑک پر پہنچتے ہی اس سے کہا" ایک بات ہے جس سے میرے خیال میں تمہارا باخبر رہنا ضروری ہے۔"

"کس بات سے میرے عزیز؟"

گاڑی کے حادثے کے متعلق مسز رائس کے بیان کو میں نے بے کم وکاست دہرا دیا۔

"بعض خود بین اور اعصابی مرض میں مبتلا لوگ موت سے بچ نکلنے کی ایسی حیرت انگیز کہانی سناتے ہیں کہ سننے والا دانتوں سے انگلی کاٹ لے۔ مگر جس کا حقیقت اور سچائی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ بعض حالات میں ایسے لوگ افسانوی رنگ قائم رکھنے کیلئے اپنے آپ کو زخمی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔"

"کہیں تمہارا تو یہ خیال نہیں ــــــ"

"کہ مس نک اسی قسم کی مریض ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تم نے دیکھا ہے کہ اسے یہ یقین دلانے میں کہ اس کی جان خطرے میں ہے۔ مجھے کس قدر دقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور وہ آخر تک تضحیک آمیز بے اعتباری کا سوانگ رچاتی رہی تھی۔ خیر میڈیم رائس کی باتیں قابل غور ہیں۔ مگر وہ ایسا کہتی کیوں؟ یہ باتیں اگر سچ بھی ہوں تو بھی ان باتوں کے اعادہ کی ضرورت کیا تھی؟"

"ہاں" میں نے کہا" اب مجھے یاد آیا۔ اس موضوع کو اس نے زبردستی چھیڑا تھا۔"

"یہ تو عجیب بات ہے مگر یاد رکھو ایسے ہی چھوٹے اور تعجب خیز واقعات کو میں ظاہر ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہی حقیر واقعات ہماری صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔"

"راستہ دکھا سکتے ہیں ــــ کدھر کا؟"

"تم نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے میرے سٹینگز۔ ہاں کہاں ــ؟ کدھر؟ افسوس اس کا جواب ہمیں اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ ہم اپنی منزل پر نہ پہنچ جائیں۔"

"یہ بتاؤ پائیرو۔" میں نے پوچھا "تم مس میگی کو بلانے پر اس قدر مصر کیوں تھے؟"

پائیرو نے بے چینی سے انگلی ہلاتے ہوئے کہا "ذرا غور تو کرو سٹینگز کہ ہم لوگ کس قدر بے بس اور مجبور ہیں! قتل کے بعد قاتل کی شخصیت جاننا بہت آسان ہے کم ازکم میرے لئے تو یہ بچوں کا کھیل ہے۔ کیونکہ قاتل ہمیشہ اپنا ملاقاتی کارڈ موقعہ واردات پر چھوڑ جاتا ہے مگر یہاں تو اب تک کوئی جرم نہیں ہوا اور نہ ہی ہم لوگ چاہتے ہیں کہ جرم کا ارتکاب کیا جائے۔"

ارتکاب جرم سے قبل مجرم کا پتہ لگانا ــــ کارے دارد

اس صورت میں ہمارا فرض اولین کیا ہے۔؟ بانو کی حفاظت۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم لوگ رات اور دن اس کی نگرانی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم پولیس کو اسکی نگرانی کے لئے بلا سکتے ہیں۔ پھر رات کے وقت ہم اس کے کمرے میں ٹھہر بھی نہیں سکتے۔ ہر قدم پر دقت اور مشکل کا سامنا ہے۔

مگر ہم لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ قاتل کے سامنے مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیں۔ اس کے کام کو مشکل سے مشکل تر بنا دیں۔ مس نک کو ہر طرح محتاط کر دیں۔ اور ایک غیر جانب دار گواہ ہر وقت اس کے ساتھ رکھیں۔ پھر ایک عیار آدمی ہی ان مشکلات کو حل کر سکے گا۔"

وہ دم لینے کے لئے رکا اور پھر جب اس نے بولنا شروع کیا تو اس کی آواز بدلی ہوئی تھی

"مگر سٹینگز میں خوفزدہ کس سے ہوں ــــ"

"کس سے"

"میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی ہوشیار آدمی ہے . . . .

... میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

"پائیرو" میں نے کہا "تم تو مجھے سہما کے مار دو گے۔"

"مجھے خود خوف معلوم دے رہا ہے۔ سنو! وہ میرے سنٹ لو کے ہفتہ وار اخبار میں جسے ہم نے مس نک کے یہاں دیکھا تھا ایک خبر چھپی ہوئی تھی کہ یہاں کے مجسٹک ہوٹل میں ہرکوئی پائیرو اور کپتان ہسٹنگز ٹھہرے ہوئے ہیں۔ فرض کرو کسی نے اس اخبار کو پڑھا ہو اور وہ میرے نام سے واقف ہو — ہر کوئی مجھے جانتا ہے —"

"مگر مس بکلی تو تمہارے نام سے واقف نہیں تھی" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا دماغ پراگندہ ہو رہا ہے۔ اس کا تم خیال نہ کرو۔ ایک سنجیدہ آدمی — ایک مجرم — میرے نام سے ضرور واقف ہوگا۔ اور اس کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا ہوگا۔ وہ سوچتا ہوگا، اپنے آپ سے سوال کرتا ہوگا۔ کیونکہ تین بار وہ اپنی کوششوں میں ناکام ہو چکا ہے اور پھر ہرکوئی پائیرو جائے وقوع پر پہنچتا ہے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ پائیرو یہاں موجود ہے۔ قاتل اپنے آپ سے سوال کرتا ہے۔ پھر وہ خوف کی وجہ سے اس نتیجے پر پہونچتا ہے کہ یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا کرے گا؟"

"اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرے گا۔"

"ہاں — ہاں — یا پھر — اگر وہ بے باک اور دلیر ہے تو فوراً ہی بغیر وقت ضائع کئے مس نک کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کریگا۔ اور اس کے قبل کہ میں مس بکلی سے مل کر حالات معلوم کر لوں — چھو... مس نک بکلی کی زندگی کا چراغ گل ہو جائیگا۔"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اس خبر کو مس نک نے نہیں کسی اور نے پڑھا ہوگا؟"

"مس نک کی نظروں سے وہ خبر نہیں گذری۔ کیونکہ جب میں نے اپنا نام بتایا تو اسکے چہرے پر کوئی تبدیلی ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ وہ ہمیں بتا چکی ہے کہ اس نے اخبار میں صرف مد جزر کی خبر دیکھی تھی۔"

"تمہارا خیال ہے کہ گھر ہی میں کسی نے ــــ"

"گھر کا مکیں یا وہ جن کو گھر کے اندر رسائی حاصل ہے۔ بلا روک ٹوک اس کے دوست احباب آتے جاتے رہتے ہیں۔"

"تم نے کوئی اندازہ لگایا ؟ کس پر شک ہے ؟"

"نہیں منشاء جرم جو کچھ بھی ہو ظاہر نہیں۔ اور یہ پہنے والے قاتل کے بچاؤ کی سب سے بڑی ضمانت ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج صبح اس نے اس قدر دلیری سے کام لیا تھا۔ یوں تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی جس کی بنا پر کوئی مس نک کی موت کا خواہشمند ہو۔ مس نک کے مرنے پر آخری کوٹھی اس کے ماموں زاد بھائی کی تحویل میں چلی جاتی ہے۔ مگر کیا وہ ایسا پرانا اور رہن شدہ مکان لینا پسند کرے گا! ہمیں مسٹر چارلس واز سے ملنا چاہیئے۔"

اس کے علاوہ مس نک کی سہیلی جس کی بڑی بڑی آنکھیں اور بی بی مریم کا سا انداز ہے اس سے بھی تو ملنا ہے۔"

"کیا تمہارا ابھی یہی خیال ہے کہ اس میں بی بی مریم کا سا وقار ہے ؟"

"اس کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے ؟" پائیر و نے میرے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ "اس نے تم سے کہا تھا کہ نک جھوٹ بہت بولتی ہے۔ آخر اس نے ایسا کیوں کیا۔ ؟ کہیں نک کی طرف سے اسے کوئی خوف تو دامنگیر نہیں ؟ اس خوف کا تعلق کیا لوٹر کے واقعے سے ہو سکتا ہے ؟ وہ شاید ڈرتی ہے کہ نک کہیں کچھ ایسی بات نہ کر دے جس سے راز فاش ہو جائے ۔ ۔ ۔ کیوں ؟ اگر کسی نے گاڑی کے کل پرزے کو چھیڑا ہے۔ تو وہ کون ہے۔ ؟ کیا اس راز سے مسز رائس واقف ہے ؟

پھر اس بھان متی کے کھیل میں خوش خو مسٹر لازرس کون سا کردار ادا کر رہا ہے ؟ کیا اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہے ؟ کپتان چیلنجر ــــ"

"میرا اندازہ کہتا ہے۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "کہ وہ آدمی اچھا ہے بالکل بچا ہے۔"

"بیشک اس کی تعلیم جیسا کہ تمہارے یہاں کہا جاتا ہے ایک اچھے اسکول میں ہوئی ہے خدا کا شکر ہے کہ میں غیر ملکی ہونے کی وجہ سے تمہارے یہاں کے تعصب سے پاک ہوں۔ اور اس طرح اپنی تفتیش بلا ہچکچاہٹ پوری کرسکتا ہوں۔ ہاں یہ ماننے میں مجھے بالکل عار نہیں کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے کہ چیلنجر کا اس معاملے سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟"

"ہاں تعلق واضح نہیں۔" میں نے کہا۔

پائیرو نے سوچتے ہوئے میری طرف دیکھا۔

"تمہاری باتوں کا مجھ پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ تمہیں غلط رائے قائم کرنے میں کمال حاصل ہے چونکہ تم نہایت سادہ لوح، ایماندار اور معزز انسان ہو جو کہ بآسانی بدمعاشوں کی ترغیب میں آجاتے ہیں۔ اس لئے میں تمہارے بتائے ہوئے راستے پر چلنا عقلمندی نہیں سمجھتا! تمہارا شمار ان لوگوں میں ہے جو مشکوک تیل کے چشمے اور نامعلوم سونے کی کان میں روپیہ لگاتے ہیں۔ تمہاری طرح سینکڑوں لوگوں کی بے وقوفی پر دھوکے بازوں کی روزی کا دارومدار ہے خیر۔ میں اس کمانڈر چیلنجر کی سیرت کا مطالعہ کروں گا۔ تم نے میرے دل میں شکوک بھر دیئے ہیں۔"

"میرے عزیز پائیرو!" میں غصے میں چیخا۔ "تمہاری باتیں بالکل بیہودہ اور خلاف عقل ہیں۔ میری طرح جہاں نوردی کرنے والا۔"

"کبھی کچھ نہیں سیکھتا۔" پائیرو نے غمگین لہجے میں کہا۔ "اگرچہ یہ حیرت ناک بات ہے مگر حقیقت یہی ہے۔"

"ایک بیوقوف اور سادہ لوح انسان کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلا سکتا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"میری باتوں کا برا نہ مانو میرے دوست۔ تم نے اپنی بیوی کے اشتراک سے اپنی کاروباری زندگی کو غیر معمولی طور پر کامیاب بنا دیا ہے۔"

"وہ بیلا ہمیشہ میرے مشوروں پر عمل کرتی ہے۔"

"وہ جس قدر حسین ہے اسی قدر عقلمند بھی ہے۔" پائیروٹ نے جواب دیا
"ہم لوگوں کو آپس میں جھگڑنا نہیں چاہئے میرے دوست۔ وہ دیکھو سامنے دمانٹس گراج، ہے۔ میرے خیال میں دو چار سوالات مس نک کے معاملے کو واضح کر دیں گے۔"
ہم لوگ گراج میں داخل ہوئے۔ پائیروٹ نے یہ کہہ کر اپنے کو گراج کے مالک سے متعارف کرایا کہ مس بکلی کی سفارش پر وہ ایک گاڑی کرایہ پر لینے یہاں آیا ہے۔ بات چیت کے دوران پائیروٹ نے بآسانی گفتگو کا رخ مس بکلی کی کار کے حادثے کی طرف موڑ دیا مالک گراج کی چرب زبانی پائیروٹ کی بڑی معاون ثابت ہوئی۔ اس کی باتوں سے چند معنی خیز نتائج ظاہر ہوئے جن کا لب ولباب یہ ہے کہ کسی نے جان بوجھ کر گاڑی کے انجن میں نقص پیدا کیا تھا۔ اور یہ نقص نہایت آسانی کے ساتھ بغیر زیادہ وقت صرف کئے پیدا کیا جا سکتا تھا
"اس کا مطلب یہ ہوا" پائیروٹ نے گراج سے باہر قدم رکھتے ہوئے کہا "کہ ہماری ننھی نک کا خیال بالکل صحیح اور اس مالدار یہودی مسٹر لازرس کا غلط تھا ____ ہیسٹنگز، میرے دوست یہ تمام باتیں بہت ہی دلچسپ ہیں۔"
"اب ہمیں کیا کرنا ہے؟"
"اگر ہمیں دیر نہیں ہوئی تو میرا، پوسٹ آفس سے ایک ٹیلیگرام بھیجنے کا ارادہ ہے۔"
"ٹیلی گرام؟" میں نے پوچھا۔
"ہاں" پائیروٹ نے پرخیال انداز میں جواب دیا "ٹیلی گرام۔"
پوسٹ آفس کھلا ہوا تھا۔ پائیروٹ نے ٹیلی گرام کا مضمون لکھا اور کلارک کے حوالے کر دیا۔ اس نے مجھے ٹیلی گرام کے مضمون اور اس کے مکتوب الیہ سے آگاہ نہیں کیا، میں نے پوچھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اسکی دلی خواہش یہی ہے!
"کل اتوار کا دن ہے اور یہ ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔" اس نے ٹہل کرتے ہوئے

راستے میں کہا۔" اب ہم پیر کی صبح تک مسٹر واز سے ملاقات نہیں کر سکتے۔"

"تم اس کے نجی پتے پر اس سے مل سکتے ہو۔"

"یہ صحیح ہے۔ مگر یہی میں کرنا نہیں چاہتا۔ میں اس کی سیرت کا مطالعہ اس کے پیشے کے لحاظ سے کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ میں اس سے اسی لحاظ سے ملوں۔"

"ہاں" میں نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ "میرے خیال میں یہی بہتر ہوگا۔"

"میں اس سے ایک بہت ہی معمولی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہوا تو پھر مس نک کے معاملے پر اس کا بہت دور رس اثر پڑے گا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مسٹر واز ساڑھے بارہ بجے کہاں تھے۔ اگر وہ آفس میں نہیں تھے تو پھر جان لو کہ مس نک پر مجسٹک ہوٹل میں اسی نے گولی چلائی تھی۔"

"کیا یہی سوال مس نک کے دیگر تین دوستوں سے نہیں پوچھتے ہیں؟"

"یہ اس قدر آسان نہیں جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو۔ ہوٹل میں جب مس نک کے تمام دوست جمع تھے اور اس کا انتظار ہو رہا تھا تو ایسے میں کسی ایک کا بھی اپنے ساتھیوں سے جدا ہو کر مس نک پر وار کرنا مشکل نہیں ہو سکتا۔ اور پھر میرے عزیز اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ ہم اس ڈرامے کے تمام کرداروں سے متعارف ہو چکے ہیں۔

اپنے اس باعزت ایلین ہی کو لے لو۔۔۔ وہ اور اس کا شوہر دونوں ہی مکان میں رہتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ان کے دل میں کوئی بغض یا کینہ ہو۔ ان کے علاوہ چھوٹی کوٹھی میں نامعلوم آسٹریلین رہتے ہیں کیا عجب کہ ایسے ہی ملنے جلنے والے اور بھی ہوں جن پر شک نہ کرنے کی وجہ سے مس نک نے ان کا ذکر ہم سے نہیں کیا ہے۔ میں اپنے ذہن سے اس خیال کو دور نہیں کر سکتا ہیسٹنگز کہ اس معاملے کے پیچھے ضرور کوئی راز ہے اور یہ کہ مس نکی نے ہمیں ساری باتوں سے آگاہ نہیں کیا۔"

"یعنی وہ کوئی بات چھپائے ہوئے ہے؟"

"ہاں"

"ممکن ہے کسی کو بچانے کی غرض سے وہ ایسا کر رہی ہو۔"

اس نے بصورت انکار زور سے سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس معاملے میں اس نے راست بازی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا جو کچھ وہ جانتی ہے اس نے ہم سے بیان کر دیا ہے۔ مگر کوئی بات ایسی ضرور ہے جس کا سعی قتل سے تعلق، اس کو نظر نہیں آتا ہے۔ اگر وہ بات مجھے ــ ہر کولی پائیرو ــ کو معلوم ہو جائے تو میں معاملے کی صحیح نوعیت کو جان لوں گا۔ کیونکہ میں اس نازنین سے بہت چالاک ہوں۔ میرا دماغ ہیسٹنگز اس وقت بالکل پراگندہ ہو رہا ہے اور جب تک کہ مجھے کوئی سراغ نہیں ملتا میں بالکل تاریکی میں ہوں۔"

باب ۵

مسٹر اور مسز کرافٹ

اس شام ہوٹل میں رقص و سرود کی محفل گرم تھی۔ نک بکلی نے اپنے دوستوں کے ہمراہ رات کا کھانا وہیں کھایا۔ اور ہمیں دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے مسرت کا اظہار کیا۔ اس نے سرخ چکن کا لمبا سا فراک جو فرش پر پیچھے کی طرف پھیلا ہوا تھا پہن رکھا تھا۔ اس سے اس کی سفید گردن، بازو اور چھوٹا سا مغرور سر باہر جھانک رہا تھا۔

"یہ نوخیز شیطان تو آج کافی حسین نظر آرہی ہے" میں نے کہا۔

"یہ اپنی سہیلی سے بالکل مختلف ہے۔ کیوں؟"

فرڈریکا رائس سفید لباس پہنے ناچ رہی تھی۔ اس کے ناچنے کا انداز جس سے نقاہت اور ماندگی ظاہر تھی، بس نک کے رقص سے اتنا ہی جدا تھا جتنا کہ زندگی سے موت

"یہ بھی کافی خوبصورت ہے" اچانک پائیرو بولا

"کون؟ ہماری نک ۔۔۔؟"

"نہیں ۔۔۔ وہ دوسری" "وہ ایک مجسم اسرار ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا ہے اچھی ہے، بری ہے یا صرف غمگین۔ ممکن ہے وہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو۔ مگر اتنا میں ضرور کہہ سکتا ہوں میرے دوست کہ وہ ایک سراپا الم ہے"

"تمہارا مطلب؟"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیر سویر میری باتوں کا مطلب تم پر ظاہر ہو جائیگا میرے الفاظ یاد رکھنا"

میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اچانک اپنی کرسی سے اٹھا۔ اس وقت نک کمانڈر چیلنجر

کے ساتھ ناچ رہی تھی۔ اور مسز رائیس ناچ ختم کر کے اپنی کرسی پر بیٹھی، اپنے ساتھی مسٹر لازرس کا جو کہیں گیا ہوا تھا، انتظار کر رہی تھی۔ پائیرو سیدھا اس کے پاس گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔

"آپ اجازت دیتی ہیں؟" پائیرو بولا اور پھر جواب کا انتظار کئے بغیر خاموشی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"جب تک آپ کے ساتھی واپس آئیں، میں چند ضروری باتیں آپ سے کہنا چاہتا ہوں"

"کہیئے۔" اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"محترمہ مجھے پتہ نہیں آپ کی سہیلی نے آپ سے ذکر کیا ہے، یا نہیں۔ پر آج کسی نے ان کو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی۔"

اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں حیرت اور تعجب سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"کیا کہا آپ نے؟"

"مس نک پر اس ہوٹل کے باغ میں کسی نے گولی چلائی تھی۔"

اچانک وہ ہنس پڑی ۔۔۔ اس ہنسی میں شرافت بھی رحم تھا، بے اعتباری بھی تھی۔

"نک نے آپ سے یہ کہا ہے؟"

"نہیں۔ میں اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہوں۔ یہ رہی گولی۔"

اس نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ گولی پر نظر پڑتے ہی وہ کانپ اٹھی۔

"مگر پھر ۔۔۔ مگر پھر ۔۔۔"

"یہ مس نک کی دماغی کاوش کا نتیجہ نہیں۔ آپ میری باتوں کا یقین کیجئے یہ قطعی صرف ایک واقعہ ہے مگر اس سے قبل تین دنوں میں مس نک کو کئی غیر معمولی حادثات سے دوچار ہونا پڑا ہے آپ نے خبر شاید سنا بھی ہوگا ۔۔۔ مگر نہیں۔ آپ کیسے سنتیں؟ آپ تو کل ہی یہاں پہنچی ہیں۔"

"جی ہاں، کل ہی۔"

"میں نے سنا ہے یہاں آنے سے قبل آپ ٹاوسٹاک میں کسی دوست کے یہاں ٹھہری ہوئی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"آپ کے دوستوں کا نام کیا ہے؟"

اس کے ابرو سکڑ گئے۔

"کوئی وجہ نہیں کہ میں آپ کو ان کا نام بتادوں۔" اس نے سرد مہری سے کہا۔

پائیرو نے فوراً ہی معصومانہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے معافی کا طلبگار ہوں محترمہ۔ یقیناً میرا انداز نہایت بے ڈھنگا تھا، میرے دوست وہاں رہتے ہیں۔ میں نے سوچا ممکن ہے آپ ان لوگوں سے بھی ملی ہونگی۔ میرے ایک دوست کا نام بوکانن ہے۔"

مسز رائیس نے بصورت انکار سر کو ہلایا

"میں انہیں نہیں جانتی اور نہ ہی کبھی ان سے ملاقات ہوئی ہے۔" اس نے نرمی سے جواب دیا۔ "خیر آپ ان غیر دلچسپ لوگوں کی باتیں چھوڑیئے۔ نک کے متعلق بتائیے کس نے اس پر گولی چلائی اور کیوں۔؟"

"میں اب تک یہ معلوم نہیں کرسکا کہ گولی چلانے والا کون تھا۔" پائیرو نے جواب دیا۔ "مگر آپ اطمینان رکھیں میں یہ معلوم کرکے ہی رہوں گا۔ آپ جانتی ہیں میں ایک جاسوس ہوں میرا نام ہرکولی پائیرو ہے۔"

"بہت ہی مشہور نام ہے۔"

"آپ تو شرمندہ کررہی ہیں۔"

مسز رائیس نے نرمی سے کہا

"آپ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں؟"

اس کے اس غیر متوقع سوال نے ہم دونوں کو چونکا دیا۔

"میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنی سہیلی پر نگاہ رکھیں۔"

"بہت بہتر۔"

"بس تو اب اجازت ہے؟"

وہ کھڑا ہوکر باانداز تعظیم جھکا اور پھر تیز تیز قدم بڑھاکر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"پائیرو؟" میں نے پوچھا" اس طرح تو تمہارا مطلب لوگوں پر صاف ہو جائیگا۔

"میرے دوست اس کے علاوہ میں کر بھی کیا سکتا ہوں؟ اگر چہ میرا موجودہ طریقہ کار بالکل سادہ مگر محفوظ ہے۔ میں مس نک کی زندگی سے کھیلنا نہیں چاہتا۔ خیر ایک بات بالکل صاف ہے۔"

"وہ کیا؟"

"مسٹر رائیس ٹاورشاک میں نہیں تھی۔ وہ جہاں کہیں بھی تھی میں معلوم کرلوں گا۔ ہر کوئی پائیرو سے کسی بات کا پوشیدہ رکھنا ناممکن ہے۔ دیکھو۔ لازرس واپس آگیا ہے وہ اسے تمام باتیں بتارہی ہے۔ وہ ہماری طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ ہے چالاک۔ ہمارا خوبرو لازرس۔ اس کے سر کی ساخت تو دیکھو! کاش میں جانتا۔"

"کیا جانتے؟" میں نے اس کے رکتے ہی پوچھا۔

جو بات مجھے پیر کے دن معلوم ہوگی۔"

میں نے اس کی طرف دیکھا اور خاموش رہ گیا۔ اس کے منہ سے سرد آہ نکلی۔

"اب تم میں وہ تجسس نہیں رہا۔ وہ لگن نہیں رہی جو پہلے تھی۔"

"بعض تفریح کی باتیں" میں نے سرد مہری سے جواب دیا۔" ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا ترک کر دینا ہی تمہارے لئے مفید ہوگا۔"

"تمہارا مطلب۔"

"اس خوشی سے ہے جو تمہیں میرے سوالوں کو نظر انداز کرنے سے حاصل ہوتی ہے
"تمہارے دل میں اس قدر غصہ ہے؟"

"جی ہاں ۔"

"اچھا۔ اچھا" پائیر و بڑبڑایا ۔" بہادر خاموش انسان قابل تحسین ہے یاد رہے۔"
اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ تھوڑی دیر بعد نک ہمارے پاس آئی اس وقت وہ طائر ہزار رنگ نظر آ رہی تھی۔

"میں موت کے دروازے پر کھڑی ناچ رہی ہوں" اس نے ہولے سے کہا۔

"اس میں نیا اضطراب اور نیا جوش آپ محسوس کر رہی ہیں بانو؟"

"جی ہاں۔ بلکہ میں تو اسے کھیل کہوں گی" یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔

"اس نے یہ ۔" میں موت کے دروازے پر کھڑی ناچ رہی ہوں نہ کہا ہوتا تو بہتر تھا۔ میں نے کہا "مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا"

"میں جانتا ہوں۔ مگر یہ درحقیقت بہت نزدیک ہے۔ اگرچہ اس میں ہمت ہے مگر وقت کا یہ تقاصہ نہیں۔ اس وقت بہادری کا نہیں ہوشیاری کا امتحان ہے"

دوسرے دن اتوار تھا۔ ہم لوگ ہوٹل کے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ دفعتاً ساڑھے گیارہ بجے پائیرو کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ ہم لوگ ایک چھوٹا سا تجربہ کریں گے۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ مسٹر لا زرس، مسز رائیس اور مس نک گاڑی پر باہر گئے ہوئے ہیں۔
اس وقت ہمارے لئے میدان بالکل صاف ہے۔"

"میدان صاف ہے؟"

"ابھی تمہیں سب معلوم ہو جائیگا۔ ذرا صبر سے کام لو۔"
ہم لوگوں نے سیڑھی سے اتر کر اس قطعہ زمین کو جس میں لمبی لمبی گھانس اگی ہوئی تھی۔

طے کیا۔ اس زمین کے اختتام پر ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔ جس کے پار ایک ٹیڑھا ٹیڑھا راستہ سمندر تک گیا ہوا تھا۔ نہانے والوں کا ایک جوڑا اس راستے سے اوپر آ رہا تھا۔ جب وہ لوگ ہنستے بولتے ہوئے ہمارے قریب سے گزر کر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا تو پائیرو اس چھوٹے سے زنگ آلود دروازے پر گیا جس کے ایک طرف مٹے ہوئے حروف میں لکھا تھا۔

آخری کوٹھی

جب کوئی نظر نہیں آیا تو ہم لوگ اندر داخل ہوئے۔ ایک منٹ کے عرصے میں ہم لوگ مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ قد آدم فرانسیسی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ ہم لوگ اس کے راستے مکان میں داخل ہو کر کمرہ نشست میں پہنچ گئے۔ پائیرو وقت ضائع کیے بغیر دروازہ کھول کر بڑے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں سے سیڑھیاں طے کر کے ہم لوگ مس نک کے کمرہ خواب میں پہنچے۔ پائیرو پلنگ کے کنارے بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"دیکھا تم نے یہاں آنا کس قدر آسان ہے۔ راستے میں کسی کی بھی نظر ہمارے اوپر نہیں پڑی اور نہ ہی واپسی میں کسی کی پڑنے کی۔ ہم اپنا ہر کام نہایت اطمینان سے کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم فریم کے تار کو اتنا کاٹ سکتے ہیں۔ جس سے کہ وہ چند گھنٹے بعد ٹوٹ کر گر جائے۔ اگر اتفاق سے مکان سے نکلتے ہوئے کوئی بھی مل جائے تو ہم اپنے کو ملک کا دوست ظاہر کر کے بآسانی گلو خلاصی حاصل کر سکتے ہیں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم کسی اجنبی کا خیال دل سے نکال دیں؟"

"بالکل۔ اس معاملے میں نہ تو کسی پاگل کا ہاتھ ہے اور نہ کسی اجنبی کا۔"

وہ اٹھا اور کمرے سے باہر گیا۔ میں اس کے پیچھے تھا۔ جیسے ہی ہم سیڑھی کے قریب پہونچے ہمارے پیر من من بھر کے ہو گئے۔ ایک آدمی اوپر آ رہا تھا! وہ بھی ہمیں دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔ اس کے رویہ سے پایا جا رہا تھا کہ ہماری موجودگی سے اسے سخت حیرت ہوئی ہے۔ اس نے سب سے پہلے سلسلہ کلام شروع کیا، اس کی آواز تیز اور ناخوشگوار تھی۔

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"اخاہ!" پائیرو بولا، مسٹر کرافٹ آپ ہی ہیں؟

"نام تو میرا کرافٹ ہی ہے مگر ــــ"

"ہم لوگ کمرہ نشست میں چل کر باتیں کریں تو بہتر ہوگا کیوں؟ میرے خیال میں یہاں کھڑے رہنے سے وہاں بیٹھنا زیادہ مناسب ہوگا"

کرافٹ راضی ہو گیا۔ کمرہ نشست کا دروازہ بند کر کے پائیرو نے باانداز تعظیم گردن کو ذرا سا خم دیا۔ "مسٹر کرافٹ! اس وقت ہرکولی پائیرو آپکی خدمت میں کھڑا ہے"

نام سنتے ہی کرافٹ کے چہرے سے شکوک کے بادل چھٹ گئے۔

"اچھا" اس نے آہستگی سے کہا۔ "تو آپ ہی وہ جاسوس ہیں۔ میں نے آپکے متعلق پڑھا ہے۔"

"سنٹ لُو کے ہفتہ وار میں؟"

"نہیں آسٹریلیا کے کسی اخبار میں۔ آپ غالباً فرانسیسی ہیں؟"

"نہیں، بلجیم کا۔ خیر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ میرے دوست کپتان ہسٹنگز ہیں"

"آپ سے مل کر مجھے خوشی ہوئی" اس نے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "مگر آپ لوگوں کی موجودگی کا مطلب؟ آپ لوگ یہاں کیا کر رہے تھے؟ کہیں کوئی نقصان تو نہیں ہو گیا؟"

"اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کس چیز کو نقصان کہیں گے؟"

کرافٹ نے سر ہلایا۔ درازی عمر اور گنجے سر کے باوجود وہ کافی شکیل تھا۔ اس کا

ڈیل ڈول پرشکوہ، چہرہ بھاری اور لٹکا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں کا نیلا پن جاذب نظر تھا
"دیکھئے جناب!" اس نے کہا "میں یہاں مس نک کو چند ٹماٹر اور ککڑی دینے
آیا تھا۔ ان کا وہ باغبان بالکل ناکارہ اور کاہل ہے، ایک چیز بھی اگانے کی اس میں
صلاحیت نہیں۔ اس کے طور طریقے دیکھ کر میری تو عقل حیران ہے۔ پڑوسی ہونے کے
رشتے جو کچھ ہم لوگوں سے ممکن ہوتا ہے ہم میاں بیوی اس کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ میں
حسب معمول کھڑکی کے راستے اندر آیا اور سبزی کی ٹوکری رکھ کر واپس جانے ہی والا تھا
کہ مجھے پیروں کی چاپ اور بولنے کی آواز سنائی دی۔ مس نک کی غیر موجودگی میں مجھے یہ
عجیب سا لگا۔ میں نے سوچا کہ اوپر جا کر دیکھ لینا ہی بہتر ہوگا۔ اور تب میری آپ
دونوں سے ملاقات ہوئی۔

آپ کہتے ہیں کہ آپ جاسوس ہیں۔ آخر مس نک کو جاسوس کی کیا ضرورت آپڑی
انہیں تو کوئی اچھا سا باغبان چاہئیے۔"

"بات دراصل یہ ہے۔" پائیرر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "کہ ایک رات
مس نک کو ایک عجیب حادثہ پیش آگیا۔ ایک بڑا سا فریم جو ان کے سرہانے لٹکا رہتا ہے،
گر گیا۔ خوش نصیبی سے مس نک وہاں نہیں تھیں۔ میرا خیال ہے انہوں نے ضرور آپ سے
ذکر کیا ہوگا۔"

"جی ہاں۔ بال بال وہ بچ گئیں۔"

"مس نک سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ آج باہر جا رہی ہے۔ میں نے ان سے وعدہ
کیا تھا کہ ان کے فریم کے لئے ایک خاص قسم کی زنجیر منگوا دوں گا۔ تاکہ دوبارہ حادثہ نہ ہو
اس وقت میں ناپ لینے آیا تھا کہ کتنی لمبی زنجیر درکار ہوگی۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے معصومانہ انداز سے مسکرا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے۔ کرافٹ نے
گہری لمبی سانس لی "اچھا تو یہ بات ہے؟"

"جی ہاں۔ آپ تو خواہ مخواہ ڈر گئے۔ میں اور میرا دوست بے ضرر انسان ہیں۔"

"میں نے شاید کل شام آپ دونوں کو اپنے گھر کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔"

"ارے ہاں۔ آپ باغ میں مصروف تھے۔ اور جب آپ کی نظر ہم پر پڑی تو آپ نے ہمیں سلام کیا تھا۔"

"ہاں۔ ہاں ٹھیک ہے۔ آپ ہرکولی پائیرو ہیں۔ آپ کے متعلق میں نے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ یہ بتائیے اس وقت آپ لوگوں کو کوئی مصروفیت تو نہیں؟ اگر آپ مصروف نہیں تو غریب خانہ پر چل کر چائے پیجیے۔ اور میری بیگم سے ملئے۔ اس نے آپ کے متعلق بہت کچھ اخبار میں پڑھا ہے۔"

"آپ بے حد نیک نفس انسان ہیں مسٹر کرافٹ۔ چلئے ہم لوگ آپ کے ہمراہ ضرور چلیں گے اس وقت ہمیں کوئی کام نہیں ہے۔"

"خوب۔ بہت خوب۔"

"ہسٹنگز۔ تم نے ناپ ٹھیک طرح سے لیا ہے نا؟" پائیرو نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ میں نے اس کو مطمئن کر دیا کہ ناپ ٹھیک ہے اور اپنے نئے دوست کے متعلق ہمیں یہ جاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ بہت باتونی ہے اس نے ملبورن کے نزدیک اپنے گھر کا ... کی جانفشانی کا اپنی بیوی سے ملنے پھر دونوں کی مشترکہ کوششوں کی کامیابی کا ذکر چھیڑ دیا۔

"ہم دونوں کی ہمیشہ سے یہاں آنے کی خواہش تھی اور ہم لوگ آ گئے۔ اس اطراف میں بود و باش اختیار کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ میری بیگم کے چند رشتہ دار یہاں آئے تھے۔ ان ہی لوگوں کی تلاش میں ہمیں آنا پڑا۔ پھر ہم نے یورپ کا دورہ کیا۔ اور پیرس، روم، اٹالوی جھیلیں اور فلورنس وغیرہ گئے۔ ہم لوگ اس وقت اٹلی ہی میں تھے کہ بیگم کو ریل کا حادثہ پیش آیا۔ کس قدر ظلم کی بات ہے نا؟ میں بڑے بڑے ڈاکٹروں سے مشورہ کر چکا ہوں۔ سب کی متفقہ رائے ہے کہ مکمل آرام کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ریڑھ کی ہڈی کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔"

آخری کوٹھی کے اسرار

"کیا بدنصیبی ہے۔"

"بدبختی تو ہے نا، مگر کیا کیا جائے؟ بیگم کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوا کرتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ہمارا اپنا گھر ہو خواہ چھوٹا سا ہی کیوں نہ ہو — تو اسے روحانی مسرت ہوگی۔ ہماری نظروں سے لاتعداد مکانات گزرے اور پھر خوش قسمتی سے ہمیں یہ گھر مل گیا۔ میں نے تو دیکھتے ہی اسے لے لیا۔ کیونکہ یہاں نہ گاڑیوں کا شور ہے اور نہ گراموفون کی آواز۔"

اب ہم لوگ اس کے گھر کے دروازے پر پہنچ گئے تھے۔ اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے "ککو ہو" کی آواز نکالی۔ جواب میں اندر سے بھی "ککو ہو" کی آواز آئی۔

"اندر چلئے" مسٹر کرافٹ نے کہا۔ دروازے سے گزر کر چند سیڑھیاں طے کر کے ایک خوابگاہ میں پہنچ گیا۔ وہاں صوفے پر ایک ادھیڑ عمر کی عورت پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بال سن کی طرح سفید تھے۔ اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"تمہارے خیال میں یہ لوگ کون ہیں؟" مسٹر کرافٹ نے پوچھا "یہ عالمگیر شہرت کے غیر معمولی جاسوس مسٹر ہرکولی پائیرو ہیں۔ میں انہیں اپنے ساتھ لیتا آیا ہوں۔ تاکہ کچھ دیر ان سے باتیں کروں۔"

"یقیناً، یقیناً، کیجئے میری خوشی ناقابل بیان ہے" مسز کرافٹ نے گرمجوشی کے ساتھ پائیروٹ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے آپ کا شیلی گارڈن والا کارنامہ پڑھا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دیگر کارناموں کا حال بھی میری نظروں سے گزر چکا ہے۔ ٹانگ مجروح ہونے کے بعد سے میرا خیال ہے کہ میں نے تمام جاسوسی قصے پڑھ ڈالے ہیں۔ اور پھر وقت گزارنے کیلئے اس سے بہتر کوئی طریقہ بھی نظر نہیں آتا — ذرا ایڈتھ کو آواز دے کر چائے لانے کو تو کہو۔"

"اچھا۔۔۔"

"میری نوکرانی ایڈتھ نہ صرف بیگم کا کام کرتی ہے بلکہ نرس کے فرائض بھی انجام دیتی ہے" مسٹر کرافٹ نے کہا "وہ تو آکر مجھے ٹھیک ٹھاک کر دیتی ہے۔ ہم لوگ نوکروں کے جھنجھٹ

پڑنا نہیں چاہتے۔ برٹ بہترین کھانا پکاتا ہے اور پھر اس مصروفیت میں اس کا دل بہل جاتا ہے۔"

"یہ لیجئے۔" مسٹر کرافٹ ایک طشت لے کر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ "یہ رہی آپ کی چائے آج کا دن ہماری زندگی کا ایک عظیم دن ہے۔"

"کیوں مسٹر پائیرو" مسز کرافٹ نے چائے انڈیلتے ہوئے کہا۔ "آپ تو ابھی یہاں ٹھہریں گے نا؟"

"جی ہاں۔ جی ہاں۔ میں تو اس وقت چھٹی پر ہوں۔"

"مگر میں نے تو پڑھا تھا کہ آپ ریٹائر ہو چکے ہیں۔"

"آہ میڈم! ہر خبر یقین کرنے کیلئے نہیں ہوتی۔"

"آپ کا کہنا درست ہے۔ تو پھر آپ نے اپنے پیشے کو خیرباد نہیں کہا؟"

"جب تک کوئی دلچسپ کیس نہ مل جائے اس وقت تک مجھے آپ ریٹائر ہی سمجھئے"

"کیا درحقیقت آپ یہاں کسی کام سے آئے ہوئے ہیں؟" مسٹر کرافٹ نے پوچھا "یا تعطیل کے پردے میں اصل منشا کی پردہ داری کر رہے ہیں؟"

"تمہیں پریشان کن سوالات نہیں کرنے چاہئیں برٹ۔" مسز کرافٹ بولی "ورنہ پھر وہ بار دوبارہ یہاں نہیں آئیں گے بیٹا! پائیرو ہم لوگ سادہ انسان ہیں۔ آج آپ نے اور آپ کے دوست نے یہاں آکر جو عزت افزائی کی ہے اس سے جو مسرت ہمیں ہوئی ہے اس کا اندازہ بھی آپ نہیں لگا سکتے۔"

اس کے بولنے کا انداز اس قدر رفیع اور اس کا برتاؤ اتنا پر خلوص تھا کہ میرا دل اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔

"وہ تصویر کا معاملہ بہت ہی خراب تھا" مسٹر کرافٹ نے کہا۔

"وہ غریب لڑکی تو مر گئی تھی۔" مسز کرافٹ رقت آمیز لہجے میں بولی "وہ بہت ہی زندہ دل لڑکی ہے۔ جب کبھی وہ ہمارے یہاں آتی ہے تو اس گھر میں نئی زندگی آجاتی ہے مگر میں نے

سنا ہے کہ اس کے پڑوسی اسے پسند نہیں کرتے ۔ اور پسند بھی کیسے کریں، جبکہ انگلستان کے دیہاتی، زندہ دلی اور چہل پہل کو بری نظروں سے دیکھتے ہوں اور یہی وجہ ہے کہ اسکے یہاں نہ رہنے سے مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی ۔ اس کے اس لمبی ناک والے بھائی میں بھی اتنی ہمت نہیں کہ اسے یہاں رہنے پر راضی کر سکے ۔ اور پھر ۔"

"باتیں نہ بناؤ ٹیلی" اس کے شوہر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا ۔

"اوہو!" پائیرو چیخا ۔ "تو ہوا اس سمت چل رہی ہے! تو کیا مسٹر واز سچ مچ ہماری ننھی نک سے محبت کرتا ہے؟"

"وہ تو اس کے لئے پاگل ہو رہا ہے، مگر یہ اس کی ہونے والی نہیں ۔ ایک غریب دیہاتی وکیل اسے کیا خوش رکھ سکے گا ۔ میری تو خواہش یہ ہے کہ وہ اس جہازی ۔۔ کیا نام ہے اس کا؟ ۔۔ چیلنجر ۔۔ ہاں چیلنجر ۔۔ سے شادی کرلے ۔ اچھی سے اچھی شادی اس سے بہتر نہیں ہو سکتی ۔ یہ درست ہے کہ وہ اس سے عمر میں بڑا ہے، مگر اس سے کیا؟ اسے زندگی میں سہارا تو مل جائیگا ۔ ابھی تو یہ حال ہے کہ کبھی تنہا اور کبھی اس طرفہ صورت مسز رائس کے ہمراہ ہوائی جہاز میں سارے یورپ کی خاک اڑاتی پھرتی ہے ۔ مسز رائس بہت نیک عورت ہے ۔ یہ میں جانتی ہوں ۔ مگر مجھے خدشہ نک کی طرف سے ہے ۔ کیونکہ ادھر چند دنوں سے اس میں نہ تو زندگی ہے اور نہ تازگی اس کی آنکھوں سے ایسا لگتا ہے جیسے اس نے بھوت دیکھا ہے اور یہ قابل اطمینان بات نہیں ۔ کسی اور کی اس سے دلجمعی ہو تو ہو میرا اطمینان نہیں ہو سکتا ۔ اور میرے پاس اس کے کافی وجوہات موجود ہیں کیوں برٹ؟"

مسٹر کرافٹ اپنی کرسی سے اچانک کھڑا ہو گیا ۔

"تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ٹیلی" وہ بول پڑا ۔ "مسٹر پائیرو آپ اسٹریلیا کی تصویریں دیکھئے گا؟"

اس کے بعد کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا ۔ دس منٹ کے بعد ہم لوگ واپس آگئے

"بڑے اچھے لوگ ہیں۔" میں نے کہا۔ "ان کی سادگی اور شرم آسٹریلیا کے باشندوں کی بالکل ہی جیسی ہے۔"

"تمہیں یہ لوگ پسند آئے؟" پائیرو نے پوچھا۔

"تمہیں نہیں؟"

"وہ لوگ حد سے زیادہ خوش مزاج اور ملنسار تھے۔"

"ہاں تھے، تو کیا ہوا؟"

"انہوں نے اپنی نمائندگی کی ڈور کو بہت ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔"

پائیرو نے سوچتے ہوئے کہا۔ "ان کا وہ 'کو ہو، کہہ کر پکارنا اور پھر زور دے کر ٹوٹو دکھانا کیا ظاہر نہیں کرتا کہ وہ اپنے کردار کی ادائیگی میں بے جا طوالت سے کام لے رہے تھے؟"

"کیا شکی طبیعت تم نے پائی ہے!"

"تم ٹھیک کہتے ہو پیارے میں سب کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھے ایک نامعلوم خوف کھائے جا رہا ہے۔"

باب ۶

مسٹر وازسے ملاقات

یہ قسمت کی ستم ظریفی ہے کہ مجھے یعنی ہیسٹنگز کو جو سائے کی طرح ہر وقت پائیرو کے ساتھ لگا رہتا ہے صبح اس کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنے کا شرف حاصل نہیں کیونکہ مجھے انگریزوں کا روائتی ناشتہ مرغوب ہے اور پائیرو کی صبح کے وقت گوشت اور انڈے کی بو پر جان جاتی ہے ؎ خیال اپنا اپنا، پسند اپنی اپنی

یہی وجہ ہے کہ ہم ہمیشہ تنہا اپنے کمرے میں ناشتہ کرتے ہیں۔ حسب عادت میں جب اپنا ناشتہ ختم کرکے پائیرو کے کمرے میں پہنچا تو پائیرو رول اور کافی ختم کرکے پلنگ پر بیٹھا تھا اور اس کا جسم ایک بہترین شب خوابی کے لباس میں چھپا ہوا تھا۔

"صبح بخیر ہیسٹنگز! اچھا ہوا تم آگئے، میں تو تمہیں بلانے ہی والا تھا۔ میں نے ایک خط لکھ رکھا ہے، ذرا تم اسے مس نک کو پہنچا دو۔"

میں خط لینے کے لئے آگے بڑھا۔ پائیرو کی نظریں مجھ سے ملیں اور بے اختیار اس کے آہ نکل گئی۔

"اگر تم بیچ سے مانگ نکالتے تو میں سچ کہتا ہوں تمہارے حسن کو چار چاند لگ جاتے اور تمہاری یہ چھوٹی چھوٹی مونچھیں، خدا کے لئے انہیں بڑھاؤ۔ اگر ان کا اتنا ہی شوق ہے تو میری طرح مونچھیں رکھو۔ بڑی، گھنی، حسین۔"

بڑی بڑی مونچھوں کے روح فرسا خیال سے پیدا ہونے والی بیزاری کو اپنے دل میں دباتے ہوئے میں نے پائیرو سے خط لیا۔ اور کمرے سے نکل گیا۔

میں خط بھجوا کر واپس آیا ہی تھا کہ مس نک کے آنے کی خبر ملی۔ پائیرو نے اسے

کمرے میں بلوا بھیجا۔ وہ اپنی خوش طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اندر آئی۔ مگر میں نے دیکھا اسکی آنکھوں کے سیاہ حلقے گہرے اور زیادہ واضح ہو گئے تھے۔ اس کی ننھی ننھی انگلیوں کے درمیان ایک نیلی گرام دبا ہوا تھا۔ جسے اس نے پائیرو کے حوالے کر دیا۔

"میرا خیال ہے" وہ بولی "اس سے آپ خوش ہو جائیں گے۔"

پائیرو نے بلند آواز سے اسے پڑھا۔

"آج ساڑھے پانچ بجے پہنچ رہی ہوں"

میگی"

"میری محافظ اور ہم مشرب!" نک بولی "آپ مسٹر پائیرو غلط دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ میگی کے سر میں بھیجا نہیں بھوسا بھرا ہوا ہے۔ خدا نے اسے نیکی اور نیچی مذاق نہ سمجھنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انجانے قاتل کو پکڑنا اس کے بس کا روگ نہیں۔ اس کام کو مسز رائیس اس سے دس گنا بہتر طور پر انجام دے سکتی ہے۔ اور جم لازرس تو ان دونوں سے زیادہ موضوع اور کامیاب رہے گا۔"

"اور کمانڈر چیلنجر؟"

"او جارج! وہ تو ایسا آدمی ہے کہ جب تک کوئی چیز اس کی لمبی ناک کے نیچے نہ آجائے وہ اسے دیکھ ہی نہیں سکتا۔ مگر اس نے جب دیکھ لیا تو پھر خدا بھلا کرے ہمارا بیٹے میں جارج ہمیشہ پیش پیش رہتا ہے۔"

اس نے ٹوپی اتار کر رکھ دی

"میں نے اپنی نوکرانی سے کہہ دیا ہے کہ آپ کے بھیجے ہوئے آدمی کو بلا روک ٹوک اندر جانے دے۔ کیا وہ میرے یہاں آواز ریکارڈ کرنے کی کوئی مشین نصب کریگا؟"

پائیرو نے نفی میں سر کو ہلایا۔

"نہیں، نہیں۔ اس کا کام سائنس کے کسی آلے کو نصب کرنا نہیں بلکہ ایک نہایت

بھی معمولی معاملے میں مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرنا ہے۔"

"اچھا،" نک بولی "یہ معاملہ تو ایک عجیب و دلچسپ تماشا بن گیا ہے۔"

"کیا واقعی، بانو؟" پائیرو نے نرمی سے پوچھا۔

وہ ایک منٹ تک ہماری طرف پیٹھ کئے کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی اور جب اس نے رخ پھیرا تو اس کے چہرے سے بے خوفی اور استقلال کے تمام نقوش زائل ہو چکے تھے۔ آنسو روکنے کی کوشش میں اس کے چہرے کا حسن مسخ ہو کر رہ گیا تھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ تماشا کیسا؟" وہ بولی "مجھے تو ڈر لگ رہا بہت ڈر لگ رہا ہے میں اپنے آپ کو نڈر سمجھتی تھی۔"

"اور بجا طور پر سمجھتی تھیں۔ پائیرو بولا "میں اور ہیسٹنگز نے اکثر آپ کی ہمت کی داد دی ہے۔"

"جی ہاں۔ جی ہاں" میں نے گرم جوشی سے کہا۔

"نہیں" نک نے سر ہلاتے ہوئے کہا "مجھ میں ہمت نہیں۔ یہ ۔ یہ انتظار مجھے کھائے جا رہا ہے۔ ہر گھڑی یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اب کیا ہو گا۔ کہاں ہو گا۔ پچھلی رات میں نے اپنے پلنگ کو کھینچ کر کمرے کے بیچ میں کر دیا۔ کھڑکیاں اور دروازے اندر سے بند کر دئے۔ ابھی یہاں آتے وقت میں باغ سے ہو کر آنے کی بجائے بیچ سڑک سے آئی ہوں۔ میرے قوی نے بالکل جواب دے دیا ہے یہی وہ تنکا ہے جس نے اونٹ کی کمر توڑ دی ہے۔"

"آپ کا مطلب؟"

بس نک کچھ دیر خاموش رہی۔

"جی میرا کوئی خاص مطلب نہیں۔ اخباری زبان میں اس فیشن کی زندگی نے ۔ جس میں شراب اور سگریٹ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں ۔ میری زندگی اجیرن کر دی ہے۔"

وہ ایک کرسی پر بیٹھی عالم پریشانی میں اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کو کبھی کھولتی اور کبھی بند کرتی تھی۔

"آپ نے میرے ساتھ راست بازی سے کام نہیں لیا محترمہ، کوئی بار۔ الجھن ضرور ہے جسے اب تک پردۂ راز میں رکھا ہے۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں۔ میں آپ سے سچ کہتی ہوں، میں نے کوئی چیز آپ سے پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔"

"نہیں کوئی بات ضرور ہے۔"

"میں آپ کو معمولی سے معمولی بات بتا چکی ہوں۔" اس کے لہجے میں صداقت بھی اور جوش تھا۔

"ان حادثوں کے متعلق، یقیناً۔"

"پھر؟"

"پر آپ نے اپنے دل کی بات اب تک نہیں بتائی۔"

اس نے سرگوشی میں کہا۔

"کیا کوئی اپنے دل کی بات زبان پر لا سکتا ہے؟"

"واہ" پائیرو نے فاتحانہ انداز میں کہا "پھر تو آپ نے اقبال کر لیا!"

مس نک کے سر کو ذرا سی جنبش ہوئی۔ پائیرو غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"شاید" پائیرو نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا "یہ راز آپکا نہیں؟"

مجھے ایسا لگا جیسے لمحہ بھر کیلئے اس کی آنکھیں پھڑکیں۔ اس کے بعد مس نک اپنی کرسی سے اچھل پڑی۔

"یقین کیجئے مسٹر پائیرو اس احمقانہ معاملے کے متعلق جو کچھ بھی مجھے معلوم تھا وہ میں نے بے کم و کاست آپ سے بیان کر دیا ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کسی کی پردہ داری

آخری کوٹھی کے اسرار

کررہی ہوں یا مجھے کسی پر شک ہے۔ شک و شبہ کی عدم موجودگی ہی میری پریشانی کا باعث نہیں میں بے وقوف نہیں مسٹر پائیرو، اگر وہ حادثات اتفاقی نہیں تو پھر ان کو رونما کرنے والا یقیناً میرے بالکل قریبی حلقے سے تعلق رکھتا ہے، اور مجھ سے بخوبی واقف ہے۔ اور یہ نہایت خوفناک بات ہے کیونکہ میں موجودہ حالات میں کسی پر انگلی اٹھانے کی مجاز نہیں ہے"

وہ کھڑکی کے قریب جاکر باہر دیکھنے لگی۔ پائیرو نے اشارے سے مجھے خاموش رہنے کیلئے کہا۔ اب جبکہ نک اپنی خود اعتمادی کھوچکی تھی، پائیرو مزید انکشاف کی آس لگائے بیٹھا تھا۔

نک نے جب دوبارہ بولنا شروع کیا تو اس کی آواز بدلی ہوئی اور لہجہ خوابناک تھا

"آپ شاید میری ایک دیرینہ خواہش سے واقف نہیں؟ مجھے "آخری کوٹھی" بے حد پسند ہے۔ میں یہاں ایک کھیل پیش کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس گھر کا ماحول انتہائی پراسرار ہے۔ عالم تصور میں میں نے اس مکان کے اندر ہر طرح کے ڈرامے کرکے دیکھے ہیں۔ اور اب ایسا لگ رہا ہے جیسے اس گھر کی چار دیواری کے اندر ایک ناٹک کھیلا جارہا ہے، مگر فرق صرف اتنا ہے اس بار وہ ڈرامہ میں پیش نہیں کررہی ہوں بلکہ میں اس ناٹک میں ایک اہم کردار ادا کررہی ہوں۔ اور ممکن ہے ڈرامہ کے آغاز میں مجھے موت سے دوچار ہونا پڑے"

اس کی آواز رندھ گئی۔

"ارے، رے، رے!" پائیرو کی آواز میں شوخی اور بشاشت تھی "یہ بھی اسکی نہیں ہوئی۔ یہ تو بدحواسی ہے"

وہ فوراً پیچھے مڑی اور غور سے پائیرو کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا فریڈی نے آپ سے میری بدحواسی کا ذکر کیا تھا؟ اس کا کہنا ہے کہ میں اکثر بدحواس ہوجاتی ہوں۔ مگر آپ اس کی تمام باتوں پر توجہ نہ کریں۔ کیونکہ بعض اوقات وہ

نشہ

اپنے آپ میں نہیں ہوتی ہے۔"

کچھ دیر خاموشی رہی، اس کے بعد پائیرو نے ایک بالکل غیر متعلق سوال پوچھا۔

"یہ بتائیے بانو کبھی کسی نے آخری کوٹھی کی کوئی قیمت لگائی؟"

"خریدنے کے لئے؟"

"جی ہاں۔"

"نہیں۔"

"اگر کسی نے اچھے دام دیئے، تو کیا آپ اسے فروخت کرنا منظور کریں گی؟"

نک کچھ دیر سوچتی رہی۔

"اس وقت تک نہیں جب تک کہ کوئی قیمت نہ لگائے کہ اس کا ٹھکرا دینا بیوقوفی کے مترادف ہو۔"

"ٹھیک بالکل ٹھیک۔"

"چونکہ یہ مکان مجھے پسند ہے اس لئے اس کے فروخت کرنے کا کوئی خیال ہی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا۔"

"سچ کہتی ہیں آپ۔ میں آپ کے احساسات سے بخوبی واقف ہوں۔"

نک آہستہ چلتے ہوئے دروازے کے قریب گئی۔

"آج رات ہمارے یہاں آتشبازی ہے۔ آپ ضرور آئیے گا، کھانا ٹھیک ۸ بجے چنا جائے گا اور آتشبازی ساڑھے نو بجے چھوڑی جائے گی۔ آپ باغ سے بآسانی اس کا نظارہ کرسکتے ہیں۔"

"میرے دل وجان صدقے!" پائیرو نے کہا۔

"آپ بھی مسٹر ہسٹنگز ضرور آئیے گا"

"شکریہ" میں نے کہا۔

"پژمردہ دلوں کو شگفتہ کرنے کے لئے بزم طرب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں" نکٹ بولی اور پھر ہنستے ہوئے باہر نکل گئی۔

"غریب بچی" پائیرو بولا

اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹوپی اٹھالی اور ہوشیاری سے گرد کے ایک ذرے کو صاف کیا

"کیا ہم لوگ باہر جارہے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میرے خدا! ہم لوگوں کو قانونی معاملہ طے کرنا ہے پیارے"

"ہاں میں سمجھا"

"تمہارا عظیم دماغ اس کا نااہل نہیں ہو سکتا ہسٹنگز۔"

مسٹر واز کا آفس شہر کی بارونق سڑک پر واقع تھا۔ ہم لوگ سیڑھی طے کر کے پہلی منزل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے، جہاں تین محرر بیٹھے لکھنے میں مشغول تھے۔ پائیرو نے مسٹر چارلس واز سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

ایک محرر نے ٹیلیفون پر چند الفاظ کہے، ظاہر ہے کہ اسے اثبات میں جواب ملا کیونکہ یہ کہتے ہوئے کہ مسٹر واز ہم لوگوں سے ابھی ملاقات کریں گے وہ ہمیں غلام گردش کے پار لے گیا اور ایک کمرے کے دروازے پر دستک دے کر ایک طرف ہٹ گیا، تاکہ ہم لوگ اندر جا سکیں۔

ایک بڑی سی میز کے پیچھے جس پر قانونی کاغذات بکھرے پڑے تھے مسٹر واز ہمارے استقبال کو کھڑے ہو گئے

وہ ایک لمبا تڑنگا زرد رو جوان تھا۔ جس کے خد و خال سے بے حسی ظاہر ہو رہی تھی اس کی دونوں کنپٹیوں کے پاس سے بال تیزی سے غائب ہو رہے تھے۔ اس نے عینک لگا رکھی تھی۔

پائیرو اس سے مقابلہ کے لئے بالکل تیار آیا تھا۔ خوش قسمتی سے اس کے پاس

ایک غیر دستخط شدہ معاہدہ تھا جس پر وہ مسٹر واآز سے چند قانونی نکات کی وضاحت چاہتا تھا۔ مسٹر وازنے ہوشیاری سے گفتگو کرتے ہوئے پائیرو کے تمام اندیشوں کو دور کر دیا۔

"میں آپ کا بے حد مشکور ہوں" پائیرو نے کہا۔ "آپ تو سمجھتے ہیں کہ غیر ملکی ہونے کی وجہ سے میرے لئے یہ قانونی اصطلاحیں سمجھنا بہت دشوار ہے۔"

یہی وہ موقع تھا جب کہ مسٹر وازنے پوچھا کہ کس نے ہمیں اس کے پاس بھیجا ہے۔

"مس نک بکلی نے" پائیرو نے فوراً جواب دیا "وہ آپ کی بہن ہیں نا؟ بڑی حسین ہیں۔ میں نے ان سے اپنی پریشانیوں کا ذکر کیا تو انہوں نے آپ سے مشورہ کرنے کو کہا۔ میں نے سینچر کو غالباً ساڑھے بارہ بجے آپ سے ملنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ آپ باہر گئے ہوئے ہیں۔"

"ہاں مجھے یاد آیا، اس دن میں سویرے ہی باہر چلا گیا تھا۔"

"آپ کی بہن کو اس بڑے مکان میں تنہائی تو بری طرح کھٹکتی ہوگی؟ میں نے سنا ہے کہ وہ وہاں اکیلی رہتی ہیں۔"

"بالکل، بالکل۔"

"یہ بتائیے مسٹر واآز کیا اس مکان کے بازار میں آنے کی کوئی امید ہے؟"

"جی کوئی امید نہیں۔"

"آپ سمجھ رہے ہیں میں مذاق کر رہا ہوں۔ مجھے خود ایک ایسے ہی مکان کی تلاش ہے۔ سینٹ لو کی آب وہوا نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ مکان مرمت طلب ہے، مگر مجھے معلوم ہوا کہ مکان کی دیکھ بھال کے لئے پیسے نہیں۔ ایسی حالت میں کیا یہ ممکن نہیں کہ مس نک اچھی پیشکش پر غور کریں؟"

"اس کا کوئی احتمال نہیں" چارلس وازنے پختہ یقین کے ساتھ سر کو ہلاتے ہوئے کہا "میری بہن اس گھر کی پجارن ہے۔ کوئی لالچ اسے مکان فروخت کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا۔"

"میں سمجھتا ہوں لیکن ــــ"

"یہ بالکل بحث سے باہر ہے۔ میں اپنی بہن کو جانتا ہوں۔ اسے اس مکان سے مجنونانہ محبت ہے۔"

چند سکنڈ کے بعد ہم لوگ دوبارہ سڑک پر تھے۔

"اچھا میرے دوست" پائیرو نے پوچھا "مسٹر چارلس واٹز نے تم پر کیسا اثر ڈالا؟"

"بالکل منفی" میں نے کہا۔

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ اس کی شخصیت دل دار نہیں۔ کیوں؟"

"ہاں۔ وہ کیسا آدمی ہے، جیسے دوسری ملاقات تک لوگ بھول چکے ہوتے ہیں۔ وہ اوسط درجے کا انسان ہے۔"

"اس کی صورت شکل یقیناً پر اثر نہیں، ہماری اس سے گفتگو کے دوران تم نے کوئی اختلاف محسوس کیا؟"

"ہاں" میں نے آہستہ سے کہا، "آخری کوٹھی کے بیچنے کے متعلق۔"

"ٹھیک۔ کیا آخری کوٹھی سے نک کے تعلق کو تم بھی "مجنونانہ محبت" قرار دیتے؟"

"اس کے الفاظ سخت تھے۔"

"ہاں۔ مگر مسٹر واٹز سخت الفاظ استعمال کرنے کا عادی نہیں۔ اس کا طبعی انداز تو مبالغہ آرائی کا نہیں ہونا چاہئے۔ مگر اس کے باوجود وہ کہتا ہے کہ مس نک کو اپنے آبا و اجداد کے مکان سے مجنونانہ محبت ہے۔"

"مگر آج صبح مس نک کی باتوں سے یہ خیال تو پیدا نہیں ہوا" میں نے کہا "اس کی باتیں تو نہایت سنجیدہ تھیں۔ یہ صحیح ہے کہ اسے اپنی کوٹھی سے محبت ہے۔ مگر ایسا کون ہو جسے اپنا گھر عزیز نہیں؟"

"پھر تو دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔" پائیرو نے سوچتے ہوئے کہا

"وارز کی طرف سے کسی کے دل میں دروغ گوئی کا شبہ پیدا نہیں ہو سکتا!"

"اس کی معصومیت درحقیقت ایک دولت ہے۔ تم نے ایک اور بات پہ دھیان دیا؟"

"وہ کیا؟"

"مسٹر وارز سنیچر کے دن ساڑھے بارہ بجے اپنے آفس میں نہیں تھے۔"

باب ۸

المیہ

اس شام آخری کوٹھی پہنچ کر سب سے پہلے المیہ نظر جس پر پڑی تھی وہ نسن نک تھی ۔ نسن نک ایک خوشنما جاپانی لباس، جس پر اژدہے بنے ہوئے تھے زیب تن کئے محو رقص تھی۔

"ارے! صرف آپ ہی لوگ ہیں۔؟"

"بانو! آپ نے مجھے مایوس کردیا۔!"

"اگر میری باتوں سے آپ کو تکلیف ہوئی ہو تو میں معافی کی خواستگار ہوں بات یہ ہے کہ مجھے اس وقت اپنے کپڑوں کا انتظار ہے۔ ظالموں نے آج دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر دیکھ لیجئے ابھی تک کپڑوں کا کوئی پتہ نہیں ۔"

"آج رات تو ناچ بھی ہے نا ؟"

"جی ہاں۔ آتشبازی ختم ہوتے ہی تمام لوگ ناچ میں جارہے ہیں۔ میرا مطلب ہے ہم بھی جائیں گے۔"

اس کی آواز اچانک دب گئی۔ مگر دوسرے ہی لمحہ وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ہمت نہ ہارو، یہ میرا نعرہ ہے۔ مصیبت کا خیال چھوڑ دو اور مصیبت تمہارے پاس نہیں پھٹکے گی۔ آج رات میرا استقلال مجھے واپس مل گیا ہے یہ رات میں ہنسی خوشی گزار دینا چاہتی ہوں۔"

زینے پر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ نک مڑ کر دیکھنے لگی۔

"ارے ہاں۔ یہ رہی لنگی۔ لنگی یہ ہیں وہ جاسوس جو مجھے نامعلوم قاتل سے

بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تم انہیں کمرہ نشست میں لے جاؤ اور ان ہی کی زبانی سارے حالات جان لو۔"

یکے بعد دیگرے ہم دونوں نے میگی بکلی سے مصافحہ کیا اور مس نک کے کہنے کے مطابق وہ ہمیں کمرہ نشست میں لے گئی۔ اس پرسکون اور خاموش طبیعت کا مجھ پر خوشگوار اثر ہوا اور پہلی ہی ملاقات میں میں اس کا معترف ہو گیا۔ اگرچہ اسے ہم جدید نقطہ نظر سے حسین نہیں کہہ سکتے پھر بھی اسے قبول صورت کہنے میں مبالغہ آرائی کو کوئی دخل نہیں۔ اسکا چہرہ جدید لوازمات آرائش حسن سے ناآشنا تھا۔ وہ ایک معمولی سیاہ لباس پہنے ہوئے تھی۔ اس کی آنکھوں کا رنگ نیلا اور آواز شیریں تھی۔

"نک مجھ سے عجیب و غریب قصے بیان کرتی رہی ہے" میگی بولی، "وہ یقیناً مبالغہ آرائی کر رہی تھی۔ آخر کون نک کو گزند پہونچانا چاہے گا؟ اسکا تو کوئی دشمن بھی نہیں" اس کے لہجے سے بے اعتباری صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ پائیر و کو مشکوک اور ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میگی بکلی کے قسم کی تمام لڑکیاں ہر غیر ملکی کو شک کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔

"تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں مس بکلی کہ یہی دراصل حقیقت ہے۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر اس کی بے اعتباری دور نہیں ہوئی۔

"آج رات تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ سر پر مرگ پیچ باندھے ہوئے ہے" اس نے لیٹے زنی کی "پتہ نہیں کیا بات ہے آج وہ اپنے آپ میں نہیں ہے۔"

لفظ "مرگ پیچ" نے میرے سارے جسم میں ایک کپکپی سی دوڑا دی۔ اور اس کے لہجے نے

بہادروں کا عمرانہ تہ کر کے پگڑی باندھ کر ایک سرا اسکا بلند اور کان اور گردن کی طرف نیچے اس طرح کی پگڑی کو مرگ پیچ اس لئے کہتے ہیں کہ اسکا باندھنے والا اپنے کو گرفتار موت جانتا

مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

"مس نجلی کیا آپ اسکاٹ لینڈ کی رہنے والی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میری والدہ وہاں کی تھیں" اس نے بتایا۔

اس نے پائیرو سے زیادہ مجھے پسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ میں نے سوچا کہ میرے الفاظ اس باتوں سے زیادہ پراثر ثابت ہوں گے۔

"آج آپ کی بہن غیر معمولی ہمت کا مظاہرہ کر رہی ہیں" میں نے کہا "اس نے حسب دستور میزبانی کے فرائض انجام دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے"

"اس کے سوا کوئی اور کیا کرے؟" میگی بولی "میرا مطلب یہ ہے کہ اپنی مصیبت سے تنگ آکر واویلا کرنا بھی تو صحیح نہیں۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کی پریشانی میں اور اضافہ کا احتمال ہوتا ہے" اس نے کچھ دیر کے لئے توقف کیا اور پھر نرم آواز میں جملہ پورا کر دیا۔

"مجھے نک سے بےحد محبت ہے۔ اس نے ہمیشہ میری بھلائی چاہی ہے"

ہم لوگ اور کچھ نہیں کہہ سکے کیونکہ اسی لمحے فریڈریکا رائیس کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ایک نیلا گون پہنے ہوئے عالم بالا کی ایک نہایت لطیف اور نازک ہستی نظر آ رہی تھی۔ جم لازرس اس کی تلاش میں گیا اور پھر نک بھی آ پہونچی۔ اس وقت ایک سیاہ فراک اس کے جسم پر تھا۔ اور ایک عجیب سا سرخ چینی شال دو مضبوط بازوؤں کی طرح اس کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے تھا۔

"ہیلو! شراب منگواؤں؟" نک نے دریافت کیا۔

ہم سب نے مل کر شراب پی۔

"تمہارا یہ شال تو بہت خوبصورت ہے نک" لازرس بولا "کیا یہ پرانا ہے؟"

"ہاں میرے چچا ٹموتھی سفر سے لائے تھے"

"میرا خیال ہے کہ اب اگر کوئی کوشش کرے تو اس کا جوڑا نہیں ملے گا؟"

"یہ گرم ہے" نک بولی "میں اسے اوڑھ کر آتشبازی دیکھوں گی۔ میرے خیال میں اسوقت یہ بڑا آرام دہ ثابت ہوگا۔ اس کے اوڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا رنگ شوخ ہے اور مجھے سیاہ رنگ پسند نہیں۔"

"ہاں" فریڈریکا بولی، "مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی تمہیں سیاہ لباس میں دیکھا ہو مگر آج تم سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہو؟"

"پتہ نہیں کیوں" اس نے گستاخانہ انداز میں جواب دیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ شدت کرب سے اس کے ہونٹ بھنچ گئے ہیں۔ "آخر انسان کوئی کام کیوں کرتا ہے؟"

ہم لوگ کھانا کھانے گئے۔ ایک اجنبی نوکر، جسے شاید صرف اسی موقعہ کے لئے رکھا گیا تھا، ظاہر ہوا۔ کھانا غیر معمولی اور شراب عمدہ تھی۔

"جارج ابھی تک نہیں آیا" نک بولی "گذشتہ شب اس کا یلی سے چلے جانا عقلمندی کی دلیل نہیں تھی۔ مگر مجھے امید ہے کہ اب وہ آتا ہی ہوگا۔ میگی کے ساتھ ناچنے کے لئے میں نے ایک آدمی کا انتخاب کیا ہے، اگرچہ وہ دلچسپ نہیں پھر بھی قابل قبول ضرور ہے۔"

ایک مدھم گھڑگھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

"خدا غارت کرے ان تیز رفتار کشتیوں کو!" لازرس بولا "میں تو ان سے تنگ آ چکا ہوں۔"

"یہ کشتیاں تو نہیں" نک بولی، "آبی ہوائی جہاز ہے۔"

"تم اپنا ہوائی جہاز کب لا رہی ہو نک؟"

"جب پیسہ ہوگا تب" نک ہنسنے لگی۔

"اور پھر تم اس لڑکی کی طرح..... کیا نام ہے اس کا..... ؟ آسٹریلیا چلی جاؤ گی"

"میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی۔"

"اوس کی یہی باتیں مجھے پسند ہیں" مسز رائس نے اپنی تھکی ہوئی آواز میں کہا "کیا

ہمت ہے!"

"میرے دل میں ہوا باز دل کی بڑی عزت ہے" لازرس بولا، "اگر سیٹون دنیا کے گرد پرواز کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو آج وہ ساری دنیا کا ہیرو بن گیا ہوتا۔ مگر افسوس! اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جنہیں کھونے کی تاب انگلستان نہیں لا سکتا۔"

"ممکن ہے،" نک بولی "وہ خیریت سے ہو۔"

"مشکل ہے۔ اس پاگل کے زندہ رہنے کا امکان ہزار میں صرف ایک ہے۔"

"لوگ اسے پاگل سیٹون کے نام سے یاد کرتے ہیں نا؟" مسز رائیس نے دریافت کیا۔ لازرس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"وہ ایک پاگل خاندان کا فرد ہے" لازرس بولا، "اس کا چچا سر میتھیو سیٹون، جس کا انتقال پچھلے ہفتہ ہوا، خبطا الحواس تھا۔"

"یہ وہی پاگل کروڑ پتی تو نہیں، جس نے پرندوں کی پناہ گاہ قائم کی تھی۔؟" مسز رائیس نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ جزیرے خریدا کرتا تھا۔ عورتوں سے اسے سخت نفرت تھی۔ میرا خیال ہے کہ کسی لڑکی نے اس کی محبت کا ضرور مذاق اڑایا تھا۔ اور اس نے دل بہلانے کے لئے تاریخ کا مطالعہ شروع کر دیا۔"

"تم یہ کیونکر کہہ سکتے ہو کہ سیٹون مر گیا ہے؟" نک بولی "مجھے تو نا امید ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔"

"تم تو اس سے بخوبی واقف تھیں۔ کیوں؟" لازرس بولا

"گذشتہ سال لی ٹوکوے میں میری اور فریڈی رائیس کی اس سے ملاقات ہوئی تھی وہ عجیب و غریب انسان تھا۔ کیوں فریڈی تمہارا کیا خیال ہے؟" نک بولی۔

"مجھ سے نہ پوچھو پیاری۔ وہ تمہارا مفتوح تھا میرا نہیں، وہ تو تمہیں ہوائی جہاز

میں بھی لے گیا تھا نا؟"

"ہاں ہمارے پرواز کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ اس وقت میں اسکار بورڈ میں تھی۔"

"کیپٹن ہسٹنگز آپ نے ہوائی جہاز چلایا ہے یا نہیں؟" میگی نے نرم لہجے میں مجھ سے دریافت کیا۔ مجھے اقبال کرنا پڑا کہ ہوائی جہاز سے میری واقفیت پیرس جانے اور آنے تک ہی ہے۔"

اچانک مس نِک کھڑی ہو گئی۔

"ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ میں دیکھتی ہوں کس کا فون ہے۔"

وہ چلی گئی۔ میں نے گھڑی دیکھی تو نو بج رہے تھے۔ پائرو اور لازرس آرٹ کے متعلق تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ میں نے میگی بکلی سے گفتگو کرنے کی کوشش کی مگر اپنی کوشش میں مجھے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ بہت کم گو لڑکی ثابت ہوئی۔ مگر اسنے نہایت خندہ پیشانی سے میرے سوالوں کا جواب دیا۔

فریڈریکا رائس ٹیبل پر کہنیاں ٹیکے خواب ناک خاموشی میں کھوئی بیٹھی تھی۔ اور اس کی سگریٹ کا دھواں اسکے حسین سر کے گرد حلقہ بنا رہا تھا۔ اس وقت وہ ایک پر فکر فرشتہ نظر آ رہی تھی

ٹھیک نو بج کر بیس منٹ پر مس نِک ظاہر ہوئی۔

"آپ سب باہر تشریف لے چلیئے! لوگ آ رہے ہیں۔"

ہم لوگ جب باہر آئے تو مس نِک لوگوں کے استقبال میں مصروف تھی۔ تقریباً ایک درجن غیر دلچسپ لوگ مدعو کیئے گئے تھے۔ نِک میزبان کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہی تھی۔ مہمانوں میں مسٹر چارلس واز بھی تھے۔

ہم لوگ باغ میں اس جگہ جمع ہو گئے جہاں سے سمندر اور بندرگاہ کے مناظر

صاف نظر آ رہے تھے بوڑھوں کے لئے باغ میں جا بجا کرسیاں پڑی ہوئی تھیں ہم لوگ سب کھڑے رہے۔ ایک آتشبازی آسمان کی طرف گئی تھی کہ ایک تیز پہچانی آواز سنائی دی۔ میں نے جو پلٹ کر دیکھا تو مسٹر کرافٹ کھڑے نک سے باتیں کر رہے تھے۔

"یہ تو بہت بری بات ہے" نک کہہ رہی تھی "کہ مسز کرافٹ یہاں نہیں آ سکتیں۔ ہمیں چاہئے تھا کہ انہیں کھاٹ پر ڈال کر یہاں لاتے۔"

"وہ بڑی بدنصیب واقع ہوئی ہے۔ اس کے باوجود شکایت کا ایک کلمہ بھی اسکی زبان پر نہیں آتا ہے۔ وہ فطرتاً بہت نیک دل ہے۔ واہ! واہ کس قدر خوبصورت ہے۔" مسٹر کرافٹ نے یہ اس وقت کہا جب فضا میں سونے کی بارش ہوتی نظر آئی۔

رات تاریک اور سرد تھی۔ نئے چاند کو ظاہر ہونے میں چند دن باقی تھے۔ بیگی بکلی جو میرے بغل میں کھڑی تھی کانپ رہی تھی۔

"میں اندر جا کر کوٹ لئے آتی ہوں۔"

"میں لئے آتا ہوں۔"

"نہیں آپ نہیں لا سکیں گے۔"

وہ مکان کے اندر جا رہی تھی کہ فریڈریکا رائس کی آواز سنائی دی

"بیگی میرا کوٹ بھی لیتی آنا۔"

"اس نے سنا نہیں" نک بولی "میں لئے آتی ہوں فریڈی مجھے بھی اپنا سمور کا کوٹ چاہئے۔ یہ شال زیادہ گرم نہیں اور پھر ہوا بھی کافی تیز اور سرد ہے۔"

سمندر کی سمت سے تیز ہوا آ رہی تھی۔

میں ایک سن رسیدہ عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی، باتوں میں لگ گیا۔

دھم! سبز ستارے۔ فضا میں بکھر گئے۔ ان کا رنگ پہلے نیلا پھر سرخ اور اسکے بعد چاندی کا سا ہو گیا۔

"واہ۔ واہ یہی سب کی زبان پہ ہے" اچانک پائیرو میرے قریب آکر بولا "مگر بعد کو یہ تعریفی کلمے کسی کے زبان پر نہیں رہیں گے۔ برادر! گھاس میں نمی ہے اور مجھے اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مجھے ضرور سردی لگ جائے گی۔"

"سردی؟ اور وہ بھی ایسی خوشگوار رات میں؟"

"خوشگوار رات! حسین رات! ابھی موسلا دھار بارش نہیں ہوئی ہے، اس لئے تم ایسا کہہ رہے ہو! یہاں ہمیشہ بارش نہ ہونے پر رات حسین اور خوشگوار ہوتی ہے مگر میری باتوں پر یقین کرو میرے دوست اگر ہمارے پاس ایک چھوٹا سا تھرماسیٹر ہوتا تو تم دیکھتے۔"

"خیر" میں نے کہا، "اس وقت مجھے کوٹ پہننے میں کوئی اعتراض نہیں۔"

"تم بہت ہوشیار ہو۔"

"میں تمہارا کوٹ بھی لئے آتا ہوں۔"

پائیرو نے بلی کی سی ہوشیاری سے پہلے دایاں اور پھر بایاں پیر اٹھایا۔

"مجھے زمین کی نمی سے ڈر لگ رہا ہے۔ تمہارے خیال میں کیا یہاں ایک جوڑا مل سکتا ہے؟"

میں نے بمشکل ہنسی ضبط کی۔ "نہیں" میں نے کہا "تمہیں معلوم ہے کہ اب اس کا رواج نہیں۔"

"پھر تو میں مکان کے اندر بیٹھ کر ڈرامے کا انتظار کرتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ روح کو غذا مہیا کرنے میں میں خود لقمہ اجل ہو جاؤں۔"

ہم لوگوں نے مکان کا رخ کیا۔ پائیرو اب تک بڑبڑا رہا تھا ہم لوگ کچھ ہی دور گئے تھے کہ دور سے تالیوں کی آواز سنائی دی۔

"ہم لوگ سب دل سے بچے ہیں۔" پائیرو نے پرخیال انداز میں کہا۔

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ہم لوگ مکان سے سو گز کے فاصلہ پر تھے کہ ٹھیک ہمارے سامنے کھلی ہوئی قد آدم فرانسیسی کھڑکیوں کے نیچے کوئی گرا جس کا جسم سرخ چینی شال میں لپٹا ہوا تھا ــــ

"میرے خدا!" پائیروٹ منمنایا "میرے خدا!"

باب ۸

خونی شال

میرا اندازہ ہے کہ وہاں ہمیں خوف و پریشانی کے عالم میں کھڑے ہوئے چالیس سکنڈ سے زیادہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ مگر اس وقت یہ حقیر وقفہ بھی گھنٹوں سے زیادہ طویل محسوس ہو رہا تھا۔ پائیرو میری گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھا اس وقت وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے نشے میں ہو۔

"آخرکار یہ ہو کر ہی رہا۔" وہ بڑبڑایا۔ اس کے لہجے میں غم اور غصہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا "میرا احتیاط کے باوجود یہ ہو کر رہا۔ اف! میں نے کیوں نہیں اس کی حفاظت کا بہتر انتظام کیا۔ آخر مجھے تو اس کے ہونے کا احتمال ہونا چاہیے تھا اور ایک ثانیہ کے لئے بھی مجھے اس کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔"

"تم اپنے آپ کو ملزم نہ ٹھہراؤ۔" میں نے کہا۔

پائیرو غم و اندوہ سے صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

جب وہ لاش کا معائنہ کرنے کے لئے جھکا تو مجھے دوسرا اچنبھا پیش آیا۔ کیونکہ اس وقت بالکل صاف اور واضح مس نک بجلی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ خود کھڑکی پر آ کر کھڑی ہو گئی

"معاف کرنا میگی مجھے دیر ہو گئی۔" وہ بولی "لیکن —"

اس کی زبان گنگ ہو گئی۔ اس کی نظریں لاش پر گڑی ہوئی تھیں۔ پائیرو نے چیخ مار کر لاش کو سیدھا کر دیا۔

ہمارے سامنے خون میں لت پت میگی بجلی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔!

نک دوڑ کر ہمارے پاس آ گئی۔

"میگی — اف! اگر — مگر یہ نہیں ہو سکتا —"

پائیرو معائنہ ختم کرنے کے بعد آہستہ سے کھڑا ہو گیا۔

"کیا — کیا یہ —" اس کے آگے وہ کچھ کہہ نہ سکی۔

"جی یہ مر چکی —"

"مگر کیوں؟ اس کی موت سے کسی کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"

پائیرو کا جواب فوری اور سخت تھا۔

"قاتل اسے نہیں آپ کو مارنا چاہتا تھا۔ بائی! اگر آپ کی اس شال سے وہ دھوکا کھا گیا —"

نک کی زبان سے چیخ نکل گئی

"میں کیوں نہ مر گئی؟" وہ بسورتے ہوئے بولی "اچھا ہوتا جو مجھے موت آجاتی۔ میں اب جینا نہیں چاہتی۔ مجھے بخوشی موت منظور ہے۔"

اس کے قدم لڑکھڑانے لگے میں نے فوراً اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اسے سہارا دیا۔

"ہیسٹنگز، انہیں مکان کے اندر لے جاؤ" پائیرو نے کہا اور پھر پولیس کو ٹیلیفون کر دیا۔

"پولیس کو؟"

"کیوں نہیں؟ کہنا کہ یہاں کسی کو گولی لگ گئی ہے۔ اس کے بعد مس نک کے ساتھ رہنا اور دیکھو کسی حال میں بھی اسے تنہا نہ چھوڑنا۔"

میں نک کو سہارا دے کر کمرے میں لے گیا اور اسے ایک صوفے پر لٹا دیا اور پھر جلدی سے ٹیلیفون کی تلاش میں ہال میں گیا۔

ہال میں پہنچتے ہی میں ڈر گیا۔ کیونکہ [illegible] اچانک میری مڈبھیڑ ایلن سے ہو گئی۔ وہ

وہاں تنہا کھڑی تھی۔ اور اس کے معصوم چہرے کا انداز نرالا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اور وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی مجھے دیکھتے ہی اس نے سوال کیا۔

"کیا۔ کیا یہاں کچھ ہو گیا ہے؟"

"ہاں" میں نے سختی سے جواب دیا۔ "ٹیلی فون کہاں ہے؟"

"کوئی تشویشناک بات تو نہیں؟"

"ایک حادثہ ہو گیا ہے" میں نے ٹالتے ہوئے کہا "جس میں کوئی زخمی ہو گیا ہے مجھے فون کرنا ہے۔"

"کون زخمی ہوا ہے؟" اس کے چہرے سے اشتیاق ظاہر ہو رہا تھا۔

"مس بجلی۔ بیگی بجلی۔"

"مس بیگی! مس بیگی؟ آپ کو یقین ہے؟ میرا مطلب ہے کہ آپ کو ٹھیک معلوم ہے کہ مس بیگی ہی کو زخم آئے ہیں۔؟"

"ہاں مجھے ٹھیک معلوم ہے۔" میں نے کہا "مگر تمہارا مطلب؟"

"او، کچھ نہیں۔ یونہی میں نے سوچا کہ شاید مسز رائیس کو ہی چوٹ آئی ہو۔"

"دیکھو جی۔ تم یہ بتاؤ کہ فون کہاں ہے؟"

"یہ یہاں اس چھوٹے کمرے میں ہے" اس نے دروازہ کھول کر فون مجھے دکھایا "شکریہ" میں نے کہا، اور جب وہ جانے پر آمادہ نظر نہ آئی تو مجھے کہنا پڑا کہ "اب آپ کی ضرورت نہیں۔"

"اگر آپ ڈاکٹر گراہم کو بلانا چاہتے ہیں۔"

"بس، بس، اب آپ جائیے۔"

بادل نخواستہ وہ اٹھی اور تب قدرے جانے میں دیر کر لگی تھی: اس نے کی۔ میرا قیاس

کہتا ہے کہ وہ یقیناً دروازہ کے باہر کھڑی سن رہی ہو گی۔ مگر میں کر بھی کیا سکتا تھا۔ آخر دیر سویر اسے تمام حالات معلوم ہو ہی جائیں گے۔

میں نے پولیس چوکی فون کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔ پھر میں نے ڈاکٹر گراہم جس کا ذکر ایلن نے کیا تھا، فون کیا۔ اس کا نمبر مجھے کتاب میں مل گیا۔ نک کو طبی امداد کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر نے فوراً آنے کا وعدہ کیا۔ میں نے فون رکھ دیا اور دوبارہ ہال میں آگیا۔

اگر ایلن دروازے کے باہر کھڑی میری باتیں سن بھی رہی تھی، تو اب اس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ میں کمرہ نشست میں پہونچا تو نک بیٹھنے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔

"آپ کی رائے میں۔ میرے لئے برانڈی کیسی رہے گی؟"

"بہت مفید۔"

میں جلدی سے کمرہ طعام میں گیا اور برانڈی لے کر واپس لوٹا۔ شراب کے چند گھونٹ نے اس کے جسم میں نئی زندگی پھونک دی۔ اس کے چہرے پر دوبارہ سرخی دوڑ گئی میں نے اس کے تکئے کو ٹھیک کر کے اسے لٹا دیا۔

"یہ تمام واقعات کس قدر ہولناک ہیں" اس کا جسم کانپ اٹھا۔

"مجھے معلوم ہے، عزیز لڑکی"

"نہیں آپ بالکل نہیں جانتے، آپ جان ہی نہیں سکتے۔ یہ سب کس قدر فضول ہے کاش میں کی جگہ میں ہوتی تو اب تک تمام معاملہ ہی صاف ہو جاتا"

"بہکی بہکی باتیں نہ کرو"

اس نے سر ہلایا۔

"آپ نہیں جانتے! آپ کو پتہ نہیں!"

پھر اچانک وہ رونے لگی۔ اور میرے خیال میں یہ اس کے لئے بے حد ضروری اور

سفید تھا۔ میں نے اس کے آنسو روکنے کی کوشش نہیں کی۔

جب نک کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو میں کھڑکی پر گیا۔ اور باہر نظر دوڑائی چند منٹ قبل مجھے کچھ لوگوں کے گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی تھی۔ یہ لوگ اب تک کھڑے باتوں میں مشغول تھے اور پائیرو داروغہ جہنم کی طرح ان لوگوں کو دور رکھنے کی کوشش کر رہا تھا میں کھڑا تھا کہ میری نظر دو وردی پوش لوگوں پر پڑی، جو لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے چلے آرہے تھے۔ پولیس آگئی۔

میں خاموشی سے صوفے کے پاس بیٹھ گیا۔ نک نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرے کو اٹھایا "کیا میرے لئے کچھ کرنا مناسب نہیں؟"

"نہیں، آپ تمام باتوں کو پائیرو پر چھوڑ دیجئے۔

نک ایک منٹ خاموش رہی۔ اس کے بعد بولی "غریب میگی جس نے زندگی میں کسی کا بھی نقصان نہیں کیا اس کا یہ انجام ہونا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔"

میں نے حسرت سے سر ہلایا۔ کوئی بھی مستقبل کا حال نہیں جانتا۔ جب پائیرو نے زور دیا کہ نک اپنی کسی سہیلی کو اپنے پاس بلائے تو اس وقت وہ کیا جانتا تھا کہ وہ کسی کی موت کے پروانے پر دستخط کر رہا ہے۔

ہم لوگ خاموش بیٹھے رہے۔ میرا دل باہر کے حالات جاننے کے لئے بے چین تھا مگر میں پائیرو کی ہدایت کے مطابق اپنے مقام پر جما رہا۔

بڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور پائیرو ایک پولیس انسپکٹر کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوا ان کے شامل ڈاکٹر گراہم بھی تھے۔ وہ فوراً نک کے پاس گئے۔

"اب آپ کیسی ہیں مس بکلی؟ اس صدمے کا اثر یقیناً زبردست ہوا ہوگا۔ اس کی انگلیاں مس نک کے نبض پر تھیں۔

"حالت بری نہیں۔"

وہ مجھ سے مخاطب ہوا۔

"انہیں کچھ دیا گیا تھا۔؟"

"صرف برانڈی۔"

"میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

"میرے سوالوں کا جواب دے سکتی ہیں؟"

"کیوں نہیں۔؟"

انسپکٹر نے گلا صاف کیا۔ اور آگے بڑھا۔ نک نے مسکراتے ہوئے اسکا خیر مقدم کیا

"اس بار بات صرف آمد و رفت روک دینے تک ہی محدود نہیں" وہ بولی

وہ دونوں ایک دوسرے سے نا آشنا نہیں تھے۔

"یہ معاملہ نہایت ہی سنگین ہے مس بکلی" انسپکٹر بولا۔ "مجھے اس کا بے حد رنج ہے مسٹر ہائیر و جن کے نام سے میں بخوبی واقف ہوں اور جو کہ حسن اتفاق سے اس وقت یہاں موجود ہیں، ان کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجسٹک ہوٹل کے باغ میں کسی نے آپ پر گولی چلائی تھی"

"پہلے تو میں نے مدھ مکھی سمجھا تھا" وہ بولی "مگر میرا اندازہ غلط ثابت ہوا"

"اور اس کے قبل آپ کو چند ناخوشگوار حادثوں سے دوچار ہونا پڑا تھا۔؟"

"جی ہاں"

اس نے انسپکٹر کو ہر حادثے کے متعلق حالات سنائے۔

"خیر۔ اب آپ یہ بتائیے کہ آپ کی بہن آپ کی شال کیسے اوڑھے ہوئے تھیں؟"

"ہم لوگ کوٹ لینے کے لئے آئے تھے کیونکہ باہر کافی سردی تھی۔ میں نے اپنی شال اتار کر یہاں صوفے پر رکھ دیا۔ اور پھر اوپر جا کر یہ کوٹ پہن لیا۔ پھر میں مسز رائس کیلئے

اس کے کمرے سے جا کر وہ دو شالہ جو کھڑکی کے پاس گرا ہوا تھا لے آئی۔ اس وقت لیگی نے پکار کر کہا کہ اسے اس کا کوٹ نہیں مل رہا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ نچلی منزل میں ہوگا وہ نیچے گئی مگر کوٹ وہاں بھی نہیں تھا۔ میں نے کہا ضرور تمہارا کوٹ گاڑی میں رہ گیا ہے۔ خیر میں اپنی کوئی چیز لئے آتی ہوں۔ مگر اس نے مجھے منع کر دیا بولی کہ میں تمہاری شال اوڑھے لیتی ہوں۔ میرے لئے یہ کافی رہے گا۔ پھر جب میں نیچے آئی تو ــــ" وہ اس کے آگے کچھ کہہ نہ سکی۔

"خیر، اب آپ زیادہ پریشان نہ ہوں، جو ہونا تھا سو ہو کر رہا۔ اب آپ یہ بتلائیے کہ آپ نے ایک گولی چلنے کی آواز سنی تھی یا دو؟"

"صرف مجھے آتشبازی چھوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔"

"آپ نے درست فرمایا۔" انسپکٹر بولا۔ "میرے خیال میں یہ پوچھنا کہ آپ پر حملہ کون کر رہا ہے بالکل بے سود ہے۔"

"مجھے تو رتی برابر بھی کسی پر کوئی شبہ نہیں۔"

"اور آپ سے اس کی امید رکھنی بھی بالکل مہمل بات ہے۔" انسپکٹر بولا۔

"مجھے ان تمام باتوں کے پیچھے کسی پاگل خونی کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے، خیر، مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے مس نک۔"

ڈاکٹر گراہم آگے بڑھے۔

"میری رائے میں آپ کا یہاں ٹھہرنا قرین مصلحت نہیں۔ میں ابھی مسٹر پائیرو سے اس معاملہ پر تبادلہ خیال کر رہا تھا ان کی رائے ہے کہ آپ کو کسی محفوظ مقام پر رکھا جائے یہاں ایک نرسنگ ہوم ہے جو ہمارے مطلب کے لئے خوب ہے آپ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کا علاج صرف مکمل آرام ہے۔

مس نک کی نظریں پائیرو پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا صدمہ ہی کی وجہ سے آپ مجھے نرسنگ ہوم میں رکھنا چاہتے ہیں؟"

وہ آگے بڑھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ خود کو بالکل محفوظ سمجھیں۔ آپ کے ساتھ ایک نرس ہوگی۔ تجربہ کار اور قوت فکر و تخیل سے عاری۔ وہ تمام رات آپ کے پاس رہے گی۔ جب آپکی نیند ٹوٹے گی اور آپ روئیں گی تو آپ کو دلاسہ دینے اور غم غلط کرنے کے لئے آپ کے قریب ہوگی۔ سمجھ گئیں آپ؟"

"جی ہاں" یونک بولی "میں سمجھ گئی مگر آپ نہیں سمجھے! اب مجھے کسی کا خوف نہیں۔ اگر کوئی مجھے مارنا چاہتا ہے، تو مارے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں"

"بکش!" میں نے کہا "آپ بہت تھک گئی ہیں"

"آپ نہیں جانتے۔ کوئی بھی نہیں جانتا!"

"میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر پائیرو کی تدبیر بہت عمدہ ہے" ڈاکٹر نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا "میں آپ کو اپنی گاڑی پر لے جاؤں گا۔ وہاں آپ کو کوئی دوا دی جائیگی تاکہ آپ رات آرام سے بسر کرسکیں۔ اب آپ کہئے کیا خیال ہے؟"

"جو بھی آپ بہتر سمجھتے ہیں کیجئے۔ مجھے آپ کی رائے سے اختلاف نہیں"

پائیرو نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھ دیا۔

"میں بخوبی جانتا ہوں بانو کہ اس وقت آپ میرے متعلق کیا سوچ رہی ہیں۔ اس وقت میری حالت ایک مار کھائے ہوئے کتے کی سی ہے۔ میں شرم سے آنکھیں چار نہیں کرسکتا۔ میں نے آپ کی حفاظت کا فرض اپنے ذمے لیا تھا۔ مگر مجھے اس میں بری طرح ناکامی ہوئی ہے۔ باور کیجئے بانو اس ناکامی کی وجہ سے میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے اگر میری دلی کیفیت آپ پر آشکار ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ آپ درگذر کردیں گی۔"

"آپ خود کو مورد الزام تصور نہ کیجئے مجھے یقین ہے کہ آپ نے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ دوسرا، کوئی نہ تو اس حادثے کو روک سکتا تھا اور نہ جو کچھ کہ آپ نے کیا اس سے بہتر

اور کوئی مؤثر طریقہ اختیار کر سکتا تھا۔ خدا کے لئے جی نہ چھوٹا کیجیے۔

"آپ بے حد فراخ دل ہیں بانو۔"

"نہیں، میں ——"

اچانک دروازہ کھلا اور جارج چیلنجر دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"آخر یہ سب کیا ہے؟" چیلنجر چیخا "میں ابھی ابھی یہاں آیا تو دروازے پر پولیس کو کھڑا پایا اور یہ افواہ گرم ہے کہ نک کا قتل ہو گیا ہے۔ یہ اشارہ کس کی طرف ہے؟ خدا کے لئے مجھے کوئی بتائے معاملہ کیا ہے۔ کہیں —— کہیں نک —— ؟"

اس کے لہجے کی دل سوزی کانوں پر بڑی گراں گزر رہی تھی۔ اچانک مجھ پر یہ حقیقت واضح ہو گئی پائیرو اور ڈاکٹر گراہم سامنے کھڑے ہو کر نک کو اس کی نگاہوں سے چھپائے ہوئے ہیں اس سے پہلے کہ کوئی اس کے سوالوں کا جواب دیتا اس نے دوبارہ سوال کیا۔

"کوئی مجھے بتائے —— مگر یہ حقیقت نہیں ہو سکتا —— نک مری تو نہیں؟"

"نہیں میرے دوست" پائیرو نے نرمی سے کہا، "وہ زندہ ہے"

پائیرو ایک طرف کو ہٹ گیا تاکہ چیلنجر مس نک کو دیکھ سکے۔ وہ مدہوشی کے عالم میں لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھا۔

"نک —— نک"

اچانک وہ گھٹنوں کے بل، نک کے صوفے کے پاس، اپنے چہرے کو ہاتھوں میں ڈھانپ کر سسکیاں بھرتے ہوئے بولا۔

"نک —— میری عزیز —— میں سمجھا تھا کہ تم مر چکی ہو"

نک نے بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "میں ٹھیک ہوں جارج۔ دیکھو بیوقوف نہ بنو۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں"

اس نے اپنے سر کو اٹھایا اور ادھر ادھر وحشتناک نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"کوئی اور مرا ہے ؟"

"ہاں" بیک نے جواب دیا "میگی غریب میگی ۔ اف ! ۔۔"

اس پر ایک تشنجی کیفیت طاری ہو گئی ۔ پا ئیر اور ڈاکٹر نے سہارا دیکر اسے کھڑا کیا اور پھر دونوں طرف سے پکڑ کر یہ لوگ اسے کمرے سے باہر لے گئے ۔

"جس قدر جلد آپ کو پلنگ پر ڈال دیا جائے اسی قدر بہتر ہے" ڈاکٹر بولا "میں اسی وقت آپ کو اپنی گاڑی پر لے جاؤں گا ۔ میں نے مسز رائس سے کہہ دیا ہے کہ ضرورت کی تمام چیزیں ایک بکس میں بند کر دیں "

وہ لوگ دروازے کی راہ سے غائب ہو گئے چیلنجر نے میرا بازو پکڑ لیا ۔

"کیوں کیا بات ہے ؟ یہ لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہیں ؟"

میں نے اسے سمجھا دیا ۔

"چلئے کچھ پیا جائے ۔ آپ کی حالت غیر ہو رہی ہے "

"مجھے اعتراض نہیں ۔" میں نے کہا

ہم لوگ کمرہ طعام میں پہنچے ۔

"میں تو سمجھا کہ نک مر گئی ہے " اس نے سوڈا ملی ہوئی وہسکی حلق سے اتارتے ہوئے کہا

کمانڈر جارج چیلنجر کا جذبہ دل مجھ سے پوشیدہ نہیں رہا ۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ معصوم اور صاف دل عاشق آج تک اس دنیا میں نہیں ہوا ہوگا ۔

باب ۹

الف سے خ تک

دوسری شب میں شاید ہی فراموش کر سکوں گا!

بائیرو خود ملامتی کا ایسا زبردست شکار ہو رہا تھا کہ مجھ سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتا جاتا تھا، اور اپنے کو کوس رہا تھا۔ وہ میری ذات سے بے گانہ اور میری باتوں سے بے خبر عالم بے خودی میں غرق تھا۔

"مجھے میری خود ستائی کی سزا مل گئی! میں اپنے آپ کو سب پر افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا آج ایک ہارے ہوئے جواری سے زیادہ کچھ نہیں۔"

"نہیں۔ نہیں" بے اختیار میری زبان سے نکل گیا۔

"یہ قتل کس کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے؟ کون اس طرح کی بے نظیر دلیری دکھلا سکتا ہے؟ میرا خیال تھا کہ میں نے قتل کا تدارک کر دیا ہے۔ میں نے قاتل تک کو خبردار کر دیا تھا۔"

"قاتل کو خبردار؟"

"میرے خدا، تم نہیں سمجھے؟ میں اس کی توجہ اپنی طرف نہیں دلا چکا تھا؟ میں نے اپنے شکوک کا اظہار سب پر کر دیا تھا۔"

میں نے سوچا کہ اس طرح میں نے قتل کو پر خطر بنا دیا ہے۔ میں نے مس نک کے گرد ایک حد فاصل کھڑی کر دی ہے۔ مگر قاتل صاف بچ کر نکل گیا۔! دلیری کے ساتھ وہ میری آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گیا! ہر رکاوٹ، ہر بندش اور تمام لوگوں کی موجودگی کے باوجود وہ اپنا کام کر گیا۔"

"مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔" میں نے یاد دلایا۔"

"وہ تو محض اتفاق تھا! میرے نقطہ نظر سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔ ایک انسانی جان ضائع ہوئی ہے ہیسٹنگز۔ میرے لئے کون اور کس کی کا سوال غیر ضروری ہے"

"ٹھیک ہے" میں نے کہا "میرا مطلب یہ نہیں تھا۔"

"اگرچہ تمہارا کہنا صحیح ہے مگر اس سے معاملہ اور خراب ہو جاتا ہے، دس گنا زیادہ خراب۔ کیونکہ قاتل اب تک اپنی منزل سے اتنا ہی دور ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ سمجھے میرے دوست؟ حالت اب بدل چکی ہے۔ معاملہ نے سنگین صورت اختیار کر لی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک نہیں دو جانوں کی قربانی دینا ہوگی۔

تمہاری موجودگی میں یہ ممکن نہیں۔" میں نے پر یقین لہجے میں کہا

"تمہیں اب تک مجھ پر بھروسہ ہے؟ اب تک اس بڈھے پر اعتماد ہے؟ تم نے مجھ میں نئی روح پھونک دی ہے اب ہر کولی پائیرو شکست نہیں کھائے گا۔ اب اور کسی کی جان ضائع نہیں ہوگی۔ میں اپنی غلطی کو درست کرونگا۔ کیونکہ یقیناً مجھ سے غلطی ہوئی ہے!

میرے خیالوں کی ترتیب میں ضرور کسی جگہ کوئی نقص ہے۔ میں بالکل نئے سرے سے کام شروع کرونگا۔ ہاں پھر سے۔ اور اس بار ــــ!"

"کیا واقعی نک بکلی کی جان خطرے میں ہے؟"

"میرے دوست، آخر میں نے اسے نرسنگ ہوم میں بھیجا کس لئے ہے؟"

"پھر وہ صدمہ ــــ"

"صدمہ! صدمے کا علاج تو گھر پر بھی ہو سکتا ہے۔ نرسنگ ہوم کوئی تفریح کی جگہ تو ہے نہیں۔ میں نے اسے صرف حفاظت کے خیال سے بھیجا ہے اور ڈاکٹر کے ذریعہ ایسا انتظام کیا ہے کہ بس نک کے عزیز ترین دوست بھی اس سے ملنے نہیں پائیں گے،

صرف میں اور تم ہی اس سے مل سکیں گے۔ ملاقاتیوں سے کہدیا جائے گا کہ ڈاکٹر کی اجازت نہیں ہے۔"

"ہاں" میں نے کہا "صرف ـــ"

"صرف کیا ہسٹنگز؟"

"یہ بہانہ غیر معینہ عرصے تک تو چل نہیں سکتا۔"

"تم صحیح کہتے ہو، مگر اس طرح ہمیں ذرا دم لینے کا موقع تو ملتا ہے۔ تم سمجھتے ہو نا کہ اب میری تفتیش کا عمل بدل گیا ہے۔"

"کس طرح؟"

"پہلے ہمارا کام مس نک کا تحفظ تھا۔ اب ہمارا کام آسان ہو گیا ہے۔ اب ہمارا کام صرف قاتل کی گرفتاری ہے۔"

"تم اسے آسان کہتے ہو؟"

"یقیناً یہ آسان ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے تم سے کہا تھا قاتل کا نام اس جرم سے وابستہ ہو چکا ہے۔ وہ اب کھلے بندوں میدان میں آگیا ہے۔"

"تمہاری رائے میں پولیس صحیح راستے پر نہیں ہے نا؟ پولیس کا خیال ہے کہ اس کام میں کسی پاگل خونی کا ہاتھ ہے۔"

"مجھے کامل یقین ہے کہ یہ حقیقت نہیں۔"

"تم سمجھتے ہو کہ ـــ"

میں خاموش ہو گیا مگر پائیرو نے میرا جملہ پورا کر دیا۔

"قاتل مس نک کے دائرہ احباب میں شامل ہے؟ ہاں میرے عزیز یہی میرا اندازہ ہے ـــ"

"مگر گذشتہ رات کے واقعے سے تو تمہارا اندازہ غلط ہو جاتا ہے کیونکہ ہم لوگ

سب یکجا تھے اور ـــــ"

اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا تم قسم کھا کر کہہ سکتے ہو کہ کوئی بھی ہم سے جدا نہیں ہوا۔؟ کسی ایک فرد کا بھی نام بتاؤ جس کے بارے میں تم یقین سے کہہ سکتے ہو کہ وہ تم سے ایک لمحہ کے لئے بھی الگ نہیں ہوا۔؟"

"نہیں۔" میں نے نحیف آواز میں جواب دیا۔" میں یقین سے کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ ہمارے گرد اندھیرا تھا۔ اور سب ہی چل پھر رہے تھے۔ میں نے مختلف اوقات میں مسز رائیس، لازرس، کرافٹ، وازاور تمہیں دیکھا تھا۔"

پائیرو نے سر ہلایا

"بالکل ٹھیک! معاملہ صرف چند منٹوں کا تھا۔ دونوں لڑکیاں اٹھ کر گھر کے سمت جاتی ہیں۔ قاتل بھی چپکے سے کھسک جاتا ہے اور میدان کے بیچ میں جو انجیر کا درخت ہے، اس کی آڑ میں اپنے کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ جب اس کے خیال میں مسٹر نک بکلی کھڑکی کے راستے باہر آتی ہے اور اس کے گز بھر قریب سے گزرتی ہے تو وہ یکے بعد دیگرے تین فائر کرتا ہے ـــ"

"تین ؟"

"ہاں تین۔ وہ اس بار معاملے کو اتفاق پر چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے جسم پر تین گولیوں کے نشان تھے۔

"طریقہ خطرناک تھا۔ کیوں ؟"

"اس کے حق میں ایک گولی جس قدر پرخطر ثابت ہو سکتی تھی۔ اس سے یہ طریقہ کم خطرناک تھا۔ ماؤزر پستول سے اول تو تیز آواز نہیں نکلتی، دوسری بات یہ کہ اس کی آواز آتشبازی سے مشابہ ہے۔"

"پستول تمہیں ملا۔؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔ اور یہی سب سے بڑی دلیل ہے کہ کوئی اجنبی ان حادثوں کا ذمہ دار نہیں۔

اس بات پر تو ہمارا اتفاق ہے نا کہ سس نک کا پستول صرف اسی وجہ سے چرایا گیا تھا کہ واردات قتل کو خودکشی کی صورت دے دی جائے۔"

"ہاں۔"

"کیا صرف چوری کی یہی وجہ نہیں؟ مگر اب، جیسا کہ تمہیں خود معلوم ہے خودکشی کا بہانہ پیش نہیں کیا گیا ہے۔ قاتل جانتا ہے کہ ہم لوگ اس کے دام فریب میں آنے والے نہیں۔ اسے پتہ ہے کہ ہمیں کن باتوں کا علم ہے۔"

غور کرنے پر پائیرو کے اخذ کردہ نتائج کو ماننا پڑا۔

"تمہارے خیال میں اس نے پستول کا کیا کیا ہوگا؟"

پائیرو نے شانے کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ "اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ مگر یہ سمندر پستول چھپانے کیلئے بے حد کارآمد ہے۔ زور سے ہاتھ گھما کر پھینکو اور پستول بہہ آپ! مگر اس بارے میں وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہے مگر میں اگر قاتل ہوتا تو یہی کرتا۔"

اس کی حقیقت افروز باتوں سے مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔

"تمہارے خیال میں کیا قاتل پر یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ اس نے غلط عورت کو قتل کر دیا ہے؟"

"مجھے یقین ہے کہ اب تک اسے اپنی غلطی کا پتہ نہیں چلا ہے۔" پائیرو نے سختی سے کہا "ہاں یہ حقیقت اس کے لئے تازیانہ سے کم نہ ہوگی۔ اور اپنے حواس بجا رکھنا اس کے لئے آسان نہیں ہوگا۔"

اس وقت مجھے سس نک کی نوکرانی ایلین کا عجیب و غریب رویہ یاد آیا۔ میں نے پائیرو کو اس کے انوکھے ڈھنگ کے تمام حالات بتا دیئے پائیرو نے اس واقعہ سے کافی

دلچسپی کا اظہار کیا۔
"اس نے حیرانی کا اظہار کیا، کیوں؟"
"بڑی حیرانی کا۔"
"عجیب بات ہے ذاردات قتل بذات خود اس کے لئے حیران کن نہیں تھی۔ ہاں دال میں کچھ کالا ہے جسے ہمیں صاف کرنا پڑے گا۔ یہ ایلکن کون ہے؟ اس قدر مطیع اور حلیم؟ کیا ممکن ہے کہ اسی نے ــــ"
پائیرو خاموش ہوگیا۔
"اگر تم پچھلے حادثوں کو بھی اسی کی فہرست میں شامل کر لیتے ہو" میں نے کہا۔
"تو یہ عورت کا کام نہیں کہ پہاڑ سے چٹان کو کھسکا دے۔"
"تمہارا خیال صحیح نہیں۔ چٹان بآسانی ڈھکیلا جا سکتا ہے۔"
وہ آہستہ آہستہ کمرے میں ٹہلتا رہا۔
"ہر وہ فرد جو پچھلی شب آخری کوٹھی میں تھا، شک و شبہ سے بری نہیں ہو سکتا مگر وہ مہمان ـــ نہیں میرا یہ خیال نہیں کہ قاتل ان میں سے کوئی تھا۔ کیونکہ نک کی ان سے معمولی صاحب سلامت تھی اور بس۔"
"چارلس وائز وہاں موجود تھا۔" میں نے کہا
"ہاں ہم اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ از روئے دلائل وہ دائرہ شک سے باہر نہیں۔"
اس نے مایوسانہ انداز میں میرے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر خود کو گرا دیا۔
"عجیب بات ہے کہ اس معاملہ میں ہر بات کی ٹانگ ٹوٹتی ہے تو اسباب جرم پر! اگر اس جرم کو سمجھنا ہے تو ہمیں پہلے مقصد جرم کو معلوم کرنا پڑے گا۔ اور یہی وہ مقام ہے ہیسٹنگز جہاں میری سوجھ بوجھ عاجز ہے۔ کسی کے پاس نک کو ختم کرنے کے وجوہات ہو سکتے ہیں؟ اس باب میں میں نے خلاف عقل باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا

بلکہ میں، ہر کولی پائیرو، نے تصور کے معیوب حد کو پہنچنے میں بھی شرم اور جھجک محسوس نہیں کی میں نے ارزاں جاسوسی ناولوں کی ذہنیت اختیار کر لی ہے مس بگلی کا دادا۔ بوڑھا نک ۔۔ وہ جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے اپنی تمام دولت، جوے پر بھینٹ چڑھا دی تھی۔

کیا سچ مچ اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ میں نے اپنے آپ سے سوال کیا؛ یا برخلاف اس کے اس نے تمام دولت کو کسی محفوظ مقام میں چھپا دیا ہے؟ کہیں یہ دولت آخری کوٹھی میں تو پوشیدہ نہیں؟ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر (جس کے لئے میں بے حد شرمندہ ہوں) میں نے مس نک سے دریافت کیا تھا کہ کسی نے آخری کوٹھی خریدنے کی پیشکش کی تھی یا نہیں؟"

"جانتے ہو پائیرو۔" میں نے کہا، "میں تو تمہاری باتوں کو روشن خیالی کا بہترین نمونہ کہوں گا۔ ممکن ہے تمہاری باتوں میں کچھ صداقت ہو۔"

پائیرو کے منہ سے گڑگڑاہٹ کی آواز نکلی۔

"تم یہی کہو گے! مجھے معلوم ہے۔ ایسی باتیں تمہاری رومان پرور باتوں کو زیادہ متاثر کرتی ہیں۔ دفینہ! ہاں تم یقیناً اس خیال سے لطف اندوز ہو گے۔"

"کیوں نہیں؟"

"اس لئے میرے دوست کہ اکثر حالتوں میں معمولی تشریح ہی زیادہ قرین قیاس ہوا کرتی ہے۔ خیر، نک کے والد کے متعلق میں بہت ہی گھناؤنے خیالات سے کھیلتا رہا ہوں۔ یہ تم جانتے ہو کہ وہ ایک سیاح تھا۔ فرض کرو کہ وہ جواہر۔۔ جو کسی دیوتا کی آنکھ تھا۔ اور اب حاسد پجاری اس کی تلاش میں ہیں۔ ہاں، میں، ہر کولی پائیرو اس حد کو پہنچ چکا ہوں۔۔۔ اس کے والد کے متعلق اور بھی کئی خیالات سنجیدہ اور قرین قیاس میرے دل میں پیدا ہوئے۔ کہیں اس نے دوران جہاں گردی دوسری شادی تو نہیں کی؟ کیا چارلس، نک سے بھی زیادہ کوئی قریبی وارث ہے؟ مگر دوبارہ گھوم پھر کر ہمارے سامنے وہی دشواری کھڑی ہو جاتی ہے۔۔ کہ ورثہ میں پانے کے لئے کوئی بھی قیمتی چیز نہیں۔

میں نے بھی کسی امکان کو نظر انداز نہیں کیا۔ حتیٰ کہ مس کا اتفاقی اشارہ جس میں اس نے مسٹر لازرس کی پیش کش کا ذکر کیا تھا۔ اسے بھی میں نے نظر انداز نہیں کیا۔ تمہیں یاد ہے اس نے پچاس پونڈ میں اس کے دادا کی تصویر خریدنی چاہی تھی؟ میں نے سینچر کے دن ٹیلی گرام دے کر ایک ماہر کو بلوایا تھا کہ وہ آکر تصویر کی صحیح قیمت بتائے اسی شخص کے متعلق میں نے مس نک کو خط لکھا تھا۔ فرض کرو اس تصویر کی قیمت ہزار دو ہزار پونڈ ہو؟"

"تمہارا یہ تو مطلب نہیں کہ لازرس جیسا صاحب دولت ــــ"

"کیا وہ امیر ہے؟ ظاہر داری کی کوئی چیز نہیں۔ ممکن ہے اس نمائشی شان کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو؟ پھر کوئی کیا کرے گا راستے میں نکل کر اپنی سیاہ تختی کا ڈھنڈورہ پیٹے گا؟ نہیں بلکہ وہ نئی گاڑی خریدے گا اور کچھ زیادہ ہی اسراف پر اتر آئے گا کیونکہ نمائش ہی سب کچھ ہے!"

"ہاں مجھے پتہ ہے" اس نے میرے احتجاج کا تدارک کرتے ہوئے اپنا بیان جاری رکھا۔ "میری باتیں حقیقت سے دور ہیں۔ مگر اتنی دور از کار بھی نہیں جس قدر کہ حاسد بچاری اور روشنی کا خیال تھا۔

بہرحال لازرس کا واقعہ پیش آمدہ حالات کے عین مطابق ہے۔ ہم لوگ کسی بات کو بھی جو ہمیں حقیقت حال کے قریب لے جائے نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

ٹیبل پر پڑی ہوئی چیزوں کو اس نے احتیاط سے سیدھا کیا۔ جب اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا تو اس کا لہجہ سخت اور پر اطمینان تھا

"مقصد!" وہ بولا "آؤ اس پر اطمینان سے ہم بحث کریں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ قتل کرنے کے کتنے وجوہات ہو سکتے ہیں؟ کیوں ایک انسان دوسرے انسان کے خون کا پیاسا ہو سکتا ہے؟

اکساہٹ ہمیں قاتلانہ پاگل پن سے بحث نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین پختہ ہے ہمارے

معمے کا حل اس میں نہیں۔ ایسا قتل بھی جو وقتی اشتعال کی بنا پر کیا جائے ہماری بحث سے خارج ہے کیونکہ یہ سفاکانہ تدبیر کا نتیجہ ہے۔ پھر کون سے وجوہات ایسے قتل کے محرک ہوتے ہیں؟

پہلی وجہ نفع ہے۔ کون ہے جسے مس بکلی کی موت سے فائدہ پہنچے گا۔؟ خواہ وہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ۔ اس فہرست میں چارلس وائز کا نام صف اول پر ہے۔ اسے ایک جائداد جس کی مالی نقطہ نظر سے کوئی حیثیت نہیں، ورثہ میں ملتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مکان کی رقم ادا کر کے اپنی اراضی پر چھوٹے چھوٹے بنگلے بنا کر کچھ مالی منفعت حاصل کرے اگر اس مکان سے ذرہ برابر بھی اس کے دل میں محبت ہوتی تو یقیناً اس مکان کی ضرور کوئی قدر و منزلت اس کی نظروں میں ہوتی۔ اور اس جذبہ کی شدت بعض حالتوں میں سنگین جرم کے ارتکاب کا باعث ہوتی ہیں۔ مگر مسٹر وائز کے معاملے میں مجھے کوئی شک انگیز بات نظر نہیں آئی۔

دوسرا فرد جسے مس بکلی کی موت سے ذرا بھی فائدہ پہنچے گا وہ ~~اس کی پھپھی~~ بیگم رائیس ہے۔ لیکن اسے بہت ہی قلیل رقم ملے گی۔ ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص جسے نک کی موت سے فائدہ پہونچے نظر نہیں آتا۔

دوسری وجہ کیا ہے؟ نفرت ـــــ یا محبت، جس نے نفرت کا رنگ اختیار کر لیا ہے تقصیر محبت! اس باب میں بیگم کرافٹ کی باتیں کہ چارلس وائز اور کمانڈر چیلینجر دونوں اس کے اسیر محبت ہیں، ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم لوگوں نے خود اس کرشمہ کو دیکھا ہے" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا لگتا ہے جیسے یہ اپنے دل کو جیب میں لئے پھرتا ہے، ہمارا ایا نڈار جہازی، اور دوسرے کے متعلق ہمیں مسز کرافٹ کی باتوں پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔ اچھا۔

چارلس واز نے محسوس کیا کہ اسے اس کے "جائز حق" سے محروم کیا جا رہا ہے تو کیا وہ اس قدر غصہ ہو سکتا ہے کہ مس ننک کو جان سے مار دے، بجائے اس کے کہ اسے کسی اور کی زینت شب بنتے دیکھے؟"

"یہ سننے میں تو بڑا سنسنی خیز معلوم دیتا ہے۔" میں نے غیر یقینی لہجے میں کہا۔

"اگر تم اسے غیر انگریز کہو تو میں ماننے کو تیار ہوں۔ مگر انگریزوں کے بھی جذبات ہوتے ہیں واز جیسا آدمی تو بے حد جذباتی ہوا کرتا ہے۔ اور بھئی وہ ایک جذباتی گھٹن کا شکار نوجوان ہے۔ وہ ایسا انسان ہے جو بآسانی اپنے دل کی باتیں زبان پر نہیں لاتا ایسے لوگوں کا جوش بہت تیز ہوا کرتا ہے۔ جذباتی وجوہات کی بناء پر میں کبھی بھی کمانڈر چیلینجر پر قتل کا شک نہیں کروں گا۔ نہیں، وہ اس طرح کا آدمی ہی نہیں ہے مگر چارلس واز ہاں ممکن ہے۔

جرم کی تیسری وجہ ہو سکتی ہے۔ حسد۔ میں نے اس کو نفرت سے الگ رکھا ہے کیونکہ حسد کے معنے ضروری نہیں کہ وہ جنسی جذبہ کے زیر نگیں ہو۔ مگر رشک ملکیت یا رشک برتری ایسا جذبہ ہے جس نے تمہارے شکسپیر اعظم کے یاگو کو نہایت ہی عیارانہ جرم کرنے پر اکسایا۔"

"عیارانہ کیوں؟" میں نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس نے دوسروں کے ذریعے اپنا کام نکالا تھا۔ زمانہ حال ہی میں تم کو کئی ایسی مثالیں ملیں گی، جس میں مجرم کو چوڑیاں صرف اس لئے نہیں پہنائی جا سکیں کہ اس نے کسی بھی جرم کا ارتکاب خود نہیں کیا تھا۔ خیر یہ موضوع اس وقت بحث طلب نہیں کیا رشک وحسد، خواہ کسی قسم کا بھی ہو، ایسے جرم کا باعث ہو سکتا ہے؟ کسی کے دل میں مس ننک کے خلاف رقابت کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے؟ کوئی اور عورت؟ ہمارے علم میں تو صرف بیگم رائیس ہی کی ذات ہے اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے دونوں میں بالکل رقابت نہیں۔ اس کے باوجود ممکن ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی بات ہو!

آخری وجہ ہے ___ خوف۔ کیا سں نک کے قبضے میں کسی کا کوئی راز ہے؟ کیا وہ کوئی ایسی بات سے واقف ہے جو اگر ظاہر ہو جائے تو کسی کی زندگی تباہ کر دے؟ اگر یہ بات سچ ہے، تو پھر میں یقیناً سے کہہ سکتا ہوں کہ اس حقیقت سے سں نک خود ناواقف ہے اگر یہ ممکن ہے تو بچہ جان لو کہ ہماری مشکلات میں اور اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نادانستہ طور پر اس راز سے واقف ہے اور اس پر ہمارے سامنے کوئی روشنی نہیں ڈال سکتی۔"

"کیا ایسا ہو سکتا ہے؟"

"فی الحال تو یہ صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ میں اس پر زور صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ اور کوئی قابل قبول وجہ سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ جب سارے ممکنات خارج ہو جاتے ہیں تو انسان آخری ممکن صورت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے ___ چونکہ اور کوئی بات ممکن نہیں اس لئے یہی صورت ٹھیک ہو گی۔۔۔۔"

وہ کافی عرصے تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ آخرکار وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا اور کاغذ اپنی طرف کھینچ کر لکھنے لگا۔

"تم کیا لکھنے بیٹھ گئے؟" میں نے پوچھا

"میرے دوست میں ایک فہرست تیار کر رہا ہوں۔ یہ فہرست ان لوگوں کی ہے جو سں نک کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور اسی فہرست میں، اگر میرا اندازہ غلط نہیں، تو قاتل کا نام شامل ہے۔"

وہ تقریباً بیس منٹ تک بیٹھا خامہ فرسائی کرتا رہا۔ لکھ چکنے کے بعد اس نے کاغذ میرے حوالہ کر دیا۔

ذیل میں اس کی تحریر کی نقل پیش کی جاتی ہے۔

الف۔ ایلن

ب۔ اس کا باغبان شوہر

ب ۔ ان کا لڑکا
ت ۔ مسٹر کرافٹ
ٹ ۔ مسز کرافٹ
ث ۔ بیگم رائیس
ج ۔ مسٹر لازرس
چ ۔ کمانڈر چیلنجر ۔
ح ۔ مسٹر چارلس راز
خ ۔ ؟

رائے

الف

ایلن :۔

جرم سرزد ہونے کے بعد اس کا رویہ مشکوک تھا ۔ حادثات کو ظہور میں لانے کا زریں مواقع اسے حاصل تھے اور پھر پستول سے یہ بے خبر بھی نہیں ہو سکتی مگر یہ ممکن نہیں کہ گاڑی کے انجن میں اس نے خرابی پیدا کی تھی ۔ کیونکہ ایک تو مشینری کو سمجھنا اور دوسرے جرم کی نوعیت اس کی دماغی سطح سے بالا ہے اگر قاتلہ یہی ہے تو مقصد جرم ظاہر نہیں ۔ ممکن ہے کہ جرم کسی قدیم بغض کا نتیجہ ہو ۔

نوٹ : ۔ اس کی گذشتہ زندگی اور پس نک کے ساتھ تعلقات تفتیش طلب ہیں

ب ۔

اس کا شوہر ۔

مندرجہ بالا رائے اس پر بھی مطابقت رکھتی ہے اغلب ہے کہ گاڑی اسی نے خراب کی ہو

نوٹ :۔ اس سے ملاقات کرنی چاہئے۔

پ۔

ان کا بچہ

یہ جرم کے قابل نہیں۔

نوٹ :۔ اس کی ملاقات سے نئے انکشافات ہو سکتے ہیں۔

ت۔

مسٹر کرافٹ

شک انگیز بات صرف اتنی ہے کہ ہماری اس سے ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ مس نک کی خوابگاہ کے زینے کو طے کر رہا تھا۔ اس کی موجودگی کے وجوہات قابل یقین ہیں۔ مگر عین ممکن ہے کہ ان کا سچائی سے دور کا بھی تعلق نہ ہو! پچھلی زندگی تاریکی میں ہے۔

ٹ۔

مسز کرافٹ

کوئی قابل ذکر بات نہیں

مقصد جرم ظاہر نہیں۔

ث۔

بیگم رائیس۔

ارتکاب جرم کے سارے مواقع حاصل تھے۔ اسی کے کہنے پر مس نک کوٹ لائی گئی تھی اس نے پوری کوشش کی کہ لوگوں میں یہ خیال پیدا کیا جائے کہ نک بگلی دردغ گو ہے۔ حادثوں کے متعلق اس کا بیان قابل یقین نہیں۔ جب یہاں حادثے رونما ہو رہے تھے اس وقت وہ ٹاوسٹاک میں نہیں تھی۔ سوال ہے پھر وہ کہاں تھی ؟

مقصد جرم :-

مالی منفعت : بہت معمولی

حسد : امکان موجود ہے۔ مگر وجہ ظاہر نہیں

خوف : ممکن ہے مگر وجہ ظاہر نہیں۔

نوٹ :- نک بکلی سے گفتگو کرنی چاہئے۔ ممکن ہے وہ کچھ روشنی ڈال سکے ہوسکتا ہے
معاملہ مسز رائیس کی شادی سے تعلق رکھتا ہو۔

نمبر ۲۔

مسٹر لازرس۔

مشکوک حالات :-

(۱) ارتکاب جرم کے عام مواقع

(۲) تصویر کی خریداری کی پیش کش

(۳) مسز رائیس کے بیان کے مطابق لازرس کا کہنا ہے کہ گاڑی کے بریک میں کوئی
خرابی نہ تھی

(۴) ممکن ہے جمعہ سے قبل وہ کہیں آس پاس ہی ہو

مقصد جرم :-

کچھ نہیں۔ اگر تصویر کے منافع کا خیال نہیں۔

خوف : معلوم نہیں

نوٹ :- ہمیں معلوم کرنا چاہئے کہ وہ سنٹ لو کرنے سے قبل کہاں تھا۔ ہمیں یہ بھی
جاننا چاہئے کہ ارون لازرس اینڈ سنز کی مالی حالت کیسی ہے۔

نمبر ۳۔

کمانڈر چیلینجر۔

مشکوک حالات کچھ نہیں۔ پچھلے ہفتے وہ قرب و جوار میں تھا۔ اس لئے حادثوں کے عمل میں لانے کا موقعہ خوب تھا۔ قتل کے آدھ گھنٹہ بعد آیا۔

مقصد جرم۔ کچھ نہیں۔

ح :۔

چارلس واز :۔

مشکوک حالات :۔

جس وقت قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس وقت یہ اپنے آفس سے غیر حاضر تھا۔ اس کیلئے موقعہ سازگار تھا۔ آخری کوٹھی کی فروخت کے متعلق اس کا بیان مشکوک ہے۔ نک کے پستول سے یقیناً واقف ہوگا۔

مقصد جرم :۔

نفع ؛ بے حد معمولی

محبت یا نفرت ؛ ممکن ہے

خوف ؛ نہیں

نوٹ : ۔ معلوم کرنا ہے کہ مکان کس کے پاس رہن ہے ؛ واز کی کمپنی کی مالی حالت کیسی ہے؟

خ :۔

ہ :۔

کسی اجنبی کا اس معاملے میں ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ ممکن ہے تو پھر یقیناً اس کا تعلق الف، ت، ٹ اور ث میں سے کسی کے ساتھ ہے۔ خ کی موجودگی سے بعض ناقابل فہم پہلو پر روشنی پڑے گی۔ جیسے۔

(۱) جرم کی خبر سن کر ایلین کا بجائے تعجب کے اطمینان کا اظہار کرنا۔

(۲) مسٹر اور مسز کرافٹ کے قیام کے وجوہات۔

(۳) ممکن ہے کہ مسز رائیس کے خوف یا حسد کی بنا پر بھی ظاہر ہو جائے ۔"

پائیرو مجھے گھورتا رہا۔

"میرا طریقہ کار بالکل انگریزوں جیسا ہے نا؟" اس نے فخر سے کہا "میری انگریزیت تقریر سے زیادہ تحریر میں نمایاں نظر آتی ہے۔"

"تمہاری یہ کوشش قابل ستائش ہے۔" میں نے پرجوش لہجے میں کہا "اس طرح تم نے معاملے کے تمام پہلوؤں کو بالکل واضح کر دیا ہے۔"

"ہاں" اس نے سوچتے ہوئے کہا "مگر ایک نام صرف ایک آنکھوں میں کھٹک رہا ہے چارلس وائز! اس کو سب سے بہتر مواقع حاصل رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے صرف دو مقاصد جرم کا انتخاب کیا ہے۔ پیارے! اگر یہ فہرست ریس کے گھوڑوں کی ہوتی تو وائز یقیناً سب کا پسندیدہ گھوڑا ہوتا۔"

"واقعی وہ سب سے زیادہ شک و شبہ کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔"

"تم میں ہیسٹنگز یہ عیب ہے کہ تم سب سے دور از قیاس شخصیت کو فوقیت دیتے ہو اور یہ جاسوسی ناولوں کے مطالعے کا نتیجہ ہے۔ حقیقی زندگی میں قرین قیاس لوگ ہی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

"لیکن تمہارا یہ خیال تو نہیں کہ اس بار معاملہ کچھ ایسا ہی ہے؟"

"صرف ایک بات میرے اس خیال کے خلاف ہے۔ ارتکاب جرم میں دلیری و بے خوفی! شروع سے یہ حقیقت نمایاں رہی ہے۔ اور صرف اسی بنا پر میں کہتا ہوں کہ مقصد جرم عیاں نہیں ہو سکتا۔"

"ہاں تم یہ بات کہہ چکے ہو۔"

"اور میں دوبارہ اسے دہراتا ہوں۔"

اس نے اچانک اٹھ کر کاغذ کو مٹھیوں میں دبا کر گولی بنالی، اور اسے زمین پر پھینک دیا۔

"نہیں" اس نے میرے احتجاج کے جواب میں کہا، "اس فہرست پر میری ساری کوشش رائیگاں گئی۔ مگر میرا دماغ بالکل صاف ہو گیا ہے۔ نظم اور ترتیب، یہ کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے اور دوسری سیڑھی ـــ"

"ہاں"

"دوسری سیڑھی ہے نفسیات انسانی۔ دماغ کے خاکی مادوں کا صحیح استعمال میرا خیال ہے اب تم سو جاؤ۔"

"نہیں" میں نے کہا۔ "اگر تم نہیں سوتے تو میں بھی نہیں سوؤں گا۔"

"میرے عزیز تم میرے سوچنے میں کوئی مدد کرنے سے قاصر ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم آرام کرو۔ کیونکہ میں جاگ کر تمام پہلوؤں پر غور کرنا چاہتا ہوں۔"

میں پھر راضی نہ ہوا۔

"ممکن ہے تمہیں تبادلہ خیال کی ضرورت پیش آ گئے۔"

"اچھا، اچھا۔ وفاداری تم پر ہے اگر برائے مہربانی کم از کم اس کرسی پر تو بیٹھ جاؤ" پائیرو کے اس مشورے کو میں نے قبول کر لیا۔ کچھ دیر بعد کمرہ مجھے ڈوبتا اور ابھرتا معلوم ہونے لگا۔ آخری بات جو مجھے یاد ہے وہ پائیرو کا جھک کر زمین سے کاغذ کا اٹھانا اور اسے ردی کی ٹوکری میں ڈالنا۔

اس کے بعد میں سو گیا۔

باب ۱۰
نک کا راز

جب میں جاگا تو دن نکل چکا تھا

پائیرو اب تک بت بنا بیٹھا ہوا تھا، جہاں پچھلی شب میں نے اسے دیکھا تھا مگر اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ اس کی بلی کی سی سبز آنکھیں چمک رہی تھیں۔
میں نے اٹھنے کی کوشش کی، مگر میرا سارا بدن پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا کرسی پر سونا کسی عمر میں قابل ستائش نہیں۔ مگر کرسی پر سونے کا ایک بہترین نتیجہ یہ نکلا کہ میرا دماغ بالکل چاق وچوبند تھا۔

"پائیرو!" میں نے پوچھا "تم نے کوئی نتیجہ اخذ کیا ہے؟"

اس نے سر ہلایا اور کرسی پر ہاتھ مارتا ہوا میری طرف جھکا۔

"ہسٹنگز میرے تین سوالوں کا جواب دو۔

۱۔ مس نک کو بے خوابی کی شکایت کیوں ہے؟

۲۔ اسے سیاہ رنگ کے فراک کی کیا ضرورت تھی، جبکہ وہ اس کا پسندیدہ رنگ نہیں؟

۳۔ یہ کہنے کی کیا وجہ ہے کہ میں اب جینا نہیں چاہتی، مجھے بخوشی موت منظور ہے؟"

میں حیرانی سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ یہ سوالات دور از کار تھے

"چپ کیوں ہو ہسٹنگز؟ میرے سوالوں کا جواب دو۔"

"اچھا تو سنو۔ پہلے سوال کے متعلق مس نک نے کہا تھا کہ آج کل وہ کچھ پریشان ہے"

"بہت خوب! مگر کس چیز نے اسے پریشان کر رکھا ہے؟"

"اب رہا سیاہ فراک کا سوال ۔۔ تو ہر آدمی تبدیلی پسند کرتا ہے۔"

"شادی شدہ ہونے کے باوجود تم عورتوں کی نفسیات سے واقف نہیں۔ اگر کسی عورت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک خاص رنگ اس کے حسن کو نکھارنے کے بجائے بدنما کر دیتا ہے تو وہ کبھی اس کا استعمال نہیں کرے گی۔"

"تمہارے آخری سوال کا جواب یہ ہے کہ اس خوفناک حادثے کے بعد ایسے الفاظ زبان پر لانا فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔"

"نہیں پیارے اس کی باتیں فطری نہیں تھیں۔ اپنی بہن کی موت پر دہشت زدہ ہونا اور خود کو اس کے لئے لعنت ملامت کرنا فطری ہو سکتا ہے مگر اس نے جو رویہ اختیار کیا وہ فطری نہیں۔ اس نے زندگی سے جس بیزاری کا اظہار کیا اس سے ایسا لگتا تھا جیسے جینے سے اسے نفرت ہو گئی ہے۔ اس کے قبل اس نے اس نفرت کا اظہار کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ نڈر تھی ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ وہ خطرات کا مذاق اڑاتی تھی ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ اور پھر اسکے دل میں ڈر پیدا ہو گیا۔ وہ اس لئے خوف زدہ تھی کہ زندگی حسین تھی اور اس کے دل میں جینے کی امنگ۔ مگر تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جینے سے اکتا چکی تھی۔ کھانے سے قبل تک اس کی یہ حالت نہیں تھی۔ یہاں سے اس میں ایک نفسیاتی تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور یہ قابل توجہ بات ہے وہ کیا سبب تھا جس نے اس میں یہ تبدیلی پیدا کی؟"

"میگی کی موت کا صدمہ۔"

"مجھے یقین نہیں۔ صدمہ کے اثر سے بے اختیاری میں اتنی باتیں اس کی زبان سے نکل گئیں۔ مگر فرض کرو کہ وہ نفسیاتی تبدیلی اس میں اس سے بھی قبل پیدا ہو چکی تھی، تو کن باتوں اور کن حالات نے یہ تبدیلی پیدا کی؟"

"مجھے کچھ پتہ نہیں۔"

"سوچو ہیسٹنگز سوچو۔ ذرا اپنے دماغ کے ننھے ننھے خلیوں کو کام میں لاؤ۔"

"سچ ۔۔۔"

"آخری بار ہمیں اسے دیکھنے کا موقعہ کب ملا تھا۔؟"

"کھانے کے وقت۔"

"بالکل ٹھیک ۔۔ اس کے بعد ہم نے اسے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے دیکھا اور یہ ایک رسمی انداز تھا۔ مگر کھانے کے بعد کیا ہوا؟"

"وہ مارا! وہ کافی دیر تک ۔۔ کم از کم بیس منٹ ۔۔ غیر حاضر رہی۔ مگر فون پر لوگ اتنے عرصے تک گفتگو نہیں کرتے۔ مس نک کی کس سے فون پر باتیں ہوتی رہیں، اور کیا؟ کیا وہ سچ مچ ٹیلیفون ہی کرنے گئی تھی؟ ہمیں معلوم کرنا ہے ہیسٹنگز کہ اس بیس منٹ کے عرصے میں کیا واقعات رونما ہوئے؟ کیونکہ یہی وہ گوشہ ہے جہاں مجھے سراغ ملنے کی پوری امید ہے"

"سچ؟"

"میرے خدا! میں ہمیشہ سے یہ کہتا آیا ہوں کہ مس نک کوئی بات چھپائے ہوئے ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس کا قتل کے واقعہ سے کوئی تعلق نہیں، مگر میں ۔۔ ہرکولی پائیرو ۔۔ بہتر جانتا ہوں۔ اس کا یقیناً کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ میں شروع سے محسوس کر رہا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی کمی ہے۔ اگر اس میں کمی نہ ہوتی تو سارا معاملہ میرے لئے بالکل صاف ہوتا۔! اب جبکہ یہ معاملہ میری سمجھ سے باہر ہے تو یقیناً یہ گم شدہ کڑی ہی معاملے کی بنیاد ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں ٹھیک راستے پر چل رہا ہوں۔ مجھے میرے سوالوں کا صحیح جواب ملنا چاہئے۔ کیونکہ تب ہی ۔۔ ہاں تب ہی۔ میں سارا معاملہ سمجھ سکتا ہوں۔"

"اچھا خیر،" میں نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔ "پہلے ہم غسل وغیرہ سے فارغ ہو لیں۔"
غسل کرنے کے بعد تھکن اور کسلمندی کے سارے آثار زائل ہو گئے۔ اور میں اپنے میں نئی زندگی محسوس کرنے لگا۔

ناشتہ کرتے ہوئے میں نے اخبار پر نظر دوڑائی تو مائیکل سیٹون کی موت کی تصدیق

موجود تھی۔ بہادر سیلون لقمہ اجل ہو چکا تھا

جیسے ہی میں نے ناشتہ ختم کیا ویسے ہی فرڈ ریکا رائس داخل ہوئی۔ وہ اس وقت ایک چھوٹا سا سیاہ مار وکین کا فراک جس میں سفید کالر لگے ہوئے تھے پہنے ہوئے تھی اسکا حسن اپنے شباب پر تھا۔

"میں مسٹر پائیرو سے ملنا چاہتی ہوں۔ کیا وہ اٹھ چکے ہیں؟"

"چلئے میں لئے چلتا ہوں" میں نے کہا" وہ کمرہ نشست میں ہوگا"

"شکریہ"

"آپ کی گزشتہ شب بے چینی اور بے خوابی کی نذر تو نہیں ہوگئی؟" میں نے کمرۂ طعام سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

"واقعہ بہت افسوس ناک تھا" اس نے سوچتے ہوئے کہا، "مگر میری اس غریب سے اس قدر جان پہچان نہیں تھی جتنی کہ نک سے ہے"

"کیا آپ کی کبھی بھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی؟"

"صرف ایک بار جب کہ میں سکاربورو میں تھی۔ وہ نک کے یہاں کھانے پر آئی تھی"

"اس کے والدین کے لئے یہ حادثہ تازیانے سے کم نہیں ہوگا" میں نے کہا۔

"بڑا ہی ہولناک واقعہ ہے"

اس کا لہجہ بالکل بے اثر تھا۔ مجھے ایسا لگا جیسے اس میں پندار بہت زیادہ ہے اور اس کی نظر میں اس چیز کی کوئی حقیقت اور اہمیت نہیں جس کا تعلق اس کی ذات سے نہ ہو۔

پائیرو ناشتہ ختم کر کے بیٹھا اخبار دیکھ رہا تھا۔ اس نے کھڑے ہو کر نہایت خوش اخلاقی سے مسز رائیس کا خیر مقدم کیا۔

"فرمائیے غلام آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے؟" پائیرو نے کرسی پیش کرتے ہوئے کہا

مسز رائیس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا شکریہ ادا کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی پر ٹکے ہوئے تھے اور نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ میں نے فوراً ہی سلسلہ کلام شروع نہیں کیا۔ اس کی خاموشی میرے لئے سوہان روح تھی۔

"مسٹر پائیرو" اس نے طویل خاموشی کے بعد کہنا شروع کیا "میرے خیال میں اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ گزشتہ شب جو کچھ ہوا اس کا اصل شکار ٹنک کو ہونا چاہئے تھا؟"

"جی ہاں اس میں کوئی شک نہیں"

مسز رائیس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"ٹنک پر کسی بزرگ کا سایہ ہے" وہ بولی۔

اس کا لہجہ کچھ اس قدر بدلا ہوا تھا کہ میں اس تبدیلی کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا

کہتے ہیں "جس کا محافظ ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون" پائیرو نے جواب دیا

"ممکن ہے" اس کے لہجے میں تھکن تھی۔ چند لمحے خاموش رہ کر اس نے دوبارہ سلسلہ کلام شروع کیا۔

"میں آپ سے معافی کی طلبگار ہوں مسٹر پائیرو کل رات تک مجھے آپ کی باتوں کا یقین نہیں تھا۔ میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ معاملہ اس قدر سنگین ہے"

"کیا واقعی بانو؟"

"میں جانتی ہوں کہ معاملے کے ہر پہلو کا بغور جائزہ لیا جائیگا۔ اور اس میں ٹنک کے قریبی حلقے سے تعلق رکھنے والے شک وشبہ سے بری نہیں۔ اگرچہ یہ مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے مگر اس سے چھٹکارا نہیں۔ میں ٹھیک کہتی ہوں یا نہیں مسٹر پائیرو؟"

"آپ بہت ذہین ہیں"

"آپ نے پچھلے دنوں مجھ سے ٹاورشاک کے متعلق سوالات کئے تھے۔ اس وقت میں نے راست گوئی سے کام نہیں لیا تھا۔ مگر اب حالات بدل چکے ہیں میں جانتی ہوں کہ

دیر سویر سچائی ظاہر ہو کر رہے گی۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ میں آپ کو حقیقت سے آگاہ کر دوں میں بنا و سٹاک نہیں گئی تھی۔"

"نہیں گئی تھیں ؟"

"گذشتہ ہفتہ کے آغاز میں مسٹر لازرس کے ہمراہ میں موٹر پران اطراف میں آئی۔ ہم کسی کو چہ میگوئیاں کرنے کا موقعہ دینا نہیں چاہتے تھے۔ ہم لوگ ایک چھوٹے سے قصبہ میں جس کا نام شیلا کومب ہے ٹھہرے تھے۔"

"یہ قصبہ یہاں سے سات میل دور ہے نا ؟"

"کم و بیش۔"

"بانو کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ کی مسٹر لازرس سے دوستی کب ہوئی ؟"

"چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"اور آپ — انہیں چاہتی ہیں ؟"

اس نے لاپرواہی سے شانہ جھٹک دیا

"وہ — صاحب ثروت ہیں۔"

"اوہ ! ہاہا" پائیرو چیخا "یہ بہت معیوب بات آپ نے کی ہے۔"

وہ مسرور نظر آ رہی تھی۔

"کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ کو تکلیف دینے کے بجائے وہ باتیں میں خود ہی کہہ دوں جو آپ کہنا چاہتے ہیں ؟"

"واقعی آپ بہت ہوشیار ہیں۔"

"آپ مجھے ایک سند دیجئے !" مسز رائیس یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ اور کچھ کہنا نہیں چاہتیں بانو ؟"

"جی نہیں، اب میں مس نک سے ملاقات کرنے جا رہی ہوں۔"

"آپ بہت نیک سیرت ہیں۔ میں آپ کی صاف گوئی کے لئے آپکا مشکور ہوں۔"
وہ غور سے اس کو دیکھنے لگی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر پھر سوچ کر بغیر کچھ کہے مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

"یہ ہے ہوشیار" پائیرو بولا، "مگر ہرکولی پائیرو اس سے بھی ہوشیار ہے۔"

"تمہارا مطلب؟"

"یہی کہ لازرس کی امارت کا سکہ میرے دل میں بٹھانے کا یہ اچھا طریقہ تھا۔"

"اس کی باتوں سے میں تو گھبرا گیا تھا۔"

"میرے عزیز تم میں ہمیشہ صحیح رد عمل غلط موقعے پر ہوتا ہے۔ یہاں اعلیٰ ذوق یا بد ذوق ہونے کا سوال نہیں۔ اگر بیگم رائیس کا کوئی ایسا پرستار ہے جو دنیا کا سکھ چین اس کے قدموں پر لاکر رکھ دے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مسز رائیس اپنی عزیز ترین سہیلی کو ایک قلیل رقم کے لئے قتل کر دے!!"

"اف!" میری زبان سے نکل گیا۔

"جی ہاں 'اُف'!"

"تم نے اسے اسپتال جانے سے باز کیوں نہیں رکھا؟"

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہرکولی پائیرو کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اسے اس کی سہیلی سے ملنے سے روکے؟ اس کام کے لئے ڈاکٹر اور نرس موجود ہیں۔"

"کہیں نک کی سفارش پر وہ لوگ اسے اندر نہ جانے دیں۔"

"میرے اور تمہارے سوا کوئی بھی اس سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ چلو اب ہم بھی چلیں"
تھوڑی دیر بعد باہر کا دروازہ کھلا اور چارج چیلنجر طوفان کی سی قیامت خیزی کے ساتھ داخل ہوا۔ اس کا دھوپ میں جھلسا ہوا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"کہئے مسٹر پائیرو" اس نے کہا، "آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ میں نے اسس

نرسنگ ہوم کو فون کیا تھا۔ میں جاننا چاہتا تھا کہ نک کی حالت کیسی ہے اور میں اس سے کس وقت مل سکتا ہوں۔ مجھے جواب ملا کہ میں اس کو دیکھ نہیں سکتا کیونکہ ڈاکٹر کی اجازت نہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ یہ کارستانی آپ کی ہے یا نک واقعی بے حد بیمار ہے؟"

"باور کیجئے محترم! نرسنگ ہوم کے قواعد اور ضوابط بنانا میرا کام نہیں۔ مجھے اس خیال سے وحشت ہوتی ہے۔ آپ کیوں نہیں اس ڈاکٹر سے۔ کیا نام ہے اسکا۔ ہاں یاد آیا، گراہم۔۔۔ ڈاکٹر گراہم سے فون پر معاملہ طے کر لیتے ہیں؟"

"میں ان سے گفتگو کر چکا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ نک خاطر خواہ طور پر روبہ صحت ہے یہ تو ڈاکٹروں کا عام انداز گفتگو ہے۔ میں ان کے تمام ہتھکنڈوں سے واقف ہوں کیونکہ میرے چچا خود ایک اچھے ڈاکٹر ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ کس طرح عزیزوں اور دوستوں کو دم دلاسے دیتے ہیں۔

اس لئے مجھے یقین نہیں کہ نک کسی سے ملنے سے انکار کرے۔"

پائیرو نے شفقت سے اسے دیکھا اور مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر ناچنے لگی "میرا مشاہدہ ہے کہ پائیرو کے دل میں عاشقوں کے لئے کافی جگہ ہے۔

"میری باتیں غور سے سنئے۔" پائیرو بولا" اگر ایک آدمی کو اجازت دے دی گئی تو پھر دوسروں کو باز رکھنا جوئے شیر لانے سے کم نہ ہوگا۔ بات سمجھ میں آئی؟ یا تو سب کو اجازت دے دی جائے یا پھر کسی کو بھی نہیں۔ ہم لوگوں کے پیش نظر مس نک کا تحفظ ہے وہ جس قدر مجھے عزیز ہے اسی قدر آپ کو بھی ہے۔۔۔ کیوں، ہے نا؟۔۔ اسکی زندگی کا تقاضا ہے کہ کسی کو بھی اس سے ملنے کی اجازت نہیں دی جائے۔"

"میں سمجھ گیا۔" چیلنجر نے مری ہوئی آواز میں کہا" مگر۔۔۔"

"بس، بس۔ اب اور ایک لفظ نہیں۔ ہمارے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں انہیں

"آپ بھی بھول جائیے اور میں بھی۔ ہوشیاری اور احتیاط وقت کا یہی تقاضہ ہے"

"میں اپنی زبان بند رکھوں گا۔" چیلنجر نے جواب دیا۔ لیکن دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔

"مجھے یوں پر تو کوئی پابندی نہیں ہے؟"

"جی نہیں۔" پائیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا

"اور اب ہیسٹنگز۔" چیلنجر کے رخصت ہوتے ہی پائیرو مجھ سے مخاطب ہوا، "جبتک کمانڈر چیلنجر، بیگم رائیس اور ممکن ہے مسٹر لازرس کا پھول والے کے یہاں سامنا ہو، چلو ہم لوگ چپکے سے مس نک سے مل آئیں۔"

"اور اس سے تینوں سوالوں کا جواب حاصل کریں؟"

"ہاں سوال تو پوچھنا ہی ہیں مگر میں جواب جانتا ہوں۔"

"کیا؟"

"ہاں مجھے جواب معلوم ہے۔"

"ذرا میں بھی تو سنوں۔"

"نہیں۔ تم مس نک کی زبانی سن لینا۔"

پھر جیسے میرے ذہن سے ان باتوں کو ہٹانے کے لئے اس نے ایک کھلا لفافہ میرے آگے کر دیا۔

لفافہ کے اندر اس ماہر کی رپورٹ تھی جسے پائیرو نے مس نک کے گھر اس کے دادا کی تصویر کی قیمت کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ رپورٹ میں لکھا تھا کہ تصویر کی قیمت کسی طرح بھی بیس پونڈ سے زیادہ نہیں۔

"ایک معاملہ تو اس طرح صاف ہو گیا۔" پائیرو نے کہا۔

"ہم یا نہ۔ اس سوراخ میں سانپ نہیں۔" میں نے پائیرو کا ایک پرانا استعارہ

استعمال کیا۔

"اوہ، تو تمہیں یہ یاد ہے؟ اس سوراخ میں جو ہے نہیں لازرس کی پیش کش بھی پچاس پونڈ جبکہ تصویر بیس سے زیادہ کی نہیں۔ لازرس جیسے زیرک سے کیسی غلطی ہوئی ہے! خیر، چلو چلنا چاہئے۔"

زرسنگ ہوم ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ ایک سفید پوش خانسامہ نے دروازے پر ہمارا استقبال کیا۔ ہم لوگ ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جائے گئے۔ اور ابھی ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک چست اور پھرتیلی نرس داخل ہوئی۔

پائیرو پر نظر پڑتے ہی اس کو اطمینان ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر نے مس نک کے متعلق ہدایت دینے کے ساتھ ساتھ پائیرو کا حلیہ ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تھا۔

"مس بکلی کی رات تو بڑے آرام سے بیتی۔ آپ ان سے ملنے آئے ہیں نا؟"

ایک خوبصورت کمرے میں نک آرام کر رہی تھی۔ آہنی پلنگ پر پڑی ہوئی وہ بالکل ایک تھکی ہوئی ننھی سی بچی نظر آ رہی تھی۔ اس کا چہرہ سفید اور آنکھیں کثرت گریہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"میں آپ کی اس زحمت کے لئے بے حد مشکور ہوں۔" نک نے بے لوچ آواز میں کہا۔ پائیرو نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"ہمت کیجئے بانو۔ اس دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔"

پائیرو کی باتوں نے اسے پریشان کر دیا۔

"اف" اس کی زبان سے نکلا۔

"کیا اب بھی آپ مجھے نہیں بتائیں گی کہ آج کل آپ کیوں پریشان رہتی؟ یا مجھے خود کوئی رائے قائم کرنی پڑے گی؟ میری دلی ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔"

نک کا چہرہ سرخ ہوگیا۔

"تو آپ واقف ہیں؟ خیر اب اس سے بحث نہیں کہ کسے کیا معلوم ہے اب تو کھیل ہی ختم ہو گیا۔ اب ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔"

وہ کچھ اور کہہ نہ سکی۔

"ہمت کیجئے بانو۔"

"اب ہمت کہاں؟ ہمت اور استقلال کا خزانہ پچھلے ہفتوں خالی ہو چکا۔ میں ناامیدی کے طوفان میں امید کا چراغ جلانے کی کوشش کرتی رہی ہوں۔"

میں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بعید از فہم تھیں

"ذرا غریب سٹیننگ کو دیکھئے" وہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکا۔"

اس کی غمگین آنکھیں میری آنکھوں سے چار ہوئیں۔

"مرحوم مائیکل سٹینٹن" وہ بولی "میرا منگیتر تھا۔"

باب ۱۱

مقصد

میں صم بکم کھڑا رہا۔

جب میرے حواس بجا ہوئے تو میں نے پائیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا یہی تمہارا مطلب تھا؟"

"ہاں میرے عزیز۔ آج ہی صبح ساری حقیقت مجھ پر واضح ہو گئی۔"

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

"اخبار کی سرخی دیکھ کر۔ پچھلی رات کھانے کے ٹیبل پر جو گفتگو ہوئی تھی اسے میں نے یاد کیا اور سارا معاملہ سمجھ میں آگیا۔"

پائیرو نک کی طرف رجوع ہوا۔

"آپ کو یہ خبر گذشتہ شب ہی مل گئی تھی؟"

"ہاں ریڈیو پر میں نے یہ خبر سنی۔ خبریں سننے کے لئے میں نے آپ لوگوں سے ٹیلیفون کا بہانہ کیا تھا، تاکہ تنہائی میں خبر سن سکوں۔" اس کے گلے میں کوئی چیز پھنستی ہوئی معلوم ہوئی۔

"میں آپ کی دلی کیفیت سے بخوبی واقف ہوں۔" پائیرو نے نک کے دونوں ہاتھ لئے

"میرے لئے وہ بڑا ہی نازک موقع تھا۔ تمام مہمان چلے آرہے تھے اور میرے دل میں آگ سی لگی ہوئی تھی۔ پتہ نہیں میں نے اپنے تئیں کیونکر قابو میں رکھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں خواب کی دنیا میں جا بسی ہوں۔"

"میں جانتا ہوں۔" پائیرو بولا

"پھر جب میں کورٹ لانے کے لئے اندر گئی تو ضبط کا دامن ہاتھ سے جاتا رہا۔ مگر میں نے

جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔ نچلی منزل سے سگی اپنے کوٹ کے متعلق استفسار کئے جا رہی تھی مگر جب اسے کوٹ نہیں ملا تو اس نے میرا شال اوڑھنے پر اکتفا کی مجھے پوڈر درست کرنے میں کچھ دیر ہو گئی، مگر جب میں باہر آئی تو اس کا قصہ تمام ہو چکا تھا۔

"آپ کے لئے یہ صدمہ بڑا ہی جانکاہ تھا۔" پائیرو بولا

"آپ سمجھتے ہیں؟ غم و غصہ سے میرا سینہ جہنم بنا ہوا تھا! میں مرنا چاہتی تھی! مگر شوئی تقدیر نے مجھے زندہ چھوڑ دیا، اور نہ جانے کب تک اسٹیون کی موت کے بعد یہ دنیا میرے لئے بے کیف رہے گی۔"

"غریب بچی!"

"میں زندہ رہنا نہیں چاہتی۔ یہ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں، اور اب بھی کہتی ہوں"

"میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ ہر انسان کی زندگی میں کبھی نہ کبھی ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جبکہ وہ زندگی پر موت کو ترجیح دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وقتی اور عارضی ہوتا ہے۔ میری باتیں اس وقت آپ کے لئے حقیر اور بے سود ہیں۔ آپ انہیں بکواس سے زیادہ نہیں سمجھتیں، مگر ایک وقت آئے گا۔"

"جبکہ میری شادی کسی اور سے ہو جائیگی۔ اور میں سٹیون کو بھول جاؤنگی۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، اور کبھی نہیں ہوگا!" وہ پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس وقت وہ بڑی پیاری لگ رہی تھی۔ اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئیں اور گال تمتماتے ہوئے تھے۔

پائیرو نرمی سے گویا ہوا۔ "نہیں، نہیں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں سوچ رہا تھا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو ایک ہیرو کا پیار نصیب ہوا۔ آپ کی اس سے ملاقات کیسے ہوئی تھی؟"

"لی ٹوکوے میں۔ سال بھر ہونے کو آئے۔ شاید ستمبر کا مہینہ تھا۔"

"اور آپ کی اس سے منگنی کب ہوئی؟"

"کرسمس کے بعد ہی۔ مگر یہ پوشیدہ رکھا گیا۔"

"ایسا کیوں ــــ ؟"

"سیٹون کے چچا سر میکینزی کی وجہ سے۔ اسے عورتوں سے سخت نفرت تھی۔ وہ پاگل تھا۔ اس کے دل میں یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ عورتیں انسان کی زندگی تباہ کر دیتی ہیں۔ سیٹون اپنے چچا کا رہین منت تھا اور وہ اسے بے حد عزیز تھا۔ اسی نے سیٹون کو جہاز بنا کر دیا تھا۔ دراصل اس کی بڑی خواہش تھی کہ سیٹون دنیا کے گرد چکر لگانے میں کامیاب ہو جائے مگر افسوس اس کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

اگر سیٹون اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاتا تو وہ انعام میں مجھے مانگ لیتا!

مگر سیٹون کا خیال تھا کہ اگر یہ راز قبل از وقت افشا ہو گیا تو پھر ہمارا خدا ہی حافظ ہے اس لئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ میرا اس معاملے میں کوئی بھی ہمراز نہیں ہو گا۔"

"کاش۔ کم از کم آپ نے اگر مجھ سے یہ کہہ دیا ہوتا!"

نک حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مگر اس سے کیا فرق پڑتا؟ یقیناً اس کا تعلق مجھ پر ہونے والے پر اسرار حملوں سے نہیں ہو سکتا ہے؟ اور پھر میں آپ سے کہہ بھی کیسے سکتی تھی۔ جبکہ سیٹون سے عہد و پیمان کر چکی تھی۔ مگر میرے لئے یہ پریشانی ناقابل برداشت تھی۔ دل میں ایک نامعلوم سا خوف گھر کئے ہوئے تھا۔ دوست احباب مختلف خیالات کا اظہار کرتے، اور میں دم سادھے سنتی اور دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ جاتی۔ الفاظ زبان پر آ آ کر رہ جاتے۔"

"اس کے قبل بھی ایک بار وہ اسی طرح گم ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ ہندوستان جا رہا تھا۔ اس کا جہاز خراب ہو گیا تھا۔ اور راستے میں اسے اترنا پڑا۔ پھر جب جہاز کی مرمت ہو گئی تو وہ واپس آیا۔ اس بار میں خود کو یہ کہہ کر ڈھارس بندھاتی رہی کہ اس دفعہ بھی ایسا ہی کوئی واقعہ پیش آیا ہو گا اور پھر دیر سویر ضرور واپس آ جائے گا۔ مگر یہ بھی صرف کل رات تک۔"

اس کی آواز بھرا گئی
"آپ نے مسز رائنس سے اس معاملے پر تبادلہ خیال نہیں کیا ؟"
"بعض اوقات خواہش تو بہت ہوتی تھی"
"کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ بھانپ گئی ہو ۔؟"
"نہیں" نانک نے چند لمحے سوچ کر جواب دیا "اس نے کبھی کچھ کہا تو نہیں مگر وقتاً فوقتاً وہ اشاروں کنایوں میں ہماری دوستی کا ذکر ضرور کرتی رہتی تھی"
"سیڈن کے چچا کے انتقال کے بعد بھی آپ نے اپنی منگنی کو پردہ راز میں رکھا؟ آپ جانتی ہیں نا کہ ان کا ایک ہفتہ ہوا انتقال ہو گیا ؟"
"میں جانتی ہوں، میں چاہتی تو اپنی منگنی کا کھلے بندوں اعلان کر دیتی مگر یہ کوئی مستحسن اقدام نہ ہوتا۔ دنیا جب ان کی موت کا سوگ منا رہی ہوتی اس وقت میرا یہ عمل غرور کے مترادف ہوتا۔ اخبار کے نمائندوں کا لامتناہی تانتا بندھ جاتا۔ شہرت کا سستا طریقہ نہ تو قابل ستائش ہے اور نہ قابل عمل"
"میں آپ سے متفق ہوں بانو۔ آپ اعلانیہ تو یہ نہیں کر سکتی تھیں مگر نجی گفتگو میں کسی دوست کو ہمراز بنا سکتی تھیں"
"میں نے اشارتاً ایک آدمی سے اس کا ذکر کیا تھا" نک بولی "اب پتہ نہیں اسے میری باتوں کا کس قدر یقین آیا"
پائیرو نے سر ہلایا۔
"آپ کے تعلقات آپ کے چچا زاد بھائی مسٹر واز سے خوشگوار ہیں ؟" اس نے اچانک موضوع گفتگو بدل کر دریافت کیا۔
"واز اس کا خیال آپ کو کیسے آیا ۔؟"
"جی کچھ نہیں میں یونہی ذرا سوچ رہا تھا"

"میری بھلائی ہمیشہ اس کے پیش نظر رہی ہے" نک بولی، "مگر میں سمجھتی ہوں کہ وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔"

"مگر میں نے تو سنا ہے کہ وہ آپ پر جان چھڑکتا ہے؟"

"وارنر میرے طرز رہائش کو ناپسند کرتا ہے، اسے شراب، میرے دوست احباب، میری باتیں اور میرا رنگ اچھا نہیں لگتا ہے، مگر ان تمام باتوں کے باوجود وہ مجھے اپنے دل سے دور نہیں کر سکتا۔ اسے امید ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ میری زندگی سدھار کے رہے گا!"

وہ کچھ دیر خاموش رہی۔

"مقامی حالات آپ نے کس سے معلوم کئے ہیں؟"

"آپ کسی سے مت کہئے گا۔ مسز کرافٹ سے میری کچھ باتیں ہوئی تھیں۔ انہیں سے مجھے تمام باتوں کا علم ہوا۔"

"مسز کرافٹ بڑی دلچسپ خاتون ہے بشرطیکہ اس کیلئے آپ کے پاس وقت ہو۔ بیحد جذباتی عورت ہے۔"

"میں خود بھی تو قدامت پرست اور جذباتی ہوں۔"

"کیا سچ، میں تو کہوں گی آپ کے مقابلے میں کیپٹن ہیسٹنگز زیادہ جذباتی واقع ہوئے ہیں۔"

خفت سے میرا چہرہ تمتما اٹھا۔

"ذرا ہیسٹنگز کا غصہ ملاحظہ ہو۔" پائیرو میری پشیمانی سے خوش ہو کر بولا "آپکا کہنا بالکل صحیح ہے۔ ہیسٹنگز ہے جذباتی۔"

"ہرگز نہیں۔" میں نے غصے میں بھر کر کہا۔

"ہیسٹنگز فطرتاً بہت نیک ہے اور یہ میرے کام میں ــــ"

"بکواس نہ کرو۔"

"یہ کسی چیز میں بھی برائی دیکھنے پر رضامند نہیں، مگر جب اسے برائی نظر آ جاتی ہے تو غصہ اور شرم سے اس کی زبان بند ہو جاتی ہے! اس کا دل سونے کا ہے!
— نہیں پیارے تم میری تردید نہیں کر سکتے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔"

"میں آپ دونوں صاحبان کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ دونوں نے بڑی محبت کا ثبوت دیا ہے۔"

"میں بانو۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ابھی تو ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔
پہلا کام تو یہ ہے کہ آپ یہاں رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا جائے اس پر عمل کریں"
نگ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ "آپ جو کچھ کہیں گے میں اس پر عمل کروں گی۔"

"موجودہ حالات میں آپ اپنے کسی دوست سے ملاقات نہ کریں۔"

"ٹھیک ہے میں کسی سے ملنا بھی نہیں چاہتی۔"

"اس کھیل میں آپ تماش بین ہیں اور میں تماشہ دکھانے والا! اچھا تو اب اجازت؟"
اس نے دروازہ تک پہنچ کر پوچھا۔ "آپ نے ایک بار ایک وصیت نامے کا ذکر کیا تھا۔ وہ وصیت نامہ کہاں ہے؟"

"ادھر ادھر کہیں پڑا ہوگا"

"آخری کوٹھی میں؟"

"ہاں۔"

"دراز میں بند ہے؟"

"مجھے کچھ یاد نہیں۔" اس نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ میری کوئی بھی چیز ٹھکانے سے اپنی جگہ پر نہیں رہتی۔ کاغذ وغیرہ میں لائبریری میں رکھتی ہوں۔ ممکن ہے وصیت نامہ بھی وہیں ہو۔ یا پھر میرے

کمرۂ خواب میں۔"

"پھر آپ مجھے تلاشی لینے کی اجازت دیجئے۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

باب ۱۲

ایلن

جب تک کہ ہم لوگ نرسنگ ہوم کی چار دیواری سے نکل کر باہر کی کھلی فضا میں نہ آگئے، پائیرد کی زبان پر مہر سکوت لگی رہی۔

"تم نے دیکھا؟ میرا اندازہ کس قدر درست تھا؟ اس معاملے میں ابتدا ہی سے مجھے ایک کمی سی محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس گم شدہ کڑی کے بغیر سارا معاملہ ہی لغو اور بے محل ہے۔ اس کی یہ بے سر و پا باتیں میرے لئے نا قابل فہم تھیں۔ کیونکہ میں نے کسی قابل ذکر واقعہ کو ظہور میں آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

یہ گم شدہ کڑی ہمیشہ سے میری نظروں کے سامنے تھی مگر میں اسے دیکھ نہ سکا اور دیکھ بھی کیسے سکتا تھا؟ جبکہ میں خود ہی اس کی حقیقت سے لاعلم تھا؟"

"تمہاری اس گم شدہ کڑی کا اس جرم سے کوئی گہرا تعلق ہے؟"

"میرے خدا! کیا تمہاری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا؟"

"نہیں۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ مقصد جرم جس کی جستجو میں ہم سرگرداں تھے، اس کا پتہ اس قدر آسانی سے چل جائے گا۔"

"میرا دماغ پراگندہ ہو رہا ہے، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آرہی ہیں۔ کیا جذبہ رقابت ان ساری باتوں کے پس پردہ کام کر رہا ہے؟"

"رقابت؟ اوں، ہوں۔ رقابت نہیں دولت۔ د،... و،... ل... ت۔"

میں ششدر کھڑا دیکھتا رہ گیا۔ اور وہ ایک پرسکون دریا کی سی روانی کے ساتھ

بولتا رہا۔

"سنو عزیزم۔ ایک ہفتہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ سر ٹیتھیو سیٹون کا انتقال ہو جاتا ہے یہ سر ٹیتھیو کوئی فقیر یا قلاش نہیں بلکہ انگلینڈ کی سب سے متمول ہستی ہے۔"

"مگر ہاں۔۔۔"

"خاموش و دخل در معقولات کی ضرورت نہیں، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔ اس کا ایک بھتیجا ہے جو اسے جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اسے ہی اپنے چچا کے انتقال پر اس کی وسیع جائداد ورثے میں ملتی ہے۔"

"مگر۔۔۔"

گذشتہ منگل کو سیٹون کی گمشدگی کی خبر آتی ہے اور بدھ کے دن سے مس نک پر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ فرض کرو کہ سٹنگز جانے سے قبل سیٹون ایک وصیت نامہ کی رو سے اپنی تمام دولت اپنی منگیتر مس نک کو چھوڑ جاتا ہے۔"

"یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔"

"مانتا ہوں۔ مگر حقیقت یہی ہے کیونکہ معاملہ اگر یہ نہیں تو پھر آج تک جتنی بھی باتیں ہوئی ہیں۔ ان کا کوئی مطلب نہیں۔ کوئی حقیر رقم داؤ پر نہیں بلکہ قارون کا خزانہ ہے اس بات کو نہ بھولنا۔

میں چند منٹ خاموش کھڑا صورت حال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے پائیرو کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے بہت بے چین ہے اور بڑی عجلت سے کام لے رہا ہے۔ مگر میرا دل کہہ رہا تھا کہ اس کی رائے صحیح ہے۔ خدا نے پائیرو کو صحیح نتیجے پر پہونچنے کی غیر معمولی قوت عطا کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں اس کی رائے سے اختلاف نہیں کرتا۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود میں جانتا تھا کہ ابھی بہت سی باتیں ثابت کرنی باقی ہیں۔

"اگر اس تنگنی کی حقیقت سے کوئی بھی خبردار نہیں تب ؟" میں نے سوال کیا

"ہش! کوئی! نہ کوئی اس حقیقت سے یقیناً باخبر ہے۔ اگر نہیں ہے تو ایسے حالات میں ہو جاتا ہے۔ ایسی باتیں بتائی نہیں جاتیں ۔ لوگ قیاس آرائی سے سچائی ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ مسز رائیس کے دل میں شک پیدا ہو چکا تھا۔ خود مس نک اس بات کا اقرار کر چکی ہے، ممکن ہے مسز رائیس کے پاس اپنے شکوک کو یقین میں بدلنے کے ذرائع ہوں گے کیسے ؟"

"مسٹر سیٹون کی منگیتر ہونے کی حیثیت سے مس نک کی اپنے ہونے والے شوہر سے یقیناً خط وکتابت ملوتی ہوگی ۔ فطرتاً یہ لڑکی لاپروا واقع ہوئی ہے، اس کی زندگی میں سلیقہ مندی اور سگھڑ پن کو دخل نہیں ۔ اس کے چہار طرف بے ترتیبی اور افراتفری کا بازار گرم رہتا ہے ۔ مجھے شک ہے کہ اس نے کبھی کسی چیز کو حفاظت سے رکھا ہو۔"

"اور یہی وجہ ہے کہ مسز رائیس کو اس کی وصیت کا حال معلوم ہو گیا ہوگا ؟"

"بے شک اب ہمارا دائرہ تفتیش تنگ ہوتا جا رہا ہے ۔ تمہیں میری وہ 'الف . سے خ' تک والی فہرست یاد ہے؟ اس میں صرف دو اشخاص پر شکوک کے بادل منڈلا رہے تھے ۔ میں نوکروں اور کمانڈر چیلنجر کو — جو صرف بتیس میل کی مسافت کو ڈیڑھ گھنٹے میں طے کر کے یہاں پہنچا تھا — بے قصور سمجھتا ہوں ۔ میں اس لمبی ناک والے مسٹر لازرس کو بھی بری الذمہ قرار دیتا ہوں، اگرچہ اس نے ایک معمولی تصویر کے لئے جس کی قیمت ۲۰ پونڈ سے زیادہ نہیں، ۵۰ پونڈ کی پیش کش کی تھی ۔ میں مسٹر کرافٹ اور ان کی بیگم کو بھی شک وشبہ سے بالاتر سمجھتا ہوں ۔ میری نظر صرف دو افراد پر ہے ۔"

"ان میں سے ایک مسز رائیس ہے ۔" میں نے آہستہ سے کہا ۔

اس کی سوہنی صورت، سنہرے بال اور حسن کی نزاکت کا خیال سطح ذہن پر ابھر کر ڈوب گیا ۔

"ہاں۔ حالات اس کے خلاف رہے ہیں۔ مس نک کی وصیت کی زبان خواہ کتنی ناقص ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات کہ مسز رائیس اس کی وارث ہے ناقابل فہم نہ ہوگی۔ آخری کوٹھی چھوڑ کر مس نک کی باقی تمام چیزوں کی حقدار مسز رائیس ہے۔ کل رات مس کیگی کے بجائے مس نک اگر مر جاتی تو آج مسز رائیس ایک امیر و کبیر عورت ہوتی!"

"مجھے یقین نہیں آتا!" کہ ایک حسین عورت قتل بھی کر سکتی ہے؟ اس کمزوری کا شکار صرف تم ہی نہیں بلکہ اکثر صرف اسی بناء پر ممبران جیوری کو یقین دلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے تمہارا خیال صحیح ہو کیونکہ ہماری فہرست میں ابھی ایک مشتبہ نام اور باقی ہے۔"

"کون؟"

"چارلس واز"

"مگر اسے تو ترکے میں صرف ایک مکان ہی ملتا ہے۔"

"ہاں۔ مگر ممکن ہے کہ وہ اس حقیقت سے لاعلم ہو۔ میرا خیال ہے مس نک کی وصیت اس کی تحریر کردہ نہیں۔ اگر اس نے لکھا ہوتا تو وصیت نامہ، مس نک کے الفاظ میں، ادھر ادھر پڑا نہ ہوتا بلکہ اس کی تحویل میں ہوتا۔ اس لئے مسٹنگز بہت ممکن ہے کہ وہ اسی بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ نک نے کوئی وصیت نامہ نہیں لکھا ہے اور اس کی موت پر وہی اس کا حقدار اور وارث ہوگا۔"

"میرے خیال میں" میں نے کہا "یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے۔"

"اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارا رومان پرور دماغ ایسی ہی باتوں کے سوچنے کا عادی ہے، تمہیں کیا چاہئے؟ ایک وکیل، جیسے جاسوسی ناولوں میں خاص اہمیت حاصل ہے اگر کہیں یہ بدقسمتی سے وکیل کی صورت شیطانی اور مکر آمیز ہوئی تو پھر اس کے مجرم ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ مسز رائیس سے زیادہ اس کی سیرت نمایاں ہے کیونکہ اس کا پستول کی موجودگی سے باخبر رہنا اور مس نک پر فائر کرنا مسز رائیس کے مقابلے میں زیادہ

قرین قیاس معلوم دیتا ہے۔"

"اور چٹان کو مس نک پر دھکیل دینا بھی۔"

"شاید اگر بچہ اپنی جگہ پر جمع ہوا نہیں ہے تو پھر چٹان سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات کہ چٹان غلط وقت پر اپنی جگہ سے لڑھکا، یا گیا تھا ثابت کرتا ہے کہ پس پردہ کوئی نسوانی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور گاڑی کے انجن کو خراب کر دینا کسی مرد کی دماغی کاوش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے اگرچہ آج کل کی دنیا میں بعض عورتیں اس فن میں مرد کے بھی کان کاٹنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ پھر بھی مسٹر واز کے خلاف میرا جو اندازہ ہے اس میں ابھی چند باتوں کی کمی ہے۔"

"مثلاً ۔ ۔ ۔؟"

"مس نک کی تنگی سے باخبر ہونے کے جو مواقع مسز رائیس کو حاصل رہے ہیں، وہ مسٹر واز کو نہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ مس نک پر حملہ قبل از وقت شروع ہوا۔"

"تمہارا مطلب؟"

"یہی کہ کل رات تک سیٹون کے مرنے کی خبر نہیں آئی تھی، مگر اس کے قبل ہی سے مس نک پر قاتلانہ حملے شروع ہو چکے تھے۔ اس طرح آنکھیں بند کئے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنا ایک وکیل کا وطیرہ نہیں ہو سکتا۔"

"ہاں۔" میں نے کہا۔ "اچانک کسی خاص نتیجے پر صرف ایک عورت ہی پہنچ سکتی ہے۔"

"بالکل۔"

"نک کا بار بار موت کے پنجے سے بچ نکلنا حیرت انگیز ہے۔ مجھے تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آتا۔"

اچانک مجھے مسز رائیس کی آواز میں تبدیلی یاد آ گئی جب اس نے کہا تھا کہ نک کے سر پر کسی بزرگ کا ہاتھ ہے۔ اور میرے سارے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا۔

"ہاں" پائیرو نے سوچتے ہوئے کہا، "میں ناکامی اور بدنامی نہیں مول لے سکتا۔"

"قسمت!" میں نے کہا۔

"آہ میرے دوست میں انسان کی سیاہ کاریوں کا بار خدا کے کندھے پر رکھنا نہیں چاہتا۔ کیا تم دعا کے متشکرانہ لہجے میں کہہ سکتے ہو کہ خدا نے مس نیگی بکلی کو جان سے مار دیا ہے؟

میں یہاں پہنچ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو کچھ ہوتا ہے اور ہو رہا ہے وہ مشیت ایزدی ہے لہذا میں خدا کے معاملے میں دخل نہیں دے سکتا۔ بلکہ میرا تو ایمان ہے کہ خدا نے ہر کولی پائیرو کو صرف دخل اندازی کے لئے پیدا کیا ہے! یہ میری سرشت میں ہے۔"

ہم لوگ اسی طرح تبادلۂ خیال کرتے ہوئے پہاڑ پر بنے ٹیڑھے میڑھے راستے سے چوٹی پر چڑھ رہے تھے۔ اور یہی وہ موقع تھا جبکہ ہم آخری کوٹھی کے چھوٹے سے پھاٹک سے ہو کر گزرے۔

"اف" پائیرو بولا، "یہ چڑھائی تو جان لیوا ہے! میری تو سانس پھول رہی ہے۔ اور میری مونچھیں بے جان سی ہو گئی ہیں۔ ہاں تو جیسا کہ میں کہہ رہا تھا میں بے قصور کا طرفدار ہوں۔ میں مس نک کا طرفدار ہوں کیونکہ اس کی جان لینے کی کوشش کی گئی ہے، میں مس میگی کا طرفدار ہوں کیونکہ اس کی جان ضائع ہوئی ہے!"

"اور تم مسز رائیس اور چارلس واز کے خلاف ہو۔"

"نہیں، نہیں ہیسٹنگز یہ بات نہیں۔ میرا ذہن بالکل صاف ہے میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ موجودہ صورت میں دونوں ہی شک کئے جانے کے قابل ہیں بس۔"

مکان کے متصل جو باغ تھا وہاں ہم لوگوں نے دیکھا کہ ایک آدمی بڑی مستعدی سے گھاس کاٹنے کی مشین چلا رہا ہے۔ اس کا چہرہ لمبا اور احمقانہ تھا اور آنکھیں چمک سے عاری تھیں۔ اس کے قریب ہی ایک دس سالہ بدصورت بچہ جس کا چہرہ بدصورتی کے باوجود دانائی کا پرتو لئے ہوئے تھا کھڑا تھا۔

اچانک مجھے یہ خیال ہوا کہ مکان کی سمت آتے ہوئے مشین کے چلنے کی آواز ذرہ برابر بھی ہمیں سنائی نہیں دی تھی۔ میں نے سوچا کہ ممکن ہے وہ کام کی زیادتی کی بنا پر تھک کر آرام کر رہا ہوگا اور اچانک ہماری آواز سے چونکنا ہو کر کام میں منہمک ہو گیا ہو

"صبح بخیر" پائیرو بولا

"صبح بخیر جناب"

"میرا خیال ہے کہ تم ہی یہاں کے باغبان اور اس عورت کے شوہر ہو جو مکان کے اندر کام کرتی ہے۔"

"یہ میرے ابا ہیں" لڑکے نے کہا۔

"آپ کا اندازہ صحیح ہے" اس نے جواب دیا "آپ ہی وہ غیر ملکی جاسوس ہیں؟ بانو کا کیا حال ہے؟"

"ابھی میں ان سے مل کر آ رہا ہوں۔ رات ان کی نہایت ہی آرام سے گزری ہے"

"یہاں پولیس آئی تھی" لڑکے نے کہا "اسی جگہ اس عورت کا خون ہوا تھا یہاں سیڑھی کے قریب۔ میں نے ایک بار ایک سور کو ذبح ہوتے دیکھا تھا کیوں ٹھیک ہے نا ابا؟"

"آہ" اس کے باپ کی زبان سے جذبات سے عاری لہجے میں نکل گیا۔

"ابا پہلے سور مارا کرتے تھے اور سور کی ہلاکت کا منظر میں بڑی خوشی سے دیکھا کرتا تھا"

"چھوٹے بچے بڑے چاؤ سے سور کو مرتا دیکھتے ہیں" اس نے اس طرح کہا جیسے یہ کوئی فطرت کا اٹل قانون ہے۔

"اس عورت کو کسی نے گولی ماری تھی" یہ لڑکا بولا "اس کا گلا نہیں کاٹا گیا تھا"

ہم لوگ گھر کی سمت بڑھے اور میں اس شیطان سیرت لڑکے سے چھٹکارہ حاصل کر کے خوش تھا۔

پائیرو کمرہ نشست میں داخل ہوا۔ اس کی تمام کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں پائیرو نے

گھنٹی بجائی اور سیاہ ماتمی لباس پہنے ایلین داخل ہوئی۔ ہمیں دیکھ کر اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی۔

پائیرو نے اسے بتایا کہ مس نک کی اجازت لے کر مکان کی تلاشی لینے کیلئے آئے ہیں

"اچھا!"

"پولیس اپنا کام ختم کر چکی ہے؟"

"وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا ہے۔ علی الصبح سے وہ لوگ باغ میں دیکھ بھال کرتے پھر رہے تھے۔ نہ جانے انہیں اپنی کوششوں میں کامیابی ہوئی بھی کہ نہیں۔"

وہ کمرے سے نکل ہی رہی تھی کہ پائیرو کے ایک سوال نے اسے روک دیا

"گذشتہ شب مس بکلی کی موت پر تمہیں بے حد اچنبھا ہوا تھا؟"

"جی ہاں۔ بے حد اچنبھا ہوا تھا مس بکلی بہت نیک خاتون تھی، اور مجھے یقین نہیں آتا کہ کوئی اس قدر پیچ ہو سکتا ہے کہ مس بکلی کو گزند پہنچا سکے۔"

"اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو تمہیں اس قدر حیرت نہ ہوتی۔ کیوں؟"

"پتہ نہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"

"میں جب پچھلی رات کمرے میں داخل ہوا" میں نے کہا: "تو تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کسی کو چوٹ تو نہیں آئی۔ کیا تمہیں اس قسم کی کسی بات کے ہونے کا اندیشہ تھا؟"

وہ خاموش رہی مگر اس کی انگلیاں ذرا کسمسانے ایک کونے پر تھیں جماتی رہیں اس نے سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"آپ حضرات سمجھ نہیں پائیں گے۔"

"نہیں" پائیرو بولا "میں سمجھ لوں گا خواہ تمہارا بیان کتنا ہی محیر العقول کیوں نہ ہو"

اس نے پائیرو کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔ اور پھر پائیرو پر اعتماد کرنے کا فیصلہ

کر کے کہنے لگی۔

"بات یہ ہے کہ یہ مکان ہے نا، اچھا نہیں ہے۔"

میں حیرت سے اچھل پڑا۔ مگر پائیرو کے لئے اس کا یہ بیان مطلق حیرت انگیز نہیں تھا

"تمہارا مطلب یہ ہے کہ یہ مکان بے حد قدیم ہے۔؟"

"جی ہاں۔"

کیا تم یہاں بہت دنوں سے ہو۔؟"

"جی چھ سال سے۔ میں یہاں سر لکوس کے زمانے سے ہوں۔ اس وقت میں باورچی خانے میں مددگار کی حیثیت سے کام کرتی تھی۔ اس زمانے میں بھی گھر کی یہی حالت تھی"

پائیرو نے غور سے اس کی جانب دیکھا۔

"اکثر پرانے مکان کا ماحول" پائیرو بولا "ہیبت ناک ہوتا ہے۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں، ہیبتناک، ہی صحیح لفظ ہے۔" ایلین نے پرجوش لہجے میں کہا "میرے افکار اور میرے حرکات کی پناہ گاہ! یہاں کی ہوا تک ملوث معلوم دیتی ہے۔ میں جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن اس گھر میں کوئی افتاد آئے گی۔"

"خیر تو تمہارا قیاس صحیح نکلا۔"

"جی ہاں۔"

اس کے لہجے میں اطمینان کا صرف ایک شائبہ تھا اور بس۔

"مگر تمہیں مس نیگی کے قتل ہو جانے کا وہم وگمان تک نہ تھا۔؟"

"جی بالکل نہیں۔ کیونکہ جناب کسی کو بھی تو اس سے نفرت نہیں تھی۔"

مجھے ایسا لگا جیسے کہ ان الفاظ میں ہمارے راز سربستہ کی کنجی محفوظ ہے۔ میرا خیال تھا کہ پائیرو مزید جرح سے معاملے پر نئی روشنی ڈالے گا۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ وہ بالکل نئے موضوع کو لے بیٹھا۔

"تم نے گولی چلنے کی آواز نہیں سنی۔؟"

"سنی بھی ہو تو بھی آتشبازی کے دھماکوں کی وجہ سے اس کا خیال ہی نہیں رہا۔"

"تم آتش بازی نہیں دیکھ رہی تھیں؟"

"جی نہیں۔ میں بے حد مصروف تھی۔"

"وہ نیا نوکر تمہارا ہاتھ بٹا رہا ہوگا؟"

"بالکل نہیں۔ وہ تو آتشبازی دیکھنے چلا گیا تھا۔"

"مگر تم نہیں گئیں؟"

"جی نہیں۔"

"کیوں بھلا؟"

"میں اپنے کام سے فارغ ہو جانا چاہتی تھی۔"

"تمہیں آتشبازی دیکھنے کا شوق نہیں؟"

"شوق تو ہے مگر بات دراصل یہ ہے کہ آتشبازی دو رات چھوٹتی ہے کل میری اور میرے شوہر کی چھٹی ہے۔ ہم لوگ نیچے شہر جا کر وہاں سے ان کا لطف اٹھانے کا خیال رکھتے تھے۔"

"میں نے سمجھا۔ تم نے مس میگی کو کوٹ مانگتے ہوئے سنا تھا؟"

"مس نک کے دوڑ کر اوپر جانے کی آواز مجھے سنائی دی، اس کے بعد مس بگلی کی آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی کہ مجھے پہننے کے لئے کوٹ وغیرہ کچھ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اس لئے میں شال اوڑھے لیتی ہوں۔"

"معاف کرنا" پائیرو نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "تم نے کوٹ تلاش کر کے انہیں دینے کی کوشش نہیں کی۔؟"

"میرا سارا کام پڑا تھا۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ اور پھر تمہیں دونوں میں سے کسی نے بلایا بھی تو نہیں تھا۔ شاید انکا خیال ہوگا کہ تم باہر آتشبازی دیکھ رہی ہوگی۔"

"جی ہاں۔"

"تو تم اس کے قبل باہر جا کر آتشبازی دیکھتی رہی ہو۔"

اس کا بے رنگ چہرہ سرخ ہو گیا

"میں آپکا مطلب سمجھ نہیں سکی۔ ہمیں باغ میں جانے کی کھلی اجازت ہے اگر اس سال میں آتشبازی دیکھنے کے بجائے کام میں لگی رہی یا سویرے سونے چلی گئی تو اس سے کسی کو کیا؟ ہمیں اتنی آزادی تو ہے نا کہ جس طرح چاہیں اپنا وقت کاٹیں؟"

"برائے خدا! میرا مطلب تمہاری دل شکنی نہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ تم اپنی افتاد طبع پر نہ چلو کبھی کبھی تبدیلی بڑی خوشگوار ہوتی ہے۔"

وہ دم لینے کو رکا۔

"ایک معاملہ اور ہے پتہ نہیں تم میری کچھ مدد کر دوگی کہ نہیں۔ جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو یہ ایک قدیم عمارت ہے اس میں کسی خفیہ کمرے کی موجودگی کا تمہیں علم ہے؟"

"اسی کمرے میں ایک خفیہ گوشہ ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں بچی تھی تو میں نے دیکھا تھا۔ مگر اس وقت مجھے یاد نہیں پڑتا کہ وہ کس جگہ ہے۔ اسی کمرے میں ہے یا لائبریری میں ہے؟ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

"کسی آدمی کے پوشیدہ رہنے کے لئے کافی ہے؟"

"نہیں، نہیں۔ وہ تو صرف چھوٹا سا تقریباً ایک فٹ چوڑا! ذرا سا ہی الماری کا خانہ ہے!"

"اف! میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا تھا"

ایلین کا چہرہ دوبارہ سرخ ہو گیا۔

"اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کہیں چھپی بیٹھی تھی تو آپ کا خیال غلط ہے۔ مجھے

مس نک کے دوڑ کر نیچے اترنے اور پھر باہر جانے کی آواز آئی۔ اس کے بعد میں نے ان کی چیخ سنی اور جب میں دریافت حال کے لئے حال میں آئی تو میری ان سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ یہی ساری حقیقت ہے اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں اور میں اس کے لئے قسم کھانے کو تیار ہوں۔"

باب ۱۳

خطوط

ایلین کے رخصت ہو جانے کے بعد پائیر نے استفہامی نظروں سے مجھے دیکھا
"گولی چلنے کی آواز اس نے یقیناً سنی ہے۔ اور یہی آواز سن کر اس نے باورچی خانے کا
دروازہ کھولا تھا کہ اسے نک کے تیزی سے اتر کر باہر جانے کی آواز آئی اور پھر وہ خود بھی
دریافت حال کے لئے بڑے کمرے میں آئی اور یہ عین انسانی فطرت ہے۔ مگر میں یہ جاننا
چاہتا ہوں کہ ہیسٹنگز، وہ رات کے وقت کیوں آتشبازی دیکھنے نہیں گئی۔"

"خفیہ کمرے کے متعلق سوال کرنے کا کون سا نکتہ تھا۔؟"

"وہ تو محض ایک خیال تھا۔ آخر رخ تک پہونچنے کا کوئی تو ذریعہ ہونا چاہئے۔"

"کون رخ؟"

"میری فہرست کا آخری نام۔ فرض کرو ہیسٹنگز کہ ہمارے اجنبی دوست کا ایلین سے کوئی
تعلق ہے اور وہ گذشتہ رات اس کمرے کے خفیہ مقام میں چھپا بیٹھا تھا کہ ایک لڑکی اس کے
قریب سے گزرتی ہے یا اسے نک سمجھ بیٹھتا ہے، اس کا پیچھا کرتا ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے
تو اسے گولی کا نشانہ بنا دیتا ہے۔

مگر یہ طریقہ صرف ایک گدھا ہی اختیار کر سکتا ہے
خیر یہ بات طے ہے کہ یہاں چھپنے کے لئے کوئی محفوظ مقام نہیں۔ چلو اب مس نک کے
وصیت نامے کو تلاش کریں۔"

کمرۂ نشست میں کاغذ کا ایک ٹکڑا تک نہ تھا۔ ہمیں لائبریری میں منتقل ہونا پڑا۔ یہ کمرہ
اندھیرا تھا اور اس کے درمیان قدیم وضع کی ایک بڑی سی میز پڑی ہوئی تھی۔ اس میں رکھے ہوئے

رسید، دعوتی رقعے، دوستوں کے خطوط اور حاجتوں کے خطوط جن میں روپے کا تقاضا تھا، کچھ اس طرح خلط ملط تھے کہ ان کے پڑھنے میں کافی وقت صرف ہو گیا۔
"صاحب! نگران خطوط کو ترتیب دینا ہو گا۔"

اور اس نے اپنے کہے کو سچ کر دکھایا۔ آدھ گھنٹے بعد وہ اطمینان سے تمام کاغذات کو جو متفرق حصوں میں تقسیم کر کے کتابی صورت میں منتقل کر دیئے گئے تھے، لیکر پڑھنے کے لئے بیٹھ گیا۔
"ہماری کوششوں کا ایک پہلو قابل ستائش ہے۔ ہم نے اپنا کام اس انداز سے کیا ہے کہ کسی معمولی چیز کا بھی نظر انداز ہو جانا ممکن نہیں۔"
"ہاں ٹھیک ہے۔"

اس نے ایک خط میرے آگے کر دیا۔ خط کی تحریر بری اور نا قابل خواندگی۔

جان من!

دعوت بڑی شاندار رہی۔ میں اپنی نظروں میں آج کافی حقیر نظر آ رہی ہوں تم نے عقلمندی کی جو اس چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اس کا ترک کرنا بہت مشکل ہے میں اپنے دوست کو اس کے بھیجنے کے متعلق تقاضہ کر رہی ہوں۔
زندگی بھی جہنم سے کم نہیں۔

تمہاری فریڈی

"پچھلی فروری کا یہ خط ہے۔" پائیپر دبولا "میں اس لڑکی کو ایک نظر دیکھتے ہی تاڑ گیا کہ وہ منشیات کا استعمال کرتی ہے۔"
"سچ؟ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی۔"
"یہ جاننا کوئی مشکل نہیں، اس کی آنکھیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ وہ منشیات کا استعمال کرتی ہے اس کے علاوہ اس کے مزاج کی بے ساختگی اور اس کا لاابالی پن بھی بے وجہ نہیں۔ کبھی تو وہ سراپا زندگی نظر آتی ہے اور کبھی مریل بے جان!"

"منشیات کے استعمال سے انسان کا اخلاق بری طرح مجروح ہو جاتا ہے نا؟" میں نے پوچھا۔

"لازمی طور پر۔ مگر میرا اندازہ کہتا ہے کہ مسز رائیس ابھی مبتدی ہے۔ ابھی اس عادت نے جڑ نہیں پکڑی ہے۔"

"اور نک؟"

"نہیں وہ اس کی عادی نہیں ممکن ہے کہ دل بہلانے کے لئے دوستوں کی مجلس میں اس نے کبھی اس کا شوق کیا ہو۔"

"مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی۔"

اچانک مجھے نک کے الفاظ یاد آ گئے جن میں اس نے کہا تھا کہ اکثر مسز رائیس اپنے آپے میں نہیں رہتی ہے۔ پائیرو نے خط کو ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو اب یہاں کچھ نہیں۔ دیکھیں مس نک کے کمرے سے کیا ملتا ہے۔ نک کے کمرے میں بھی ایک میز تھی مگر پہلی میز کے مقابلے میں یہ نسبتاً خالی تھی۔ یہاں بھی وصیت نامے کا نشان نہیں تھا۔

پائیرو نے ایک لمبی آہ کھینچی۔

"آج کل کی لڑکیوں کی تربیت تسلی بخش نہیں۔ سلیقہ حسن انتظام اور سگھڑاپا پنے کو ان کے نصاب تعلیم میں کوئی جگہ نہیں۔"

وہ ایک دراز میں رکھی ہوئی چیزوں کا معائنہ کر رہا تھا۔

"یہ آپ" میں نے طنز سے کہا، عورتوں کے لباس سے دل بہلا رہے ہیں؟"

"کیوں نہیں؟"

"مگر میں سمجھتا تھا کہ ہمارے پاس ان فضولیات کے لئے ـــ"

پائیرو کا ہنسی سے برا حال ہو گیا۔

"یقیناً میرے معصوم ہیسٹنگز، تمہیں ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں پیدا ہونا چاہئے تھا۔ اور مس نک بھی اگر وہ موجود ہوتی تو تم سے یہی کہتی۔ موجودہ دور کی عورتیں اپنے زیریں لباس (UNDER CLOTH) کے متعلق گفتگو تک کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ روزانہ ایسے کپڑے ساحل سمندر پر بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ پھر میں کیوں شرم و حیا کا ڈھونگ رچاؤں؟"

"میرا خیال ہے کہ تمہاری موجودہ روش بالکل بجا ہے۔"

"عقل کے ناخن لو میرے پیارے! تم صاف دیکھ رہے ہو کہ مس نک اپنے "خزانے" کو بند کر کے نہیں رکھتی۔ اگر اسے کسی چیز کو چھپانے کی ضرورت پیش آئی تو وہ اسے کہاں چھپائے۔ اپنے موزے اور پیٹی کوٹ کے اندر!

"ارے یہ کیا؟"

اس کے ہاتھوں میں خطوط کا ایک پیکٹ تھا۔ جس کے گرد ایک پرانا گلابی رنگ کا ربن بندھا ہوا تھا۔

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو یہ مائیکل اسٹون کے نامہ محبت کا پیکٹ ہے۔"

پائیرو ربن کھول کر خط نکالنے لگا۔

"پائیرو! یہ کوئی طریقہ نہیں۔"

"میرے دوست۔" اس کی آواز تیز اور لہجہ درشت تھا۔ "مجھے ایک قاتل کی تلاش ہے۔"

"ہاں۔ مگر نجی خطوط ــــ"

"... سے بہت سے نئے انکشافات ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اور میں ہر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ تم بھی ان پر ایک نظر ڈال لو۔ دو آنکھوں سے چار آنکھیں بہتر ہیں۔ تم اس بات سے اپنا اطمینان کر لو کہ ایلن کو ان خطوں کے مضامین زبانی یاد ہیں۔"

پائیرو کی یہ باتیں مجھے ایک آنکھ نہ بھائیں۔ مگر مس نک کے وہ الفاظ کہ "جس طرح بھی ہو ہم اپنی تشفی کر لیں" کی یاد سے میری تسلی ہو گئی۔

سیٹون کے خطوں کی ابتداء پچھلے موسم سرما سے ہوتی ہے۔

پہلی جنوری

پیاری۔ نیا سال آگیا اور اس سال بھی میں اچھی اچھی باتوں پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ یہ سچائی کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو کس قدر حسین ہے تم میری زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی کی ذمہ دار ہو۔ میرا خیال ہے کہ تم بھی اس تبدیلی کو محسوس کر رہی ہو گی۔

سال نو مبارک ہو۔

ہمیشہ سے تمہارا مائیکل سیٹون

۸ر فروری

جان محبت۔ کاش کہ میں تمہیں بار بار دیکھ سکتا! یہ سب باتیں کس قدر واہیات ہیں۔ کیوں ہیں نا؟ میں اس پردہ پوشی سے عاجز آگیا ہوں مگر میں اپنی مجبوری تم پر ظاہر کر چکا ہوں۔ میں بخوبی واقف ہوں کہ تمہیں جھوٹ اور پردہ پوشی سے کس قدر نفرت ہے۔ مجھے خود یہ باتیں پسند نہیں۔ مگر اسی طرح بچیا جان کو کم سنی کی شادی بالکل ناپسند ہے ان کی رائے میں اس سے زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ جیسے تم میری زندگی تباہ کر دو گی!!

دل شکستہ نہ ہو ہر کام خوش اسلوبی سے انجام پائے گا۔

تمہارا۔ سیٹون

۲ر مارچ

میں جانتا ہوں کہ مجھے مسلسل دو دن تک تمہیں خط نہیں لکھنا چاہئے تھا

مگر میں مجبور تھا۔ کل صبح جب میری آنکھ کھلی تو مجھے تمہاری یاد آئی۔ میں نے اسکاربورو پر سے پرواز کی تھی۔ پیارا، پیارا، پیارا اسکاربورو دنیا کا حسین ترین شہر! پیاری تمہیں اندازہ نہیں میں کس قدر تم سے پیار کرتا ہوں۔

تمہارا اسٹیفون

۱۸ر اپریل

عزیزاز جان ——— ہماری باتیں طے ہو چکی ہیں۔ اگر میں اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں چچا جان سے اپنی تمام باتیں منوانے کی کوشش کرونگا اگر انھوں نے اپنی رضامندی نہیں دی تو پھر مجھے ان کی پرواہ نہیں۔

میرے جہاز البا ترس سے تمہاری دلچسپی قابل ستائش ہے۔ میری کس قدر تمنا تمہیں اس پر بٹھا کر گھمانے کی ہے! خیر آج نہیں تو کسی اور دن سہی۔

خدا کے لئے تم میرے لئے پریشان نہ ہو۔ معاملہ اس قدر تاریک نہیں جتنا کہ نظر آتا ہے۔ اب جبکہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے میں اپنے کو موت کے حوالے نہیں کر سکتا۔ تم اپنے مائیکل پر بھروسہ رکھو ساری مشکلیں حل ہو جائیں گی۔

۲۰ر اپریل

فرشتہ صفت ——— تمہارا ایک ایک لفظ درست ہے اور میں اس خط کو بطور یادگار رکھونگا۔

میں تمہارے کسی لائق نہیں۔ تم اوروں سے کس قدر مختلف ہو!

تمہارا مائیکل سٹیون

آخری خط بلا تاریخ کے تھا۔

عزیز از جان ـــ کل میں روانہ ہو رہا ہوں۔ مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے، دل میں جوش اور اپنی کامیابی کی امید قوی ہے۔ والبا ٹرس، بالکل تیار ہے اور میری کامیابی کا ضامن۔

تم دل برداشتہ نہ ہونا۔ اگرچہ اس میں خطرے بہت ہیں مگر زندگی بھی تو خطرے کا دوسرا نام ہے۔

ہاں۔ مجھے کسی نے وصیت نامہ لکھنے کا مشورہ دیا تھا۔ اور میں نے نوٹ پیپر (NOTE PAPER) کے ادھ صفحے پر لکھ کر اپنے وکیل سٹروٹ فیلڈ کو بھیج دیا ہے مجھے خود ان سے ملاقات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ میں نے ایک بار سنا تھا کہ ایک شخص نے صرف تین الفاظ پر مشتمل ایک وصیت نامہ لکھا تھا اور قانون کی نظر میں اس میں کوئی خاص خامی نہیں تھی۔ میری وصیت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ مجھے یاد تھا کہ تمہارا صحیح نام مگڈالا ہے، میری یادداشت کی تعریف کرو! چند لوگوں نے بطور گواہ اس پر دستخط کر دئے۔

مگر تم ان باتوں کا برا نہ ماننا۔ میں تمہیں ہندوستان اور آسٹریلیا سے تار بھیجوں گا تم ہمت سے کام لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

شب بخیر، خدا تمہیں سلامت رکھے۔

مائیکل

پائیرو نے تمام خطوط دوبارہ تہہ کر دیئے۔

"تم نے دیکھا؟ اپنی تشفی کے لئے میرا ان کا مطالعہ کرنا ناگزیر تھا۔"

"ان باتوں کو جاننے کے لئے تم کوئی اور ذریعہ اختیار کر سکتے تھے۔"

"نہیں پیارے اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ اور اب ہمارے پاس نہایت قیمتی معلومات مہیا ہو گئی ہیں۔"

"کیا؟"

"ہم جانتے ہیں کہ سٹیون کی وصیت مس نک کے حق میں ہے اور تحریری طور پر محفوظ ہے اور یہ حقیقت ہر اس شخص پر آشکارا ہو جائے گی جس نے بھی ان خطوں کو پڑھا ہے۔ اور جب خطوط اس طرح سے لاپرواہی سے رکھے جائیں تو انہیں کوئی بھی پڑھ سکتا ہے۔"

"ایلن؟"

"یقیناً میں کہوں گا۔ میں اس پر واپسی کے وقت ایک تجربہ کروں گا"

"وصیت نامے کا تو کوئی پتہ نہیں۔"

"ہاں یہ عجیب بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ کسی الماری پر پڑا یا کسی پھولدان کے اندر ہو ہمیں چاہئے کہ مس نک کے حافظے کو درست کرنے میں اس کی مدد کریں۔ خیر اب یہاں کسی مزید انکشاف کی صورت ممکن نہیں۔"

جب ہم لوگ نیچے آ رہے تھے اس وقت ایلن بڑے کمرے کی صفائی کر رہی تھی۔ پائیرو نے نرمی سے اسے سلام کیا اور جب ہم لوگ دروازے کے قریب پہنچے تو پائیرو نے پلٹ کر اس سے پوچھا۔

"تم شاید جانتی ہو کہ مس نک کی، ہوا باز مائیکل سٹیون سے منگنی ہو چکی ہے؟"

ایلن آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہی۔

"کیا۔ اس سے، جس کے نام سے اخبار بھرا پڑا ہے"

"ہاں"

"میں بالکل بے خبر ہوں۔"

"اس کے چہرے پر حیرت کے نقوش بالکل مکمل تھے۔" میں نے باہر آ کر کہا۔

"ہاں۔ ایسا لگتا جیسے سچ مچ اسے تعجب ہوا ہے۔"

"ممکن ہے ہوا ہو۔"

"اور وہ خطوط جو تہمینوں سے زیر جامہ لباس کے نیچے دبے ہوئے تھے؟ نہیں پیارے!"

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ہر آدمی ہر کوئی پائیرو نہیں اور نہ ہر آدمی دوسرے کی راز جوئی کرتا پھرتا ہے۔"

"یہ ایلین ایک معمہ ہے۔" پائیرو بولا، "یہاں کوئی بات ایسی ضرور ہے جسے میں سمجھ نہیں سکا۔"

باب ۱۴

گم شدہ وصیت نامے کا راز

ہم لوگ وہاں سے نکل کر سیدھے نرسنگ ہوم پہنچے۔ ہماری اچانک واپسی سے نک کو بڑی حیرانی ہوئی۔

"ہاں ہاں" پائیرو نے اس کی استفہامی نظروں کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میری حیثیت بکس میں بند اس گڈے کی سی ہے جو ڈھکن کھلتے ہی باہر آجاتا ہے۔ خیر میں پہلے ہی آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کے معاملے سے الجھاؤ اور پیچیدگی دور کر کے اس میں ایک نظم اور ترتیب پیدا کر دی ہے"۔

"اس کا اب وقت بھی ہو چکا تھا" نک نے مسکراتے ہوئے کہا "کیا آپ بحیثیت صفائی پسند کہتے ہیں مسٹر پائیرو؟"

"یہ سوال میرے دوست ہیسٹنگز سے کیجئے۔"

لڑکی نے میری طرف دیکھا۔

مجھے تفصیل سے پائیرو کی معمولی خصوصیات جیسے ٹوسٹ کا چوکور روٹی سے کٹا ہونا اور انڈوں کا ہم ناپ (ایک ناپ کا) ہونا لازمی ہے، بیان کرنا پڑیں۔

پائیرو بیٹھا مسکراتا رہا۔

"یہ قصہ خوب بیان کرتا ہے" میرے قصہ ختم کرنے پر وہ بولا "مگر اس کا کہنا بالکل صحیح ہے۔ میں اپنی ضد کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ اب ذرا آپ ہی دیکھئے بانو کہ میں ہیسٹنگز کو بیچ سے مانگ نکالنے کی ترغیب دینے سے اب تک باز نہیں آیا۔ ٹیڑھی مانگ نکالنے کی وجہ سے اس کا چہرہ غیر متناسب ہو جاتا ہے"۔

" پھر تو مسٹر پائیرو" تنک بولی " آپ مجھے بھی ناپسند کرتے ہونگے کیونکہ میں بھی تو ٹیڑھی مانگ نکالتی ہوں۔ ہاں فریڈی کو آپ پسند کرتے ہوں گے کیونکہ وہ بیچ سے مانگ نکالتی ہے۔"

" اچھا تو اب پتہ چلا" میں نے غصے سے کہا" کہ گذشتہ شام آپ کیوں اس کی خوبصورتی کا گن گا رہے تھے۔"

" خدارا خاموش رہو" پائیرو بولا" میں یہاں کام سے آیا ہوں۔ بانو! آپ کا وصیت نامہ ہمیں نہیں ملا۔"

" اوہ! اس کے ابرو سکڑ گئے " آخر اس کی اس قدر ضرورت کیا ہے؟ میں ابھی مری تو نہیں۔ اور وصیت نامے کی اس وقت تک کوئی حیثیت نہیں جب تک کہ وصیت کرنے والا مر نہ جائے۔ کیوں ہے نا یہی بات؟"

" جی ہاں آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود مجھے اب سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق میں نے ایک رائے قائم کی ہے۔ آپ کا کام صرف سوچنا ہے۔ یاد کیجئے کہ آپ نے وصیت نامہ کہاں رکھا تھا؟ آخری بار اسے کب اور کہاں دیکھا تھا؟"

" میرا خیال ہے کہ میں نے اسے کسی خاص جگہ نہیں رکھا ہے۔ کیونکہ میں اس کی عادی نہیں۔ ممکن ہے میں نے اسے کسی کونے میں کھونس دیا ہو۔"

" آپ نے اسے کسی خفیہ خانے میں تو نہیں رکھ دیا ہے؟"

" خفیہ کیا؟"

" آپ کی نوکرانی ایلین کا کہنا ہے کہ آپ کے کمرہ نشست یا لائبریری میں ایک خفیہ خانہ"

" بکواس ہے سب" تنک بولی" میرے فرشتے کو بھی اس کی خبر نہیں۔ ایلین نے آپ سے یہ کہا ہے؟"

" وہ آخری کوٹھی میں جھٹ بنے سے پہلے اور اسے باورچی نے یہ خانہ دکھایا تھا۔"

" آج زندگی میں پہلی بار مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ دادا تو اس سے واقف ہونگے

مگر انھوں نے بھی مجھ سے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور مجھے امید ہے کہ ایسی کوئی بات وہ مجھ سے پوشیدہ نہ رکھتے۔ مسٹر پائیر و کیا آپ کو کامل یقین ہے کہ ایلین من گھڑت قصہ نہیں بیان کر رہی ہے؟"

"نہیں بانو، اس کی باتوں کا مجھے یقین نہیں! آپ کی اس نوکرانی میں کوئی عجیب و غریب بات ضرور ہے۔"

"اوہ! میں اسے یہ نام نہیں دے سکتی۔ اس کے شوہر کو نیم پاگل کہا جا سکتا ہے اور اس کا بچہ وحشی کہلانے کے قابل ہے، مگر ایلین ـــ وہ ہر طرح ٹھیک ہے۔"

"پچھلی رات آپ نے اسے آتشبازی دیکھنے کی چھٹی دی تھی یا نہیں؟"

"ضرور انہیں ہمیشہ چھٹی ملتی ہے۔ صفائی کا کام بعد کو ہوتا رہتا ہے۔"

"اس کے باوجود وہ نہیں گئی۔"

"نہیں۔ وہ گئی تھی۔"

"آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

"ارے ـــ وہ ـــ میں وثوق سے نہیں کہتی کہ وہ گئی تھی۔ میں نے اس سے دیکھنے کے لئے کہا تھا اور اس کے لئے وہ میری مشکور تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ وہ ضرور گئی ہوگی۔"

"برخلاف اس کے وہ تمام وقت گھر ہی میں تھی۔"

"تعجب ہے!"

"کیا سچ؟"

"جی ہاں۔ اس سے قبل ایسی حرکت اس سے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس نے کوئی وجہ بتائی؟"

"بتائی تو، مگر صحیح نہیں۔"

نک نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

"کیا یہ سوال بہت اہم ہے؟

پائیرو بے بسی سے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا

"اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں بانو۔ فی الحال میں اسے نظرانداز کرتا ہوں"

"اور یہ خانے والا معاملہ بھی۔" نک سوچتے ہوئے بولی۔ "مجھے اس سے بڑھکر حیرتناک بات سننے میں نہیں آئی۔ آپ لوگوں کو اس نے وہ خانہ دکھایا بھی یا نہیں؟"

"اسے یاد نہیں کہ وہ کس جگہ ہے۔"

"مجھے یقین نہیں کہ میرے یہاں ایسی کوئی جگہ ہے۔"

"میں بھی آپ کا ہم خیال ہوں۔"

"غریب لڑکی! بیچاری کے اعصاب بے حد متاثر معلوم ہوتے ہیں۔"

"وہ کہہ رہی تھی کہ آخری کوٹھی رہائش اختیار کرنے کے لئے مناسب جگہ نہیں۔"

نک کا سارا جسم کانپ اٹھا۔

"شاید اس کی رائے صحیح ہے۔" نک آہستہ سے بولی۔ "میں نے بھی کبھی کبھی یہ محسوس کیا ہے اس مکان میں ایک عجیب اثر ہے....."

اس کی آنکھوں کی سیاہی گہری ہو گئی، پتلیاں پھیل گئیں۔ ان میں ایک عجیب کیفیت تھی

پائیرو نے جلدی سے اس کی توجہ دوسری باتوں کی طرف پھیر دی

"ہم اپنے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ وصیت نامہ! مگڈ الا بکلی کا آخری وصیت نامہ"

"میں نے اسی عنوان سے وصیت نامہ لکھا تھا۔" نک فخر سے بولی۔ "مجھے یہ الفاظ یاد ہیں اور میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ میرا قرض اور قانونی اخراجات ادا کر دیئے جائیں۔ میں نے ایک کتاب میں یہ پڑھا تھا۔"

"تو آپ نے وصیت نامے کا فارم استعمال نہیں کیا تھا؟"

"نہیں۔ اس کے لئے میرے پاس وقت نہیں تھا، میں نرسنگ ہوم جا رہی تھی اس کے علاوہ کرافٹ نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ فارم بہت پیچیدہ اور بڑے خطرناک ہوتے ہیں بہتر یہی ہے

کہ وصیت نامہ سادہ اور معمولی انداز میں ہو، بہت زیادہ قاعدے اور قانون کی حاجت نہیں۔"

"مسٹر کرافٹ؟ کیا وہ موجود تھے؟"

"ہاں۔ انہی نے تو وصیت نامہ لکھنے کی ترغیب دی۔ ورنہ مجھے تو جہنم میں بھیجا! اس کا خیال نہیں آتا۔ اس نے کہا کہ ..... مرگئی تو میری جائداد کا معتد بہ حصہ سرکاری تحویل میں چلا جائے گا۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی۔"

"ہمارے کرم فرما مسٹر کرافٹ بڑے کام کے آدمی ہیں۔"

"یہ حقیقت ہے۔" نک گرم جوشی سے بولی۔ "اس کے کہنے پر آیا۔ اور اس کے شوہر نے گواہ کے فرائض انجام دیئے تھے۔ ارے ہاں! ٹھیک تو! میں کیا بیوقوف ہوں!"

ہم نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں بالکل گدھی ہوں! آپ لوگوں کو خواہ مخواہ آخری کوٹھی میں سر کھپانے کیلئے بھیج دیا۔ حالانکہ وصیت نامہ چارلس کے پاس ہے۔ چارلس واز کے پاس۔"

"اچھا!"

"مسٹر کرافٹ کی رائے تھی کہ وصیت نامہ کسی وکیل کے حوالے کر دیا جائے۔"

"ان کا مشورہ بالکل بجا تھا۔"

"مگر مجھے یہ واز کو سونپنا زیادہ مناسب نظر آیا۔ خیر تو ہم نے اسے ایک لفافے میں بند کر کے اسی وقت بھیج دیا۔"

وہ ایک گہری سانس لے کر اپنے تکئے میں دھنس گئی۔

"مجھے معاف کیجئے میں نے آپ لوگوں کو بے حد پریشان کیا ہے۔ اگر آپ میرے وصیت نامے کو دیکھنا ہی چاہتے ہیں تو واز کو یقیناً کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

"مگر بغیر آپ کے اجازتی رقعہ کے یقیناً" پائرو ہنس کر بولا

"کیا احمقانہ بات ہے!"

"نہیں بانو یہ احمقانہ بات نہیں بلکہ پیش بندی ہے"۔

"مگر میں اسے یہی کہوں گی" اس نے سرہانے سے خط لکھنے کا کاغذ اٹھا لیا

"کیا لکھوں، کیا یہ لکھ دوں کہ کتے کو خرگوش دکھا دو؟"

"خیال آرائی؟"

اس کے چہرے کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔

اس نے نک سے چند الفاظ لکھوائے۔

"آپ کی بڑی مہربانی بانو" پائیرو نے خط لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کو خواہ مخواہ تکلیف ہوئی مگر آپ باور کیجئے میں بالکل بھول گئی تھی۔ آپ تو اس سے واقف ہوں گے کہ کس طرح لوگوں کے ذہن سے بات نکل جاتی ہے؟"

"مگر جب ذہن میں حسن ترتیب اور اصول ہو تو پھر انسان کچھ نہیں بھولتا"

"آپ تو مجھے احساس کمتری کی مریضہ بنا دیں گے۔

"یہ ناممکن ہے۔ خیر خدا حافظ بانو" اس نے کمرے میں نظر دوڑائی "آپ کے پھول تو نہایت حسین ہیں"

"سچ، یہ پھول فریڈی کا بھیجا ہوا ہے، یہ گلاب جارج کی طرف سے ہے۔ اور یہ جم لازرس کی طرف سے۔ اور یہ دیکھئے"

اس نے انگور سے بھری ایک ٹوکری پائیرو کے آگے کر دی۔ یک لخت اسکے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا

"آپ نے اسے کھایا تو نہیں ہے؟"

"نہیں۔ ابھی نہیں"

"ایسا کیجئے گا بھی نہیں۔ آپ کو باہر سے آنے والی کوئی چیز نہیں کھانی چاہئے

کوئی چیز نہیں۔ مجھ گئیں آپ ؟"

"اف !"

وہ اسے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔

"میں سمجھی۔ آپ کا خیال ہے کہ یہ کھیل ابھی ختم نہیں ہوا ؟ قاتل ابھی تک گھات میں بیٹھا ہوا ہے ؟"

پائیرو نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ آپ یہاں بالکل محفوظ ہیں۔ صرف باہر سے آنے والی تمام چیزوں کا خیال رکھئے گا۔"

جب ہم لوگ باہر آئے تو رہ رہ کر سس نک کا خوف زدہ چہرہ مجھے یاد آتا رہا۔

پائیرو نے گھڑی نکال کر وقت دیکھا۔

"جلدی کرو۔ اس کے پہلے کہ مسٹر واز کھانے کے لئے آفس سے نکل جائے ہمیں اس سے وہیں مل لینا چاہئے۔"

وہاں پہنچنے پر بغیر کسی تاخیر کے ہم مسٹر واز کے آفس میں پہونچا دئے گئے۔ مسٹر واز نے کھڑے ہو کر ہمارا خیر مقدم کیا۔ اس کا رویہ تصنع سے پاک اور بالکل سنجیدہ تھا۔

"صبح بخیر مسٹر پائیرو، کہئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں ؟"

پائیرو نے سس نک کا تحریر کردہ خط پیش کر دیا۔ اس نے لے کر پڑھا اور پھر حیرت سے ہمیں دیکھنے لگا۔

"معاف کیجئے گا۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا ؟"

"کیا مس نک کا مطلب ظاہر نہیں ؟"

"اس خط میں لکھا ہے" اس نے انگلی سے خط کو مارتے ہوئے کہا "کہ میں سس نک کے اس وصیت نامے کو آپ کے حوالے کر دوں جو پچھلی فروری کو میری تحویل میں دیا گیا تھا۔"

"ٹھیک ہے" پائیرو بولا

"مگر حضرت مجھے سِس نک کا وصیت نامہ نہیں دیا گیا ہے! جہاں تک مجھے معلوم ہے آج تک اس نے وصیت کی ہی نہیں ہے۔ اور نہ میں نے ہی اس قسم کی کوئی چیز تحریر کی ہے"

"مگر یہ وصیت نامہ اس کا اپنا ہی لکھا ہوا ہے" پائیرو بولا، "اور آپ کو ڈاک کے ذریعے بھیجا گیا ہے"

وکیل نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس صورت میں میرا جواب یہی ہے کہ مجھے ڈاک سے ایسی کوئی چیز نہیں ملی"

"کیا واقعی مسٹر واز۔۔۔؟"

"یہ حقیقت ہے مسٹر پائیرو کہ مجھے ایسی کوئی چیز نہیں ملی"

کچھ دیر خاموشی رہی اس کے بعد پائیرو کھڑا ہو گیا۔

"اس صورت میں مسٹر واز کچھ کہنے کی گنجائش نہیں۔ ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے"

"ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے"

وہ بھی کھڑا ہو گیا۔

"خدا حافظ مسٹر واز"

"خدا حافظ مسٹر پائیرو"

"کہیں یہ جھوٹ تو نہیں بول رہا ہے؟" میں نے راستے پر پہنچ کر کہا۔

"وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ ایک بات ظاہر ہے کہ وہ اپنی موجودہ روش سے دستبردار نہیں ہوگا۔ مجھے سِس نک کا وصیت نامہ نہیں ملا۔ یہی اس کی صفائی ہے"

"مگر سِس نک کے پاس وصولی کی رسید تو ہوگی؟"

"ان سب باتوں کے پیچھے وہ اپنا دماغ خراب کرنے والی نہیں۔ اس نے وصیت نامہ بھیج دیا اور اس کا کام ختم ہو گیا۔ اس کے علاوہ اسی دن وہ عمل جراحی کے لئے نرسنگ ہوم میں

داخل ہو گئی تھی۔"

"خیر تو اب ہمیں کیا کرنا ہے؟"

"چلو ہم لوگ کرافٹ سے مل کر ملتے ہیں، دیکھیں وہ اس پر کیا روشنی ڈالتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہے۔"

"مگر اس میں اس کا فائدہ تو کچھ نہیں ہے" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ اسے تم اس زاویے سے نہ دیکھو۔ اس کی طبیعت اس آدمی کی سی ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔"

ہم لوگ جب پہنچے تو مسٹر کرافٹ باورچی خانے میں مصروف تھے۔ اور ان کا چھوٹا سا گھر ایک نہایت لطیف خوشبو سے بسا ہوا تھا۔

ہمیں دیکھتے ہی وہ چولھے چکی سے دست بردار ہو گئے۔ وہ قتل کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کے لئے بے چین تھے۔

"بس ایک سکنڈ اور!" وہ بولے "آپ لوگ اور تشریف لے چلیئے۔ بیگم بھی ہماری گفتگو میں حصہ لینا پسند کریں گی۔ اگر ہم نے یہاں بات چیت کی تو وہ ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ کوبو میلی، ہمارے دو کرم فرما اوپر جا رہے ہیں۔"

مسز کرافٹ بڑی گرم جوشی سے پیش آئیں۔ وہ نک کی خیریت جاننے کے لئے بے چین تھی۔ مجھے مسز کرافٹ سے زیادہ یہ پسند آئی۔

"غریب بچی" وہ بولی "نرسنگ ہوم میں ہے؟ مجھے تعجب نہیں جو اس کی طبیعت بالکل بگڑ گئی۔ کس قدر بھیانک سانحہ ہے! ایک معصوم جوان لڑکی گولی کا نشانہ بنا دی گئی! یہ دنیا کا کوئی غیر مہذب علاقہ بھی نہیں۔ اس واقعہ کے بعد سے مجھ پر چین کی نیند حرام ہو گئی ہے" "مجھے تو اس حادثہ نے بزدل بنا دیا ہے۔ مجھے تمہیں کہیں چھوڑ کر جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے"

اس کے شوہر نے جو کوٹ پہن کر ہمارے بیچ آ گیا تھا، کہا۔ "مجھ پر یہ سوچ کر تھرتھری طاری

ہو جاتی ہے کہ کل شام تم تنہا رہی تھیں۔"

"اب تم مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔ ہاں میں کہے دیتی ہوں۔" مسز کرافٹ نے کہا۔ "خاص کر غروب آفتاب کے بعد۔ مگر میں تو اس علاقے کو خیرباد کہنے کی سوچ رہی ہوں۔ غریب نک بکلی! میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اپنی کوٹھی میں چین کی نیند سو سکے گی۔"

ہمیں اپنے مقصد تک پہنچنے میں تھوڑی سی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ دونوں میاں بیوی کی طبیعت کچھ اس قدر باتونی واقع ہوئی تھی کہ ہم کوشش کے باوجود کچھ کہہ نہ سکے۔ وہ لوگوں کے حالات جاننے کے لئے بے حد مشتاق تھے۔ کیا مقتولہ کے والدین آ رہے ہیں؟ جنازہ کب اٹھے گا؟ پولیس کی اس قتل کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہیں کوئی سراغ ملا یا نہیں؟ کیا یہ سچ ہے کہ بالائی منزل میں ایک آدمی کی گرفتاری عمل میں آئی ہے؟

جب ان کے تمام سوالوں کا جواب دیا جا چکا تو وہ ہمیں کھانا کھا کر جانے پر اصرار کرنے لگے۔ مگر پائیرو کی بہانہ سازی نے ہمیں بچا لیا۔

گفتگو کے دوران ایک وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پائیرو نے اپنا سوال ان کے سامنے دہرایا۔

"ہاں کیوں نہیں؟" کرافٹ بولا "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ہم پہلے پہل یہاں آئے تھے۔ ڈاکٹروں نے APPENDICITIS تشخیص کی تھی۔"

"مگر ممکن ہے کہ نک کو یہ مرض رہا ہی نہ ہو!" مسز کرافٹ بولی۔ "یہ ڈاکٹر۔ ان کی تو بن آتی ہے اگر انہیں کسی مریض کو چیر پھاڑ کرنے کا موقع مل جائے۔ اس میں ایسی کوئی خرابی نہیں تھی۔ جو اس پر عمل جراحی کیا جاتا۔ اسے صرف بدہضمی کی شکایت تھی ڈاکٹروں نے X-RAY ذرا ایکسرے لیا اور فتویٰ دے دیا کہ پیٹ کاٹنا پڑے گا۔ اور مرتی کیا نہ کرتی نک کو مجبوراً نرسنگ ہوم میں داخل ہونا پڑا۔"

"میں نے یونہی مذاقاً اس سے پوچھا تھا" کرافٹ بولا "کہ اس نے کوئی وصیت نامہ

لکھا ہے یا نہیں ؟"

"پھر ؟"

"اور اس نے وہیں کھڑے کھڑے لکھ دیا۔ وہ پوسٹ آفس سے وصیت نامے کا فارم منگوانا چاہتی تھی مگر میں نے اسے روک دیا۔ کیونکہ ایک شخص نے مجھ کو بتایا تھا کہ بعض اوقات اس سے فائدے کے بجائے نقصان ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کا چچا زاد بھائی تو وکیل ہے۔ وہ اس کے لئے ایک مناسب وصیت نامہ تحریر کر دیتا۔ اس کی لکھی ہوئی وصیت تو صرف حفظ ماتقدم کے طور پر تھی۔"

"گواہ کون تھا ؟"

"ایلین اور اس کا شوہر۔"

"اس کے بعد اس کا کیا بنا ؟"

"بذریعہ ڈاک مسٹر وارز کو بھیج دیا گیا۔"

"آپ کو ٹھیک معلوم ہے کہ اسے ڈاک میں ڈالا گیا تھا ؟"

"جناب میں نے خود اسے ڈاک میں چھوڑا تھا ؟ یہاں، دروازے کے باہر جو خط چھوڑنے کا بکس ہے اس میں۔"

"اگر مسٹر وارز یہ کہیں کہ ڈاک سے انہیں کوئی وصیت نامہ نہیں ملا تو ۔۔۔ ؟"

کرافٹ اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ ڈاک میں گم ہو گیا۔" مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہ ناممکن ہے۔"

"کیا آپ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اسے ڈاک میں ڈالا تھا ؟"

"مجھے اس بارے میں کامل یقین ہے" کرافٹ نے پر جوش لہجہ میں کہا "میں قسم کھا سکتا ہوں۔"

"آہ !" پائرو بولا "خوش قسمتی سے وصیت نامے کی ابھی ضرورت نہیں کیونکہ

مس نک کے فی الحال مرنے کی کوئی امید نہیں !"

"رحم خدا !" پائیر چیخا۔ ہم لوگ اس وقت ہوٹل کی سمت جا رہے تھے "یہ کون جھوٹا ہے ؟ مسٹر کرافٹ یا اسٹروانہ ؟ کیونکہ کرافٹ کے جھوٹ بولنے کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ وصیت نامے کو پوشیدہ رکھنے میں اس کا کوئی فائدہ نہیں جبکہ خود اسی نے اس کی رائے دی تھی نہیں، اس کی باتیں بالکل قابل یقین ہیں کیونکہ اس کا اور نک کا بیان ایک سا ہے۔ مگر اس کے باوجود۔

"ہاں ؟"

اس کے باوجود مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جب ہم لوگ پہونچے تو کرافٹ کچھ پکار رہا تھا کیونکہ اخبار کے ایک کونے پر اس کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے بہت واضح نشان پڑے تھے۔ میں نظر بچا کر اسے پھاڑ کر لیتا آیا ہوں۔ میں اس کا غذ کو اسکاٹ لینڈ یارڈ میں اپنے دوست انسپکٹر جاپ کو بھیج دوں گا۔ ممکن ہے کہ وہ ان پر کوئی روشنی ڈال سکے"

"پھر ؟"

"تم نے محسوس کیا ہے کہ ہمارا دوست کرافٹ نقلی ہونے کی حد تک خوش مزاج ہے"

باب ۱۵
حیرتناک رویّہ

ہمارے کھانا ختم کرتے ہی کرنل وسٹن تشریف لائے۔

کرنل صاحب فوجی انداز کے لمبے تڑنگے اور خوش رو آدمی تھے۔ پائیرو کے لئے اسکے دل میں کافی عزت تھی۔ اور وہ پائیرو کی کامیابی سے بخوبی واقف تھے۔

"یہ قدرت کا کرشمہ ہے جو آپ ہمارے درمیان آج موجود ہیں۔" وہ بار بار اس جملے کو دہراتا تھا۔

اسے یہ خوف کھائے جا رہا تھا کہ کہیں وہ اسکاٹ لینڈ کی مدد لینے پر مجبور نہ ہو جائے اس کی خواہش خود اس کے عقدے کو حل کر کے قاتل کو گرفتار کرنے کی تھی۔ اور اسی وجہ سے وہ پائیرو کی موجودگی سے خوش تھا۔

"کیا عجیب معاملہ ہے" کرنل بولا "مگر خیر وہ لڑکی اب نرسنگ ہوم میں محفوظ ہے۔ مگر اب اسے ہمیشہ کے لئے تو وہاں نہیں رکھ سکتے!"

"یہی تو کرنل صاحب اصل دشواری ہے۔ مگر ایک صورت سے یہ مصیبت ٹل سکتی ہے"

"اور وہ صورت کیا ہے؟"

"وہ کہ ہم قاتل کو گرفتار کر لیں!"

"مگر یہ کوئی بچے کا کھیل نہیں آپ کو جس پر شک ہے اور وہ شبہ صحیح ہے تو یہ کام اتنا آسان نہیں ہوگا۔ ثبوت حاصل کرنے میں بڑی دقت ہوگی۔"

کرنل نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اس قسم کا معاملہ ہمیشہ پیچیدہ اور مشکل ہوتا ہے۔ اگر کسی طرح وہ پستول ہمارے ہاتھ

لگ جاتا ۔۔۔"

"اگر قاتل ذرا بھی سمجھدار ہے تو پستول اس وقت سمندر کی تہہ میں پڑا ہوگا۔"

"مگر" کرنل نے جواب دیا "اکثر ان میں عقل کا فقدان ہوتا ہے۔ آپ کو لوگوں کی احمقانہ حرکت پر حیرت ہوگی۔ میں قاتلوں کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔۔۔ ہمارے علاقے میں قتل کی واردات شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔۔۔ بلکہ معمولی مجرموں کے متعلق بتا رہا ہوں۔ انکی صد درجہ احمقانہ حرکت آپ کو محو حیرت کر دیگی۔"

"اس قسم کے لوگوں کی ذہنیت بالکل جدا ہوتی ہے۔"

"شاید اگر واز ہمارا ہی آدمی ہے تو پھر ہمارا کام آپس میں نپٹ جائے گا۔ وہ بڑا محتاط آدمی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ قابل وکیل بھی۔ وہ اپنا راز کبھی فاش ہونے نہیں دے گا۔ اگر کوئی عورت ہوتی تو بھی کچھ امید تھی کیونکہ وہ اپنے مقصد کے حصول کی بھرپور کوشش کرتی۔ عورتوں میں صبر نہیں ہوتا۔"

وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

"کل صبح اس کی تفتیش ہے۔ کاروز صاحب ہمارے حق میں کام کریں گے اور کوشش کریں گے کہ لوگوں کو کم از کم باتیں معلوم ہوں۔ ہم عوام کو ابھی اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔" وہ دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اچانک تیزی سے چل کر ہمارے پاس آ گیا۔

"خوب یاد آیا! میں تو اپنے آنے کا اصل مقصد ہی بھول گیا تھا۔ میں ایک معاملے میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔"

کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے اس نے جیب سے پھٹے ہوئے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکال کر پائیرٹ کے حوالے کر دیا۔

"میرے سپاہی کو اس کے باغ کی تلاشی میں یہ کاغذ ملا تھا۔ آپ لوگ جس جگہ سے کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ رہے تھے اس جگہ سے کچھ زیادہ دور پر یہ کاغذ نہیں تھا۔ ہمیں

یہی ایک با معنی سراغ مل سکا ہے۔"

پائیرو نے ہاتھ سے کاغذ کو برابر کیا۔ تحریر بُری اور غیر مربوط تھی۔

"۔۔۔ روپیہ فوراً ملنا چاہئے۔ اگر تم نہیں ۔۔۔ کیا ہوگا۔ تمہیں خبردار کرنا میرا فرض ہے۔"

پائیرو نے اسے بار بار پڑھا۔

"یہ تو بہت دلچسپ ہے۔" وہ بولا، "تو میں اسے رکھ سکتا ہوں؟"

"ضرور۔ انگلیوں کے نشان اس پر نہیں۔ اگر آپ اس کا کوئی مطلب نکال سکے تو مجھے بے حد خوشی ہوگی۔"

کرنل وسٹن پھر کھڑا ہو گیا۔

"اب مجھے چلنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے قبل آپ سے عرض کیا تھا کل اس کی تفتیش ہے۔ وایک بات اور۔ آپ کو بطور گواہ کے نہیں بلایا جائے گا سوائے ہیسٹنگز کے ہم لوگ نہیں چاہتے کہ لوگوں کو آپ کی اس معاملے سے وابستگی کا حال معلوم ہو۔"

"میں سمجھتا ہوں۔ اور اس غریب لڑکی کے والدین کا کیا حال ہے؟"

"وہ لوگ آج آرہے ہیں، تقریباً ۵ بجے پہنچیں گے۔ غریب بے چارے، مجھے ان پر بڑا ترس آرہا ہے۔ وہ اپنی بیٹی کی لاش کو پرسوں لے جائیں گے۔"

اس نے اپنے سر کو جنبش دی۔

"بڑا ہی دل خراش معاملہ ہے۔ مجھے اس میں ذرہ برابر بھی مزا نہیں آرہا ہے مسٹر پائیرو۔"

"اور یہاں کیسے مزا آرہا ہے کرنل صاحب؟ جیسا کہ آپ نے ابھی کہا یہ بڑا ہی دل خراش معاملہ ہے۔"

جب وہ بے کر چلا گیا تو پائیرو دوبارہ کاغذ کو بے کر دیکھنے لگا۔

"کیا کوئی سراغ ہے؟"

اس نے اپنے شانے کو جھٹک دیا۔

"کیسے کہا جائے؟ اس سے بلیک میل کی بو آ رہی ہے! اس رات ہماری پارٹی کے کسی فرد پر روپے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی اجنبی پر دباؤ ڈالا جا رہا ہو۔"

اس نے اس تحریر کو آتشی شیشے سے دیکھنا شروع کیا۔

"ہسٹنگز دیکھو تو یہ تحریر تمہیں جانی پہچانی معلوم دیتی ہے کہ نہیں؟"

"اس سے مجھے یاد پڑتا ہے کہ ـــ ہاں، یاد آیا ـــ مسز رائس کا وہ خط!"

"ہاں"، پائیرو نے آہستہ سے کہا، "دونوں میں مشابہت ہے۔ بہت زیادہ مشابہت ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ مگر اس کے باوجود مجھے اس کے مسز رائس کی تحریر ہونے پر شبہ ہے۔"

"اندر آئیے۔"

اس نے دروازے پر کسی کی دستک سن کر کہا۔

دروازہ کھلا اور کمانڈر چیلینجر اندر آئے۔

"میں ادھر سے گزر رہا تھا سوچا کہ دیکھتا چلوں آپ کہاں تک پہنچ سکے ہیں۔"

"فی الحال تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آگے جانے کے بجائے ہم پیچھے بھاگ رہے ہیں۔"

"یہ تو بری بات ہے۔ مگر مجھے یقین نہیں آتا مسٹر پائیرو۔ میں آپ کے متعلق بہت کچھ سن چکا ہوں، آج تک آپ کو ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑا۔"

"یہ صحیح نہیں۔" پائیرو بولا "۱۸۹۳ء میں جب میں بلجیم میں تھا تو مجھے ایک زبردست ناکامی سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ تمہیں یاد ہے ہسٹنگز؟ میں نے تم سے ذکر کیا تھا وہ چاکلیٹ کے بکس والا معاملہ۔"

"مجھے یاد ہے" میں نے کہا۔

"مگر اسے تو ایک زمانہ ہو گیا۔" چیلینجر بولا "اب اس کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے آپ اس کی تہہ کو پہنچنے کی کوشش کریں گے نا؟"

"اس کی تو میں قسم کھاتا ہوں۔ میں وہ کتا ہوں جو ایک بار بُو پالے تو پھر اپنے راستے سے بھٹکتا نہیں۔"

"بہت خوب! کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی؟"

"مجھے دو آدمیوں پر شک ہے۔"

"شاید مجھے ان دونوں آدمیوں کا نام نہیں پوچھنا چاہیئے؟"

"میں آپ کو ان کا نام نہیں بتا سکتا! ممکن ہے میرا شبہ غلط ہو۔"

"مجھے امید ہے کہ میری تفتیش تشفی بخش ہے۔" اس نے ایک لطیف مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آپ ڈیون پورٹ سے ۸ بجے کے چند منٹ بعد روانہ ہوئے اور آپ یہاں آٹھ بج کر پانچ منٹ پر پہنچے۔ یعنی جرم سرزد ہونے کے بیس منٹ بعد۔ مگر ڈیون پورٹ سے یہاں کا فاصلہ صرف تیس میل کا ہے اور آپ نے اکثر اس مسافت کو گھنٹہ بھر میں طے کیا ہے اس لئے اب آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ آپ کی تفتیش معقول نہیں!"

"جی ہاں مگر میں ___"

"آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں ہر بات کی پوری تفتیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے قبل آپ سے عرض کیا آپ کی تفتیش معقول نہیں۔ مگر اس کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں ہیں میرا اندازہ کہتا ہے کہ آپ مس نک سے شادی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔"

چیلنجر کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔

"میری یہ ایک دیرینہ خواہش ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ مگر نک کی منگنی کسی اور سے ہو چکی تھی۔ یہی وجہ شاید دوسرے شخص کو مارنے کی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ غیر ضروری ہے کیونکہ وہ شخص ایک ہیرو کی موت مرتا ہے۔"

"تو پھر یہ سچ ہے کہ نک سیٹون سے وابستہ تھی؟ آج صبح سے ہر آدمی کی زبان پر

یہ بات ہے ۔"

"ہاں ۔ آپ کو پہلے کبھی اس کا شک نہیں ہوا ؟"

"مجھے یہ معلوم تھا کہ وہ کسی اور سے منسوب ہو چکی ہے ۔ صرف دو دن قبل اس نے مجھ سے اس کا ذکر کیا تھا ۔ مگر اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ شخص کون ہے ۔"

"وہ آدمی مائیکل سیٹون تھا ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ کافی دولت مس نک کیلئے چھوڑ گیا ہے آہ ! یہ ٹھیک ہے کہ یہ وقت اس کے قتل کا نہیں ۔ آپ کے نقطہ نظر سے ! ابھی تو اس کا دل غم کے آنسو بہا رہا ہے مگر وہ جوان ہے اور میرے خیال میں وہ اُسے کو پسند بھی کرتی ہے ۔۔۔"

چیلنجر خاموش کھڑا اسنتا رہا ۔

"اگر یہ ۔۔۔" وہ بڑبڑایا ۔

دروازے پر کسی نے دستک دی ۔ دروازہ کھلا ۔ اور مسز فرڈ ریکا رائیس اندر داخل ہوئی "میں ساری جگہ آپ کو تلاش کرتی پھر رہی ہوں ۔" اس نے چیلنجر سے کہا "پھر مجھے پتہ چلا کہ آپ یہاں ہیں ۔ میں جاننا چاہتی تھی کہ آپ میری گھڑی لائے ہیں یا نہیں ؟"

"جی ہاں میں تو آج ہی صبح لے آیا ۔"

اس نے جیب سے گھڑی نکال کر اس کے حوالے کر دی ۔ گھڑی کی ساخت اور بناوٹ عجیب و غریب تھی ۔ گھڑی کی شکل بالکل گول تھی ۔ اس میں سیاہ چمڑے کا پٹہ لگا ہوا تھا ۔ نک بکلی کی کلائی پر میں نے ایسی ہی ایک گھڑی دیکھی تھی ۔

"مجھے امید ہے کہ اب یہ گھڑی بالکل صحیح وقت دکھائے گی ۔"

"یہ بالکل واہیات گھڑی ہے ۔ ہمیشہ اس میں کوئی نہ کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے ۔"

"پھر تو یہ ہاتھی کا دانت ہے صرف دکھانے کا کھانے کا نہیں !" پائیرو بولا ۔

"کیا دونوں خصوصیتیں یکجا نہیں ہو سکتیں ؟" مسز رائیس نے باری باری ہمیں دیکھتے

ہوئے پوچھا "کہیں میں آپ لوگوں کی گفتگو میں حارج تو نہیں ہو رہی ہوں ؟"

"بالکل نہیں۔ ہماری گفتگو کا موضوع اس افواہ سے ہے جو لوگوں میں گرم ہے اور جس میں کہا جا رہا ہے کہ مس نک کی منگنی مرحوم سلیڈن سے ہو چکی ہے۔"

"اچھا! تو پھر نک کی مائیکل سیڈن سے واقعی نسبت لگ چکی تھی!" رائیس بولی

"آپ کو یہ سن کر حیرت ہوئی ؟"

"کچھ۔ یہ نہیں کیوں، مگر میرا خیال تھا کہ پچھلی ملاقات میں وہ اس کی طرف مائل نظر نہیں آتا تھا۔ دونوں ساتھ ساتھ کافی گھوما کرتے تھے۔ مگر کرسمس کے بعد مجھے ایسا لگا جیسے دونوں سرد پڑ چکے ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے دونوں شاذ و نادر ہی ملا کرتے تھے"

"دونوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ اس بات کو پردہ راز میں رکھا۔"

"میرے خیال میں بڈھے سر تھیو کی وجہ سے انھوں نے ایسا کیا۔ وہ ضرور کچھ پاگل ہو"

"آپ کو کبھی شبہ نہیں ہوا میڈم ؟ آپ کی تو نک سے گہری دوستی ہے۔"

"نک اگر چاہے تو شیطان کا بھی روپ دھارن کر سکتی ہے۔" رائیس بڑبڑائی "مگر اب مجھے پتہ چلا کہ آج کل وہ کیوں پریشان رہا کرتی تھی۔ اف! مجھے تو اس کی کل کی باتوں سے ہی سمجھ لینا چاہیے تھا۔"

"آپ کی ننھی سہیلی بڑی پرکشش ہے میڈم۔"

"جم لازرس کا بھی کسی زمانے میں یہی خیال تھا۔" چیلنجر نے پھیکی، احمقانہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! جم ۔۔" اس نے اپنے شانے کو جھٹکا دیا۔ اس کے خفا ہونے میں کوئی کلام نہیں تھا وہ پائیرو سے مخاطب ہوئی۔

"یہ بتائیے مسٹر پائیرو کیا آپ ۔۔"

وہ چپ ہو گئی۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا، چہرہ سفید ہو گیا تھا اور اس کی نظریں میل پر

گرای ہوئی تھیں۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں بانو؟"

میں نے ایک کرسی پیش کی اور سہارا دیکر اسے بٹھایا۔ اس نے اپنے سر کو جنبش دی اس کی زبان سے صرف اتنا نکلا "میں اچھی ہوں" اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔ ہم لوگ اس کی حالت دیکھتے رہے۔

ایک منٹ کے بعد وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"کیا ہو گئی ہے بیپا رے جارج، تم اس طرح پریشان نہ ہو۔ قتل و خون کے متعلق باتیں کیجئے! میں جاننا چاہتی ہوں کہ مسٹر پائیرو صحیح راستے پر ہیں یا نہیں؟"

"یہ کہنا قبل از وقت ہوگا بانو" پائیرو بولا۔

"مگر آپ نے اندازہ تو قائم کیا ہوگا؟"

"شاید۔ مگر مجھے ابھی کافی ثبوت کی ضرورت ہے"

"اوہ!" رائیس نے بے اعتباری سے کہا اور اچانک وہ کھڑی ہو گئی "میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ میں اب جا کر آرام کروں گی۔ شاید کل مجھے نک سے ملاقات کرنے کی اجازت مل جائے۔

وہ چلی گئی۔

"کوئی اس عورت کے دل کا حال نہیں جان سکتا۔ نک اسے چاہتی ہو تو ہو، مجھے یقین نہیں کہ یہ بھی اسے چاہتی ہے۔ مگر عورتوں کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے دل میں کچھ، اور زبان پر کچھ ہوتا ہے۔

آپ کیا باہر جا رہے ہیں مسٹر پائیرو؟" پائیرو کھڑا ہو گیا تھا اور اپنی ٹوپی پر سے گرد صاف کر رہا تھا۔

"جی ہاں۔ میں ذرا شہر جا رہا ہوں"۔

"مجھے کوئی کام نہیں، کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟"

"بڑی خوشی سے۔"

ہم لوگ کمرے سے باہر آئے ہی تھے کہ پائیرو معذرت کر کے واپس کمرے میں چلا گیا

"میری چھڑی رہ گئی تھی۔" اس نے واپس آکر کہا۔

چیلنجر چھڑی دیکھ کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ چھڑی پر طلائی (GOLD) چھلے چڑھے ہوئے تھے۔ اور وہ بہت زیادہ مرصع تھی

پائیرو سب سے پہلے ایک پھول والے کے یہاں گیا۔

"میں مس نک کو پھول بھیجنا چاہتا ہوں۔" پائیرو بولا

دوکاندار کو اس کی تشفی کرانے میں کافی سر مغزی کرنی پڑی۔ اس نے ایک سنہری ٹوکری کا انتخاب کیا جسے نارنجی کارنیش سے بھرنے کے بعد ایک بڑے نیلے فیتے سے باندھا جائیگا۔ دوکاندار نے ایک کارڈ دیا جس پر اس نے تصنع سے کام لے کر لکھ دیا

"ہرکیول پائیرو کی بہترین خواہشات کے ساتھ۔"

"میں نے بھی آج صبح اسے پھولوں کا تحفہ بھیجا ہے۔" چیلنجر نے کہا۔ "میں سوچتا ہوں تھوڑے سے پھل بھی لگے ہاتھوں بھیج دوں۔"

"بیکار ہے۔"

"کیا کہا آپ نے؟"

"میں نے کہا اسکی ضرورت نہیں کیونکہ ماکولات اور مشروبات کے بھیجنے کی اجازت نہیں"

"کون کہتا ہے؟"

"میں کہتا ہوں۔ یہ قانون میں نے بنایا ہے۔"

"لاحول ولا!" چیلنجر کی زبان سے نکلا، اسے پائیرو کی باتوں سے سخت حیرت ہوئی۔

"تو یہ بات ہے" وہ بولا۔ "آپ ابھی تک ڈرتے ہیں۔"

باب ۱۶

سفر لندن

صاحب کارونر کی تحقیقات بالکل خشک اور بے کیف رہی ۔۔۔ صرف بال کی کھال کھینچی گئی ۔ پہلے لاش کے شناختی ثبوت پیش کئے گئے ۔ پھر میں نے لاش کی بازیافتگی سے متعلق اپنا بیان دیا ۔ اس کے بعد ڈاکٹری ثبوت پیش کئے گئے ۔

صاحب کارونر نے ایک ہفتے کے لئے اپنی تحقیقات ملتوی کردی ۔

روزانہ اخباروں میں سنٹ لو کے قتل کو مقام خصوصی حاصل ہوگیا تھا ۔ اس نے درحقیقت وہی جگہ حاصل کرلی تھی جو اس سے قبل سیٹون کے متعلق خبروں کے لئے مخصوص تھی ۔ اب جبکہ سیٹون مرچکا تھا اور اس کے متعلق تعزیتی اور تہنیتی بیانات شائع ہوچکے تھے تو ایک نئے سنسنی خیز واقعہ کا عمل میں آنا ناگزیر تھا ! اخبار نویسوں کے لئے سنٹ لو کا اسرار قسمت سے کم نہیں تھا ۔ خاصکر ایسے وقت جبکہ ایسی خبروں کا قحط الرجال تھا اجلاس کے اختتام پر ، اخبار کے نمائندوں کی آنکھیں بچا کر میں پائیرو سے جا ملا اور ہم دونوں مرحومہ کے والدین گائلس بکلی اور اس کی بیگم سے جا ملے ۔ میاں بیوی کا یہ جوڑا نہایت ملنسار ، دنیا کے چھل کپٹ سے ناواقف اور نیک تھا ۔

مسز بکلی اعلیٰ کردار کی لانبی اور گوری عورت تھی ۔ اس کا شوہر ننھا سا آدمی تھا ۔ جس کے بال سفید ہوچکے تھے ۔ اور جس میں ایک مقناطیسی کشش تھی ۔

غریب بچاری نے : اپنی لاڈلی بیٹی جسے وہ " ہماری میگی " کے نام سے پکارتے تھے کی اچانک موت سے گویا ان پر اوس پڑگئی تھی ۔

" مجھے اب یقین نہیں آتا مسٹر پائیرو " مسٹر بکلی نے کہا " کہ ایسی معصوم اور

بے ضرر لڑکی ۔۔۔ اس قدر خاموش اور بے لوث، کون اسے نقصان پہونچانے کی سوچ سکتا ہے؟
"اس کی موت کی خبر جب آئی تو میں کچھ سمجھ ہی نہیں سکی" مسز بکلی بولی "اور یقین بھی کیسے آتا جبکہ اسے کل ہی صبح یہاں سے ہم نے روانہ کیا تھا۔"
"زندگی کے قہقہوں کے بیچ موت کا راگ، اسی کو دنیا کہتے ہیں!" اس کا شوہر بڑبڑایا۔
"کرنل وسٹن بڑے مہربان تھے۔" مسز بکلی بولی "انھوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اس آدمی کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے جس نے یہ حرکت کی ہے۔ وہ ضرور کوئی پاگل ہے۔ کیونکہ اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔"
"خاتون! میں بیان نہیں کر سکتا کہ کس قدر میرے دل میں آپ لوگوں کے لئے ہمدردی اور آپ کی ہمت واستقلال کیلئے عزت ہے!"
"رونے دھونے سے ہماری بیگی زندہ تو نہیں ہو سکتی" مسز بکلی نے حیرت و یاس سے بھرپور لہجے میں کہا۔
"میری بیگم بڑی خوبیوں کی عورت ہے۔ ان کی مستقل مزاجی اور عزم مجھ سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ معاملہ کس قدر ۔۔۔ کس قدر پاگل بنا دینے والا ہے۔"
"میں جانتا ہوں ۔ میں جانتا ہوں" پائیرو بولا۔
"آپ بہت بڑے جاسوس ہیں مسٹر پائیرو؟" مسز بکلی نے سوال کیا۔
"لوگوں کا کچھ ایسا خیال ہے۔"
"تو آپ قاتل کی کھوج لگائیں گے؟"
"میں جب تک اسے گرفتار نہ کرا دوں، مجھ پر آرام حرام ہے۔"
"برائی کی سزا ہمیشہ انسان کو ملنی چاہئے۔" مسٹر بکلی نے کہا۔
"انسان ہمیشہ اپنے کئے کی سزا پاتا ہے مگر بعض حالتوں میں یہ سزا خفیہ ہوتی ہے۔"
"آپ کا مطلب مسٹر پائیرو؟"

پائیرو صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

"بے چاری" مسز بگلی بولی "مجھے اس پر بے حد افسوس ہے۔ اس نے مجھے ایک نہایت دردناک خط بھیجا تھا۔ اس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ ایسا محسوس کر رہی ہے جیسے اس نے میگی کو دعوت اجل دی تھی"

"یہ صحت مند طریقۂ فکر نہیں"

"ہاں، مگر میں جانتی ہوں کہ اس کے دل میں کیا طوفان اٹھ رہے ہوں گے۔ اگر مجھے صرف اس سے ملاقات کی اجازت مل جاتی! کس قدر حیرتناک طریقہ ہے کہ اس کے اعزا کو اس سے ملنے کی اجازت نہیں!"

"یہاں کے ڈاکٹر اور نرس اپنے فرض میں بہت سخت ہیں" پائیرو بولا "یہ قوانین اپنے بنائے ہوئے ہیں اس لئے ان میں کسی رد و بدل کی گنجائش نہیں اور پھر انہیں اس بات کا خوف ہے کہ کہیں آپ لوگوں کو دیکھ کر مس نک کی حالت نہ بگڑ جائے"

"ہو سکتا ہے" مسز بگلی نے شکی لہجے میں کہا "مگر مجھے نرسنگ ہوم پسند نہیں۔ اگر نک ہمارے ساتھ چل سکے تو میرا خیال ہے کہ اس کی طبیعت بحال ہو جائے گی"

"خیال تو اچھا ہے مگر مجھے ڈر ہے کہ ڈاکٹر اسے چھوڑنے پر راضی نہیں ہونگے۔ کیا آپ کو مس نک سے ملے کافی عرصہ ہو گیا؟"

"گذشتہ برسات سے ہمیں اس سے ملنے کا موقع نہیں ملا۔ اس وقت وہ اسکاربورو میں تھی۔ میگی ایک بار جا کر دن بھر اس کے ساتھ رہی اور پھر شام کو اس کے ہمراہ واپس آگئی وہ ایک دن ہمارے ساتھ رہی اور پھر واپس چلی گئی۔ وہ بہت عزیز ہے مگر اس کے دوست احباب نہیں۔ اور نہ ہی اس کا رہن سہن۔ مگر ان باتوں کے لئے وہ قابل معافی ہے کیونکہ اس کی تربیت ہی کچھ ایسی ہوئی ہے"

"عجیب و غریب مکان ہے یہ آخری کوٹھی بھی" پائیرو بولا۔

"مجھے تو یہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اس گھر میں کوئی شیطانی اثر ضرور ہے مجھے اس کے سرنکولس سے سخت نفرت تھی۔ اسے دیکھ کر مجھ پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔"

"وہ اچھا آدمی نہیں تھا۔" مسٹر بکلی نے کہا "مگر اس میں ایک عجیب و غریب موہ لینے کی طاقت تھی"

"مجھ پر اس طاقت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔" اس کی بیوی بولی "یہ مکان ہی کا اثر ہے جو میری بچی آج ہم میں نہیں۔ کاش میں نے اسے اس منحوس گھر میں قدم رکھنے کی اجازت نہ دی ہوتی!"

"اچھا تو اب اجازت دیجئے۔ میں اب اور زیادہ آپ کے کام میں مخل ہونا نہیں چاہتا، میری دلی ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔"

"ہم لوگ آپ کے بے حد مشکور ہیں مسٹر پائیرو، آپ نے ہمارے ساتھ بڑی مہربانی کا سلوک کیا ہے۔"

"آپ واپس کب جا رہے ہیں؟" پائیرو نے سوال کیا۔

"کل۔"

"بڑے ہی معصوم لوگ ہیں۔" میں نے راستے میں کہا۔

پائیرو نے سر ہلایا۔

"میرے سینے میں تو ٹیس اٹھ رہی ہے۔ ایک سانحہ ــــ اور وہ بھی کس قدر بے مطلب اور بے فائدہ! میں ہر کولی پائیرو جائے وقوع پر ہوتے ہوئے بھی بے بس تھا۔"

"کوئی بھی ہونے والی بات کو روک نہیں سکتا"

"تم بکتے ہو ہیسٹنگز۔ ایک عام آدمی اسے بچا نہیں سکتا تھا۔ مگر ہر کولی پائیرو اس جرم کو سرزد ہونے سے روک سکتا تھا۔ آخر اعلیٰ قسم کے خاکی مادوں کا ہونا کس کام کا اگر میں غیر معمولی کام نہیں کر سکتا؟"

"اگر تمہارے سوچنے کا یہی انداز ہے تو پھر تمہارا خیال صحیح ہے۔"

"میں شرم سے گڑا جا رہا ہوں۔"

میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ پائیرد کی ذلت حیرتناک طور پر عام لوگوں کی خود بینی کے مترادف تھی۔ مگر میں نے قصداً اپنے خیال کا اظہار نہیں کیا۔

"اور اب پیارے" اس نے کہا۔ "لندن چلو۔"

"لندن؟"

"ہم لوگوں کو دو بجے کی گاڑی بآسانی مل جائے گی۔ یہاں اطمینان ہے۔ مس نک نرسنگ ہوم میں محفوظ ہیں۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے حفاظتی کتے چھٹی پر جا سکتے ہیں۔ میں دو ایک باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

لندن پہنچ کر ہمارا پہلا کام مائیکل سیٹون کے وکیل سٹروینٹ فیلڈ سے ملنا تھا۔ پائیرد نے پہلے ہی سے ملاقات کے لئے وقت مقرر کروا لیا تھا۔ گرچہ چھ سے زیادہ کا عمل ہو چکا تھا۔ مگر ہمارے وہاں پہنچتے ہی ہمیں سٹروینٹ فیلڈ کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

وہ بڑا ہی خلیق اور سنجیدہ آدمی تھا۔ اس کے سامنے دو خطوط پڑے ہوئے تھے ایک خط چیف کانسٹبل کی طرف سے تھا۔ اور دوسرا اسکاٹ لینڈ یارڈ کے کسی اعلیٰ افسر کا بھیجا ہوا تھا

"یہ باتیں نہایت خلاف قاعدہ اور بے جا ہیں۔" وکیل نے چشمے کو صاف کرتے ہوئے کہا

"آپ کا کہنا بجا ہے سٹروینٹ فیلڈ، مگر قتل بھی بے جا اور خلاف قاعدہ حرکت ہے"

"ٹھیک ہے مگر میرے مرحوم موکل کی وصیت اور اس قتل کے درمیان تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی دور از کار بات ہے۔"

"میری یہ رائے نہیں۔"

"او! آپ کی یہ رائے نہیں — خیر — حالات کے پیش نظر — اور سر ہنری کی سفارش کو مد نظر رکھتے ہوئے — میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا، اگر میں آپ کے کسی کام آسکا۔"

"آپ مائیکل سیٹون کے قانونی مشیر تھے ؟"

"آپ کیا کہتے ہیں! میں پورے خاندان کا قانونی مشیر تھا۔ سو سال سے زیادہ ہونے کو آئے کہ میری کمپنی یہ فرض بحسن و خوبی انجام دیتی آ رہی ہے۔"

"سر میتھیو نے وصیت کی تھی ؟"

"ہم نے ہی وصیت نامہ تیار کیا تھا۔"

"انہوں نے اپنی دولت کس طرح سے چھوڑی۔؟"

"کئی حصے انہوں نے چھوڑے ہیں، جن میں ایک میوزیم کے نام تھا۔ مگر اپنی دولت کا بڑا حصہ مائیکل سیٹون کو لکھ دیا تھا۔"

"کیا مائیکل کے نام انہوں نے کافی دولت چھوڑی تھی ؟"

"سر میتھیو انگلینڈ کے دوسرے نمبر کے دولت مند انسان تھے۔"

"ان کے خیالات کچھ عجیب و غریب تھے ؟"

ویٹ فیلڈ نے ترش روئی سے پائیرو کو دیکھا۔

"ایک کروڑ پتی کاسٹر پائیرو، نیم پاگل ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں، ان سے اسی کی توقع کی جاتی ہے۔"

پائیرو نے خاموشی سے اس تصحیح کو مان لیا اور دوسرا سوال کیا۔

"میں نے سنا ہے ان کی موت اچانک اور خلاف توقع ہو گئی تھی ؟"

"بے حد اچانک اور خلاف توقع سر میتھیو کی صحت نہایت اچھی تھی۔ ایک معمولی تکلیف نے بڑھتے بڑھتے ایسی تشویشناک صورت اختیار کر لی کہ ڈاکٹروں کو عمل جراحی میں نجات کا راستہ نظر آیا۔ مگر جیسا کہ اکثر ہوتا ہے آپریشن کامیاب رہا مگر مریض مر گیا۔"

"اور ان کی ساری دولت مائیکل کے قبضے میں چلی گئی۔"

"جی ہاں۔"

"مجھے پتہ چلا ہے کہ اپنی روانگی سے قبل مائیکل نے بھی ایک وصیت نامہ لکھا تھا؟"

"اگر آپ اسے وصیت نامہ کہہ سکتے ہیں۔ تو ہاں لکھا تھا۔" وکیل نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"قانوناً تو یہ درست ہے نا؟"

"بالکل۔ وصیت کرنے والے کا منشا صاف ظاہر ہے اور گواہوں کی گواہی بھی بالکل ٹھیک ہے۔"

"مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے پسند نہیں کرتے۔"

"جناب اگر ہر آدمی خود ہی اپنا کام کرلے تو پھر ہم کس مرض کی دوا ہیں؟"

مجھے خود یہ سوال پریشان کر چکا ہے۔

"سچ تو یہ ہے۔" ویٹ فیلڈ نے کہا۔ "کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ کسی کے نام کچھ چھوڑنے کے لئے مائیکل سیٹون کے پاس پھوٹی کوڑی تک نہ تھی، وہ اپنے چچا کے رحم وکرم پر تھا جو کچھ بھی اسے جیب خرچ ملتا تھا اسی پر قناعت کرنے میں ہی مائیکل کی بھلائی تھی۔"

"اس نے کیا وصیت کی تھی؟" پائیرو نے پوچھا

"اس نے اپنی ساری دولت اپنی منگیتر مس مگڈالا بکلی کے نام چھوڑی ہے۔"

"پھر تو مس بکلی ہی اس کی وارث ہوئی؟"

"یقیناً وہی اس کی وارث ہوئی۔"

"اگر گذشتہ پیر کو مس بکلی کی موت واقع ہو جاتی تب؟"

"اس صورت میں ساری دولت اس کو ملتی جس کو اپنی وصیت میں اس نے اپنا وارث ٹھہرایا ہوتا پھر وصیت کی عدم موجودگی میں تمام دولت اس کے رشتہ دار کو ملتی۔"

پائیرو کھڑا ہو گیا۔

"شکریہ مسٹر ویٹ فیلڈ آپ کا میں بے حد ممنون ہوں۔"

"میں آپ کو بتا دوں کہ میں بس بجلی سے خط و کتابت کرنے والا ہوں، بلکہ میرا تو خیال ہے کہ اس کے نام میرا خط جا بھی چکا ہوگا۔ مجھے اس کی خدمت کر کے خوشی ہوگی۔"

"وہ ابھی کم سن ہے پائیرو بولا۔" اسے آپ جیسے صلاح کار کی سخت ضرورت ہے اچھا خدا حافظ سٹرویٹ فیلڈ۔"

"خدا حافظ مسٹر پائیرو مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کے لئے کارآمد ثابت ہو سکا۔"

"تمہارا قیاس بالکل صحیح ثابت ہوا پائیرو۔" میں نے کہا۔

"میرے عزیز یہ تو ہونا ہی تھا، دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چلو جتیپ ہمارا کھانے پر انتظار کر رہا ہوگا۔"

جب ہم نے ہوٹل میں قدم رکھا تو اسکاٹ لینڈ یارڈ کا انسپکٹر جیپ کھڑا ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ وہ گرم جوشی کے ساتھ پائیرو سے ملا۔

"آپ سے ملے تو زمانہ بیت گیا۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ دیہات میں سبزیاں اگا رہے ہونگے"

"میں نے کوشش کی تھی جتیپ۔ جب قتل کی واردات سرزد ہو جائے تو پھر اس سے گلو خلاصی ممکن نہیں۔ سبزی اگانے میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔"

جیپ نے ٹھنڈی سانس لی۔ میں اس کے خیالات کو تاڑ گیا۔ وہ فرنلی پارک والے واقعہ کو یاد کر رہا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس وقت پائیرو کے ساتھ نہیں تھا۔

"کپتان ہیسٹنگز۔" جیب چیخا۔" کہئے مزاج کیسے ہیں؟"

"شکریہ میں بالکل چاق و چوبند ہوں۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔ پائیرو تو کیا بہت زیادہ قتل کی وارداتیں ہو رہی ہیں؟"

"ہاں۔"

"تمہیں اس سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے۔" جتیپ بولا، "کیا ہوا جو تمہیں صحیح راستہ نظر نہیں آتا۔ اس عمر میں پہنچ کر تمہیں وہ کامیابی حاصل ہونے سے رہی جو کسی زمانے میں

نہیں حاصل تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی سمجھ بوجھ بھی کند ہو جاتی ہے اور پھر ہمیں نئے لوگوں کو موقع دینا چاہیے۔"

"مگر اس کے باوجود بوڑھا کتا ہی تمام رموز سے واقف ہوتا ہے۔" پائیرو بڑبڑایا۔

"بوڑھا کتا ہی عیار ہوتا ہے اور وہ مجرم کی بو کو بھولتا ہی نہیں۔"

"مگر ہمارا موضوع سخن انسان ہے کتا نہیں۔"

"دونوں میں کوئی خاص فرق ہے؟"

"اس کا دارومدار تو تمہارے نقطہ نظر پر ہے۔ مگر تم محتاط ہو۔ کیوں کپتان کیا خیال ہے؟ پہلے تو تھا۔ چہرے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ چہرے پر بدستور کوڑا کرکٹ جمع ہے صرف سر کے بال کچھ گر چکے ہیں۔"

"کیا کہا؟ پائیرو نے پوچھا۔

"تمہاری مونچھ کی تعریف ہو رہی ہے۔" میں نے جواب دیا

"پہلے سے یہ زیادہ گھنی ہو گئی ہے۔" اس نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

جیپ ہنسنے دگا۔

"خیر" اس نے ایک دو منٹ کے بعد کہا "میں نے تمہارا کام کر دیا ہے وہ انگلیوں کے نشان جو تم نے بھیجے تھے ــــ"

"ہاں تو کیا ہوا؟"

"کچھ بھی نہیں! اس شخص کا ریکارڈ ہمارے ہاں نہیں۔ میں نے اسٹریلیا کی پولس کو تار بھیجا تھا جس کا جواب آیا کہ اس حلیئے کا کوئی آدمی وہاں نہیں تھا۔"

"اوہ۔"

"ان تمام باتوں کے باوجود ضرور کچھ دال میں کالا ہے مگر وہ ہمارا آدمی نہیں۔"

"اب رہا تمہارا دوسرا کام" جیپ بولا۔

"ہاں بھئی؟"

"لازرین کی کمپنی کی کافی دھاک جمی ہوئی ہے۔ وہ اپنا کام ایمانداری سے کرتے ہیں وہ تیز ہیں اور کسی کاروبار کو چلانے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ مالی طور پر کمپنی کی حالت اچھی نہیں۔"

"کیا سچ؟"

"ہاں ان کا کاروبار بہت مندا جا رہا ہے۔ تصویر اور پرانے زمانے کے ساز و سامان کی خرید و فروخت میں کافی نقصان ہو رہا ہے۔"

"میں تمہارا مشکور ہوں جیپ۔"

"کوئی بات نہیں۔ تم تو جانتے ہو اس قسم کا کام میرے لئے نہیں پھر بھی چونکہ تم یہ باتیں جاننا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے ان باتوں کا پتہ لگایا۔"

"میرے اچھے جیپ! پتہ نہیں تمہارے بغیر میرا کیا حال ہوگا۔"

"اوہ! میں اپنے دوستوں کو ممنون کرنا باعث فخر سمجھتا ہوں۔ میں نے زمانہ ماضی میں کتنے عمدہ عمدہ اسرار حل کرنے کو دیئے تھے۔ کیوں دیئے تھے یا نہیں؟"

یہ جیپ کا طریقہ تھا شکریہ ادا کرنے کا! کیونکہ پائیرو نے وہی اسرار حل کئے تھے جن کو جیپ حل کرنے سے عاجز تھا۔

"وہ تو ایک عجیب زمانہ تھا۔"

"ڈاکٹر میک کا کیا بنا؟" پائیرو نے پوچھا۔

"وہ عورتوں کا معالج ہے اور اس کا طریقہ علاج نفسیاتی ہے۔ میرے خیال میں تو وہ نیم حکیم سے زیادہ کچھ نہیں، مگر تعجب ہے کہ وہ اپنے مریضوں کو اچھا کر دیتا ہے۔ اور عورتوں کی بھیڑ اس کے دروازے پر لگی رہتی ہے۔ غیر ممالک بھی اکثر جاتا ہے۔ شاید پیرس میں کوئی طبی کام کر رہا ہے۔"

"یہ ڈاکٹر ٹیک ہمارے معاملے میں کہاں سے ٹپک پڑا؟" میں نے حیرانی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر ٹیک کپتان چیلنجر کا چچا ہے۔" پائیرو بولا۔ "تمہیں یاد ہے اس نے ایک بار اپنے چچا کا ذکر کیا تھا؟"

"تمہارا کام کس قدر مکمل ہوتا ہے۔" میں نے کہا۔ "تمہارے خیال میں سر میتھیو کا آپریشن اسی نے کیا تھا؟"

"وہ جراحی کا ماہر نہیں۔" جیب بولا۔

"میرے عزیز۔" پائیرو بولا۔ "میں ہر معاملے کی تفتیش ضروری سمجھتا ہوں۔ ہر کولی پائیرو بڑا محنتی اور کام کا کتا ہے۔ ہر اچھا کتا بو پر چلتا ہے۔ اور اگر بدقسمتی سے کتے کی رہنمائی کیلئے بو موجود نہیں رہی تو وہ اِدھر اُدھر زمین کریدنا شروع کر دیتا ہے تاکہ اسے کچھ مل جائے۔ ہر کولی پائیرو کا بھی طریقہ کار یہی ہے اور اکثر وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہتا ہے۔"

"ہم لوگوں کا پیشہ اچھا نہیں۔" جیب بولا۔ "اور تمہارا تو مجھ سے بھی بدتر ہے۔"

پائیرو نے اسے غور سے دیکھا۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا۔" جیب بولا۔ "شراب کہاں ہے؟"

ہماری شام بڑی پر رونق ہو گئی۔ بہت جلد ہم لوگ ماضی کی رنگینیوں میں کھو گئے پائیرو کے کون سے کارنامے کا ذکر نہیں ہوا؟ میں نے بھی بڑی دلچسپی سے اس گفتگو میں حصہ لیا۔

غریب پائیرو۔ مجھے صاف نظر آ رہا تھا۔ کہ موجودہ معاملے نے اس کی بھی سٹی گم کر دی ہے۔ اس میں اب وہ پہلی سی بات نہیں تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے پہلی بار پائیرو اپنی کوششوں میں ناکام رہے گا۔ اور مس نیکی بکلی کا قاتل کبھی گرفتار نہیں ہو گا۔

"ہمت کرو میرے دوست" پائیرو نے مجھے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ "ابھی قصہ ختم نہیں ہوا۔ میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ تم رونی صورت نہ بناؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں اور جیب بھی ٹھیک ہے۔"

"ہم سب ٹھیک ہیں۔" جیب نے مذاقاً کہا۔

کچھ دیر بعد جیب چلا گیا۔

دوسری صبح ہم لوگ سنٹ لو میں وارد ہوئے۔ ہوٹل پہنچتے ہی پائیرو نے نرسنگ ہوم کو فون کیا اور نک سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

اچانک اس کے چہرے کا انداز بدل گیا اور ٹیلی فون اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا

"کیا؟ ذرا پھر کہنا۔"

وہ کچھ دیر کھڑا استفسار رہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں فوراً پہنچ رہا ہوں۔"

جب وہ میری طرف مڑا تو اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔

"میں یہاں سے کیوں گیا؟ میرے خدا میں کیوں گیا؟"

"کیوں کیا ہوا؟"

"مس نک سخت بیمار ہے۔ کسی نے اسے کوکین کھلا دی ہے۔ افسوس آخر اس نے اپنا وار کر ہی دیا۔ میرے خدا میں کیوں گیا؟"

باب ۱۷

چھ کلیٹ کا ڈبہ

تمام راستہ پائیرو بڑبڑاتا رہا۔

"مجھے اس کا احساس ہونا چاہئے تھا!" وہ کربناک آواز میں بولا "مجھے اس کا احساس ہونا چاہئے تھا! میں تمام حفاظتی تدابیر اختیار کر چکا تھا۔ یہ ناممکن ہے اس تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا! کس نے حکم عدولی کی ہے؟"

نرسنگ ہوم پہنچنے پر ہمیں ایک چھوٹے سے کمرے میں بٹھایا گیا جہاں کچھ دیر بعد ڈاکٹر گراہم بھی آگیا۔ وہ بھی بے حد تھکا ماندہ نظر آ رہا تھا۔

"وہ اب اچھی ہے" وہ بولا "پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ مصیبت ہمیں یہ پیش آئی کہ ہمیں معلوم ہی نہیں تھا کہ اس نے کتنی مقدار میں موذی دوا کھائی ہے۔"

"کون سی دوا؟"

"کوکین"

"یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ کون اس سے ملنے گیا تھا؟" پائیرو نے جوش سے کانپتے ہوئے کہا۔

"کسی کو بھی اس سے ملنے کی اجازت نہیں"

"مگر کسی کا اس کے کمرے میں گئے بغیر اسے زہر دینا ناممکن ہے۔"

"میں آپ سے غلط نہیں کہتا"

"مگر پھر۔۔۔!"

"اسے زہر چاکلیٹ میں ملا کر دیا گیا تھا۔"

"میرے خدا! اور میں نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ باہر سے آنے والی کسی چیز کو بھی ہاتھ نہ لگائے۔"

"آج کل کسی لڑکی کو چوکلیٹ سے دور رکھنا بہت مشکل ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایک ہی کھائی ہے۔"

"کیا تمام چوکلیٹ کوکین سے ملوث تھے؟"

"نہیں۔ صرف تین، جن میں سے صرف ایک وہ کھا سکی اور دو باقی بچ گئے۔"

"کوکین بھرا کیسے گیا تھا؟"

"نہایت بھدے طریقے سے۔ چوکلیٹ کو بیچ سے کاٹ کر اسے کوکین سے بھر دیا اور پھر دونوں حصوں کو جوڑ دیا۔ آپ اسے گھریلو کاریگری کا نمونہ کہہ سکتے ہیں!"

پائیرو کے منہ سے کراہٹ کی آواز نکلی۔

"آہ! کاش کہ مجھے پتہ ہوتا! کیا میں بانو سے مل سکتا ہوں؟"

"اگر آپ ایک گھنٹہ بعد آئیں تو میرا خیال ہے کہ آپ اس سے مل سکیں گے۔" ڈاکٹر نے کہا، "اپنے حواس پر قابو رکھئے حضرت، وہ مر نہیں رہی ہے۔"

ہم لوگ گھنٹہ بھر سنٹ لو کی خاک چھانتے رہے۔ میں پائیرو کے خیالات کو بٹانے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر مجھے کامیابی نہیں ہوئی ــــ میں نے اسے بتایا کہ قاتل کی کوشش ایک بار پھر بیکار ثابت ہوئی۔ مگر وہ جواب میں صرف سر ہلا کر رہ جاتا اور کچھ کچھ وقفے کے بعد وہ صرف اتنا کہتا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے ہیسٹنگز۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے ــ"

اس کا لہجہ کچھ اس قدر وحشت ناک تھا کہ میں بھی اپنے دل میں خوف محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ ایک بار اس نے مجھے بازو سے پکڑ لیا۔

"سنو میرے دوست۔ میرا خیال غلط ہے۔ میں شروع ہی سے غلط راستے پر چل رہا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اس قتل کا مقصد دولت نہیں ہے۔"

"نہیں نہیں۔ اس کے متعلق میرا خیال صحیح ہے۔ مگر وہ دونوں ـــ یہ بہت آسان ہے ـــ سہل ہے۔ اس میں ابھی ایک گرہ اور بھی باقی ہے۔ ہاں اس میں یقینی کچھ ہے!"

اس کے بعد غصے سے وہ چیخا۔

"آہ بے وقوف چھوکری! کیا میں نے اسے منع نہیں کیا تھا؟ میں نے اس سے نہیں کہا تھا "باہر سے آنے والی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا؟ مگر اس نے میری باتوں پر کان نہیں دھرے۔ بھیجے کیا اس کے لئے موت کے منہ سے چار بار بچ نکلنا کافی نہیں تھا جو اس نے پانچویں بار موت کو دعوت دی؟"

آخرکار ہم لوگ واپس مڑے۔ کچھ دیر کے انتظار کے بعد ہم لوگ اوپر پہنچائے گئے نک پلنگ پر بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے سے بخار کے آثار صاف ظاہر تھے۔

"پھر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا" نک بولی۔

نک کو دیکھتے ہی پائیرو کا دل بھر آیا۔ اس نے گلا صاف کیا اور نک کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"آہ! بانو ـــ بانو"

"مجھے پرواہ نہیں" نک نے بے باکی سے کہا "اگر اس بار وہ کامیاب ہو جاتے تو مجھے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا۔ میں اس زندگی سے تنگ آ چکی ہوں۔"

"ہائے رے!"

"مجھ میں کوئی ایسی بات ضرور ہے جو قاتلوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتی!"

"اور اسی میں ہماری کامیابی ہے!"

"آپ کا یہ نرسنگ ہوم اتنا محفوظ نہیں جتنا کہ آپ نے سمجھا تھا" نک بولی۔

"اگر آپ صرف میرے حکم کی تعمیل کرتیں بانو۔۔۔"

وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی۔"

"کیا میں نے آپ کو باہر سے آنے والی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے منع نہیں کیا تھا؟"

"اور میں نے بھی تو ہاتھ نہیں لگایا۔"

"مگر یہ چوکلیٹ۔۔۔"

"یہ تو آپ نے بھیجا تھا؟"

"کیا کہا، آپ نے، بانو؟"

"چوکلیٹ تو آپ نے بھیجا تھا۔"

"میں نے؟ ہرگز نہیں۔"

"کیسے نہیں؟ بکس میں آپ کا کارڈ موجود ہے۔"

"کیا؟"

نک نے نرس کو بلا کر کارڈ لانے کو کہا۔ کچھ دیر بعد جب وہ لوٹی تو کارڈ اسکے ہاتھ میں تھا۔

"یہ لیجئے۔"

میری سانس رک گئی۔ کیونکہ کارڈ پر وہی الفاظ لکھے تھے جو پائیرو نے پھول بھیجتے وقت اپنی مخصوص طرز تحریر میں لکھے تھے۔

"پائیرو کی۔۔۔۔۔ کے ساتھ۔"

"میرے خدا!" میری زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

"یہ میرا لکھا ہوا نہیں!" پائیرو چیخا۔

"کیا؟"

"اور اس کے باوجود" پائیرو بڑبڑایا۔ "یہ میری تحریر ہے۔"

دربان جس کی عمر بائیس سال کے لگ بھگ ہوگی، سیدھا سادھا انسان تھا۔ وہ بے گھبرایا ہوا اور پریشان نظر آ رہا تھا۔ پائیرو نے جلد ہی اس کی پریشانی رفع کر دی۔

"تم پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جا سکتا" پائیرو نے نرمی سے کہا "مگر میں چاہتا ہوں کہ تم اس پیکیٹ کے متعلق ساری کیفیت کہ وہ کس وقت اور کس طرح لایا گیا، سچ سچ بیان کر دو"

دربان نے حیرانی سے پائیرو کو دیکھا

"یہ بتانا تو بہت مشکل ہے" اس نے بھولے سے کہا "یہ بہت سے لوگ آتے ہیں، اپنے رشتہ دار یا دوست کے متعلق استفسار کرتے ہیں، اور پھر کوئی نہ کوئی تحفہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں"

"نرس کا کہنا ہے کہ یہ پیکیٹ کل شام چھ بجے آیا تھا" میں نے کہا۔

دربان کا چہرہ دمک اٹھا۔

"اب مجھے یاد آیا۔ ایک آدمی اسے چھوڑ گیا تھا"

"اس کا چہرہ پتلا اور بال خوبصورت تھے؟" پائیرو نے سوال کیا

"بال تو اس کے بال خوبصورت تھے۔ مگر جہاں تک چہرے کا تعلق ہے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا"

"کہیں چارلس وازتو اسے چھوڑ کر نہیں گیا؟" میں نے پائیرو سے پوچھا۔

"میں مسٹر وازکو اچھی طرح جانتا ہوں" دربان بولا "آنے والا مسٹر واز نہیں کوئی اور تھا وہ بہت ہی ڈیل ڈول کا حسین آدمی تھا، ایک بڑی سی گاڑی میں آیا تھا"

"لازرس۔ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا

پائیرو نے تنبیہہ کے طور پر مجھے دیکھا اور میں اپنی جلد بازی پر نادم ہو کر رہ گیا۔

"یہ آدمی ایک بڑی سی گاڑی پر آیا" پائیرو نے پوچھا "اور مس نک کے نام چوکلیٹ کا پیکیٹ چھوڑ کر چلا گیا۔ کیوں۔؟

"جی ہاں۔ جی ہاں"

"پھر تم نے اسکا کیا کیا؟"

"میں نے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ نرس آکر لے گئی۔"

"ٹھیک ہے مگر جب اس آدمی نے پیکٹ دیا تھا تو اس وقت تو تم نے ہاتھ لگایا ہوگا؟"

"آں؟ جی ہاں، ہاں! میں نے ڈبہ اس سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔"

"کس ٹیبل پر؟ ذرا میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

دربان انہیں ایک بڑے کمرے میں لے گیا۔ سامنے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اسکے قریب ہی ایک بڑا سا مٹنگ، مرمر جڑا ٹیبل بھی رکھا تھا جس پر تحفے اور خطوط بکھرے پڑے تھے

"باہر سے آنے والی تمام چیزیں اسی پر رکھی جاتی ہیں پھر نرس آتی ہے اور جس مریض کے نام جو چیز ہوتی ہے اسے اسکے لئے لے جاتی ہے۔"

"تمہیں یاد ہے کس وقت یہ پیکٹ یہاں لایا گیا تھا؟"

"ساڑھے پانچ یا اس کے کچھ ہی دیر بعد"

"شکریہ۔ اب میں اس نرس سے ملنا چاہتا ہوں جو اس پیکٹ کو مس تنک تک لے گئی تھی۔"

نک تک ڈبے جانے والی عورت بھاری جسم کی چھوٹی سی زیر تربیت نرس تھی اس نے بتایا کہ جب وہ چھ بجے کام پر آئی تو ڈبہ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا، اسی وقت وہ پیکٹ لے کر مس نک کو دے آئی۔

"چھ بجے" پائیرو بڑبڑایا "تب اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیس منٹ تک وہ پیکٹ ٹیبل پر پڑا رہا۔"

"جی؟" نرس بولی۔

"کچھ نہیں۔ آپ اپنا بیان جاری رکھئے۔"

"مس نک کے لئے کئی چیزیں آئی ہوئی تھیں۔ ایک تو یہی پیکٹ تھا اور پھر پھول تھے!

— ہاں پھول بھی تھے — کبھی مسٹر اور مسز کرافٹ نے بھیجے تھے۔ میں فوراً ان چیزوں کو مس نک کو دے آئی۔ ارے ہاں ایک پارسل بھی تھا جو ڈاک سے آیا تھا اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اس میں بھی چوکلیٹ تھے — فلر کے بنے ہوئے چوکلیٹ۔!"

"ایک اور چوکلیٹ کا ڈبہ؟"

"جی ہاں ایک اور چوکلیٹ کا ڈبہ۔ کیسا عجیب اتفاق ہے!" وہ بولی "مس نک نے دونوں ڈبے باری باری کھولے۔ چوکلیٹ دیکھتے ہی مس نک کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

"اوہ! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ میں انہیں کھا نہیں سکتی۔" ایک ڈبے کے اندر آپ کا کارڈ رکھا ہوا تھا۔ آپ کا کارڈ دیکھ کر مس نک نے مجھ سے دوسرے ڈبے کو لے جانے کے لئے کہا تاکہ دونوں ڈبے خلط ملط نہ ہو جائیں۔ کون ایسی عیاری دکھا سکتا ہے؟ یہ تو ایڈگر ویلیس کا کوئی قصہ معلوم دیتا ہے!"

پائیرو نے تقریر کے اس طوفان کو روکا۔

"دو ڈبے، آپ نے کہا نا؟ دوسرا ڈبہ کس نے بھیجا؟"

"ڈبے پر کسی قسم کا نام تو نہیں تھا۔"

"وہ کون سا ڈبہ تھا جس میں سے میرا کارڈ برآمد ہوا، وہ جو ڈاک سے آیا تھا یا وہ جسے کوئی چھوڑ گیا تھا؟"

"مجھے کچھ یاد نہیں — کیا میں مس نک سے معلوم کر آؤں؟"

"آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔"

وہ تیزی سے اوپر دوڑ گئی۔

"دو ڈبے۔" پائیرو بڑبڑایا "اس میں کافی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔"

نرس بانپتی ہوئی واپس آئی۔

"مس نک سے بھی وثوق سے کچھ کہہ نہیں سکتیں۔ مگر ان کا خیال ہے کہ آپ کا ڈبہ ڈاک سے نہیں آیا تھا۔"

"مرحبا!" پائیرو نے واپس ہوتے ہوئے کہا۔ "یہ کیا اس جہنم میں کوئی بھی انسان ہمیں یقین سے کچھ بتا نہیں سکتا ہے۔۔۔ ہاں غیر یقینی کا نام ہی زندگی ہے۔ کیا میں خود مطمئن ہوں؟ نہیں، نہیں، ہزار بار نہیں۔"

"لازرس سے ملنے جا رہے ہو؟" میں نے کہا۔

"ہاں۔"

"اس کے متعلق تم تو اس سے ضرور کوئی ذکر کرو گے؟"

"بیشک۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے انکشاف کا اس پر کیا اثر ہوتا ہے۔" میرے خیال میں اگر ہم مس نک کی موجودہ حالت کے متعلق کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں یہ بات مشہور کر دینا چاہتا ہوں کہ مس نک کی زندگی خطرے میں ہے۔ تم سمجھ گئے میرا مطلب؟ تمہارا یہ معصوم چہرہ، ایک گورکن سے بہت زیادہ مشابہ ہے۔"

لازرس خوش قسمتی سے فوراً مل گیا۔ وہ ہوٹل کے باہر اپنی گاڑی پر جھکا ہوا تھا، پائیرو سیدھا اس کے پاس گیا۔

"کل شام آپ نے مس نک کو ایک ڈبہ چاکلیٹ کا بھیجا تھا؟" پائیرو نے بغیر کسی تمہید کے کہنا شروع کیا۔

لازرس دم بخود اس کے منہ کو تکنے لگا۔

"پھر؟"

"اس سے ظاہر ہے کہ آپ کس قدر نیک دل ہیں!"

"دراصل یہ ڈبہ میرا نہیں مسز رائیس کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ انھوں نے یہ کام میرے

سپرد کر دیا تھا۔"

"اچھا۔"

"میں ڈبہ لے گیا تھا۔"

پائیرو کچھ عرصہ خاموش سوچتا رہا، اس کے بعد اس نے لازرس سے پوچھا۔

"مسز رائیس اس وقت کہاں ہیں؟"

"میرے خیال میں وہ چھت پر ہیں۔"

ہم جب پہنچے تو وہ چائے پی رہی تھی۔ اس نے پریشانی کے عالم میں ہمیں دیکھا۔

"یہ نک کے دوبارہ بیمار ہو جانے کا کیا قصہ ہے؟"

"بڑا ہی حیرتناک واقعہ ہے بانو۔ آپ یہ بتائیے کہ کیا کل شام آپ نے مس نک کو چوکلیٹ کا کوئی ڈبہ بھیجا تھا۔؟"

"ہاں۔ اس نے مجھ سے مانگا تھا۔"

"مس نک نے آپ سے چوکلیٹ کی فرمائش کی تھی؟"

"جی ہاں۔"

"مگر انہیں تو کسی سے ملنے کی اجازت نہیں۔ آپ ان سے ملیں کیسے؟"

"میں اس سے ملنے نہیں گئی تھی، ہماری گفتگو تو فون پر ہوئی تھی۔"

"آہ! انہوں نے آپ سے کیا کہا؟"

"یہی کہا میں اس کے لئے فوکر کا بنا ہوا چوکلیٹ کا ایک ڈبہ لا سکتی ہوں؟"

"ان کی آواز کیسی تھی۔ نحیف؟"

"نہیں، نہیں نحیف تو نہیں مگر بدلی ہوئی ضرور تھی۔ پہلے تو میں پہچان ہی نہیں سکی کہ نک بول رہی ہے۔"

"اس نے جب اپنا نام بتایا تب آپ اسے پہچان سکیں؟"

"جی ہاں۔"

"آپ کو یقین ہے کہ جس سے آپ کی باتیں ہوئیں وہ نس نک ہی تھیں؟"

مسز رائیس پریشان نظر آنے لگی۔

"میں ۔۔ جی ۔۔ کیوں نہیں؟ جی ہاں وہی تھی۔ اور اس کے سوا ہو بھی کون سکتا ہے؟"

"آپ کا سوال بڑا دلچسپ ہے۔"

"آپ کا یہ مطلب تو نہیں ۔۔"

"کیا آپ حلفیہ یہ کہہ سکتی ہیں کہ ٹیلی فون پر آپ کی سہیلی ہی تھی؟"

"نہیں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "اس کی آواز یقیناً بدلی ہوئی تھی مگر میں نے سوچا کہ شاید بیماری یا پھر ٹیلی فون کی وجہ سے آواز بدل گئی ہے۔"

"اگر وہ اپنا نام آپ کو نہ بتاتی تو آپ اسے کبھی پہچان نہ سکتیں؟"

"نہیں کبھی نہیں۔ آخر وہ کون تھا مسٹر پائیرو؟"

"یہ مجھے معلوم کرنا ہے۔"

اس کے لب و لہجہ کی سختی اور اس کے چہرے کے درشتگی نے مسز رائیس کے دل میں نئے وسوسے پیدا کر دئیے۔

"کیا نک ۔۔ کیا اسے کچھ ہو گیا ہے؟" اس نے گھٹی ہوئی آواز میں پوچھا۔

پائیرو نے اثبات میں سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"وہ سخت بیمار ہیں اور ان کی حالت بہت نازک ہے وہ چوکلیٹ زہر آلود تھے"

"میرے چوکلیٹ زہر میں بجھے ہوئے تھے؟ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا!"

"یہ ناممکن نہیں میڈم، خاص کر اس وقت جبکہ نس نک اس چوکلیٹ کی وجہ سے موت کے دروازے پر کھڑی ہیں۔"

"اف! میرے خدا!!" مسز رائیس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانک لیا اور پھر جب

اس نے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ سپید تھا اور اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے "میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا ہے، کچھ بھی نہیں، دوسرا، ہاں، مگر یہ، نہیں۔ وہ کبھی زہر آلود نہیں ہو سکتے جبکہ میرے اور لازرس کے سوا انہیں کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ میرے خیال میں آپ کوئی خطرناک غلطی کر رہے ہیں مسٹر پائیرو۔"

"اگر مس نک مر گئی۔" پائیرو نے دھمکی آمیز انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ مسز رائیس کے منہ سے مدھم چیخ نکل گئی۔

پائیرو نے میرا بازو پکڑ لیا اور مجھے کھینچتا ہوا کمرۂ نشست میں لے گیا۔ اس نے ٹوپی اتار کر ٹیبل پر پھینک دی۔

"میں تو کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہوں۔ میرے سامنے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور اس تاریکی میں کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا۔

مس نک کی موت سے کسے فائدہ پہنچتا ہے؟ مسز رائیس کو۔ چاکلیٹ کس نے خریدا اور پھر اس کا اقبال کس نے کیا۔؟ کس نے ٹیلیفون کا ناقابل یقین اور لغو قصہ بیان کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ کسی کو اس کا یقین نہیں آئے گا؟ ان تمام سوالوں کا صرف ایک جواب ہے ـــ مسز رائیس۔ مگر یہ باتیں نہایت احمقانہ ہیں اور مسز رائیس ایسی سادہ لوح نہیں۔"

"تب پھر؟"

"وہ کوکین کھاتی ہے ہیسٹنگز، اس کا مجھے کامل یقین ہے۔ اور وہ چاکلیٹ کوکین سے بھرے ہوئے تھے۔ اور پھر اس کا منشا کیا تھا جب اس نے کہا "دوسرا، ہاں۔ مگر یہ، نہیں" یہ الفاظ تشریح طلب ہیں۔ اور ہمارے حسین مسٹر لازرس کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ ـــ مسز رائیس کو کس قدر حالات معلوم ہیں؟ کچھ تو وہ ضرور جانتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ میں اس کی زبان نہیں کھلوا سکتا۔ یہ ان لوگوں میں سے نہیں جسے دھمکا کر سارے حالات معلوم کئے جا سکیں۔ کیا ٹیلی فون کے متعلق بیان صحیح ہے یا وہ صرف ایک من گھڑت قصہ

ہے ؟ اگر صحیح ہے تو پھر وہ آواز کس کی تھی ؟ "

میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی ہے۔"

" پو پھوٹنے سے قبل اندھیرا ہمیشہ اپنے عروج پر ہوتا ہے " میں نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

پائیرو نے سر کو جنبش دی

" اس کے بعد اس دوسرے ڈبے کو لو، جو ڈاک سے آیا تھا۔ کیا ہم اسے نظر انداز کر سکتے ہیں ؟ نہیں کیونکہ مس نک کو اس بارے میں کامل یقین نہیں۔ یہ ہمارے لئے نہایت مایوس کن اور تکلیف دہ بات ہے "

اس کے منہ سے کراہٹ کی آواز نکل گئی۔

میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس نے مجھے روک دیا۔

" نہیں، نہیں میں اب کوئی دوسرا محاورہ سننا نہیں چاہتا۔ مجھ میں اب اسکے برداشت کی قوت نہیں۔ اگر تم میرے اچھے دوست ہو تو باہر سے میرے لئے ایک تاش کی گڈی خرید لاؤ "

میں اس کا منہ تکنے لگا۔

" بہت اچھا " میں نے سرد مہری سے کہا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ مجھ سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔

مگر یہ میری بھول تھی۔ اس رات دس بجے جب میں کمرۂ نشست میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پائیرو بیٹھا تاش کے پتوں کا گھر بنا رہا ہے۔ اور اس وقت مجھے یاد آیا کہ اپنے قویٰ پر قابو پانے کے لئے پائیرو اکثر یہی طریقہ کار استعمال کرتا ہے۔

وہ میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔

" تم جا کر آرام کرو ہیسٹنگز۔ مجھے تاش کے پتوں کی دنیا میں رہنے دو۔"

صبح کے پانچ بج رہے تھے کہ کسی نے مجھے جھنجھوڑ کر اٹھایا۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو پائیرو میرے سرہانے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ آج وہ بہت خوش اور بشاش تھا۔

"تمہارے الفاظ بالکل صحیح تھے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کل تمہیں الہام ہوا تھا!"

میں بے وقوف کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔

"پو پھوٹنے سے قبل اندھیرا ہمیشہ اپنے عروج پر ہوتا ہے۔۔ یہی تم نے کہا تھا اور یہ واقعہ ہے کہ کل تاریکی تھی اور آج ہر طرف روشنی نظر آ رہی ہے۔"

"میں نے کھڑکی سے باہر نظر دوڑائی تو سچ مچ باہر ایک نور کا عالم چھایا ہوا تھا۔

"نہیں، نہیں، وہ روشنی نہیں۔ میں تو دل اور دماغ کی روشنی کا ذکر کر رہا ہوں۔"

وہ کچھ دیر خاموش رہ کر ہولے سے بولا

"ہیسٹنگز، مس نک بکلی مر گئی!!"

"کیا؟" میں چیخ کر پلنگ سے اچھل پڑا۔

"آہستہ ہیسٹنگز آہستہ۔ ارے بابا وہ سچ مچ مری نہیں، مگر اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے تک دنیا کی نظروں میں مردہ رہے!

تم کچھ سمجھے؟۔۔۔ خیر، مطلب صاف ظاہر ہے کہ قاتل اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا چار بار وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا مگر پانچویں بار وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اب ہمیں دیکھنا ہے کہ آگے کیا ہوتا ہے۔"

باب ۱۸

بھوت

دوسرے دن کے واقعات کا صرف ایک دھندلا سا خاکہ میرے ذہن پر ہے۔ کیونکہ بدقسمتی سے جب میری نیند ٹوٹی تو مجھ پر بخار کی کیفیت طاری تھی۔ بخار جب شدت اختیار کر چکا اور مجھے اپنے حواس پر قابو نہیں رہا تو اس دن کی ساری باتیں ایک وحشتناک خواب بن گئیں۔ پائیرو نے ایک نرالے مداری کی صورت اختیار کر لی۔ جو آتا اور اپنی بازیگری دکھا کر چلا جاتا۔

وہ اس روز کے واقعات سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس کی نمائشی پریشانی قابل دید تھی۔ میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ پچھلی شب اس نے جو لائحہ عمل تجویز کیا تھا۔ اسکے حصول کے لئے اس نے کون سا راستہ اختیار کیا، مگر میں یہ بتا سکتا ہوں کہ اس نے جو بھی طریقہ کار اختیار کیا اس میں اسے خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اس کا کام آسان نہیں تھا اس نے اپنی مطلب براری کے لئے ہوشیاری اور عیاری کی انتہا کر دی۔ اس کا پہلا قدم ڈاکٹر گراہم کو اپنا ہم خیال بنانا تھا۔ ڈاکٹر کو اپنی مٹھی میں لینے کے بعد اس نے سیٹرن اور اس کے ماتحت کام کرنے والے عملے کو اپنا شریک کار بنایا۔ شاید یہ ڈاکٹر کی ہمدردی وہ اس کی معاونت تھی جس نے ترازو کے پلڑے کو اس کے حق میں جھکا دیا۔

اس کے بعد پولیس کا نمبر آتا ہے۔ پولیس کے کرنل وسٹن کو پائیرو کے بے حد اصرار پر باولِ نخواستہ حامی بھرنی پڑی۔ کرنل صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ پائیرو کی سرگرمیوں کے وہ ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ اس نے غلط بیانی کا ذمہ دار پائیرو کے سوا دوسرا کوئی نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔ پائیرو راضی ہو گیا!

میں سارا دن آرام کرسی پر پڑا اونگھتا رہا۔ ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد پائیرد آتا اور اپنی کارروائیوں کی روداد سنا جاتا۔

"تمہاری علالت میرے لئے رحمت سے کسی طرح نہیں۔ اگر تم صحت مند ہوتے تو جو میں ناٹک کھیل رہا ہوں اس کے تم سب سے کمزور کردار ہوتے! میں ابھی پھول والے کے یہاں سے آرہا ہوں۔ میں نے اسے کنول کے پھولوں کا ایک عظیم الشان گلدستہ بنانے کے لئے کہہ دیا ہے۔ میرے کارڈ پر لکھا رہے گا ہرکوئی پائیرد کے دلی رنج و غم کے ساتھ، ہاہا کیا مزیداری ہے!"

وہ چلا گیا۔

"میری ابھی مسز رائیس سے بڑی دلخراش گفتگو ہوئی ہے" اس نے دوسری خبر سنائی "وہ سیاہ ماتمی لباس میں بڑی جاذب زیب نظر آرہی تھی۔ میں اس سے اظہار ہمدردی کے طور پر رنج و غم کا مرقع بن جاتا ہوں! وہ کہتی ہے کہ نک کس قدر زندہ دل تھی اسکے متعلق یہ سوچنا کہ وہ مرچکی ہے ناممکن ہے! میں حامی بھرتے ہوئے کہتا ہوں کہ یہ قسمت کی ستم ظریفی ہے کہ ضعیف اور قریب المرگ لوگ زندہ رہتے ہیں اور ان کی جگہ وہ لوگ لقمۂ اجل ہوجاتے ہیں جن میں زندگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے" یہ کہکر میں غم سے نڈھال ہوکر ابھنے لگتا ہوں"

"تم تو اس سے کافی لطف اندوز ہو رہے ہو" میں نے نحیف آواز میں کہا۔

"یہ تو میرے ناٹک کا لازمی جز ہے اور اس سے فرار ممکن نہیں۔ ایک مزاحیہ ڈرامے کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ اس کے اداکار دل و جان سے اپنا کام کریں۔ خیر ان باتوں کو چھوڑو۔ مسز رائیس رسمی مزاج پرسی کے بعد مجھے بتاتی ہے کہ تمام رات وہ زہر آلود مٹھائیوں کے بابت سوچتی رہی مگر اس کے خیال میں مٹھائیوں کا زہر میں ملوث ہونا ناممکن ہے۔ "میڈم" میں اس سے کہتا ہوں "یہ ناممکن نہیں آپ اگر چاہیں تو ڈاکٹری رپورٹ

دیکھ سکتی ہیں۔" اس کے بعد وہ کہتی ہے کہ "آپ کہتے ہیں کہ وہ کوکین تھی۔" میرے حال کہنے پہ بے اختیار اس کی زبان سے نکل جاتا ہے "اف میرے خدا میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

"ممکن ہے اس کی باتیں سچ ہوں۔" میں نے کہا۔

"وہ خوب اچھی طرح سے سمجھتی ہے کہ وہ خطرے میں گھری ہوئی ہے۔ میں قبل ہی تم سے کہہ چکا ہوں کہ وہ بڑی چالاک ہے۔"

"مگر تمہاری باتوں کے باوجود مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہیں اس کے مجرم ہونے کا یقین نہیں۔" پائیروکی تیوری پر بل پڑ گئے۔ اور اس کا جوش کچھ کم ہو گیا۔

"تمہاری باتیں بڑی معنی خیز ہیں۔ واقعات، مسٹفگز ایک دوسرے سے مطابقت نہیں کرتے۔ اس جرم کے آغاز میں جو بات قابل غور رہی، وہ تھی عیاری۔ مگر موجودہ صورت میں عیاری کی جگہ بھدے پن نے لے لی ہے۔ نہیں پیارے معاملہ قابل فہم نہیں۔"

پائیرو کرسی پر بیٹھ گیا۔ میری آنکھیں بند ہونے لگیں۔ پائیرو اپنی دھن میں بکتا رہا۔ اس کی صورت ڈوبتی، ابھرتی رہی، اس کی آواز دھیمی ہوتی گئی.....

دوپہر ڈھل چکی تھی کہ وہ دوبارہ میرے پاس آیا۔

"میری حکمت عملی نے تو پھول والوں کے وارے نیارے کر دئیے ہیں۔ ہر کوئی پھول والے کی دوکان پر دوڑا جا رہا ہے، تمہارے مسٹر کرافٹ، وازز، اور کمانڈر چیلنجر۔"

موخرالذکر نام سے میرے دل میں غم کے تار جھنجھنا اٹھے۔

"دیکھو پائیرو" میں نے کہا "تم اس غریب چیلنجر کو تو اپنا ہمراز بنا لو۔ وہ غریب تو غم سے نڈھال ہو رہا ہوگا۔ اس کو بے خبر رکھنا بڑا ظلم ہے۔"

"اس کے لئے تمہارا دل ہمیشہ پسیجتا ہے۔"

"مجھے وہ پسند ہے۔ وہ بڑا ہی نیک نفس انسان ہے۔ کم از کم اس کو تو تم ضرور ساری باتیں بتا دو۔"

پائیرو نے بصورت انکار سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔
"نہیں میرے عزیز میں اپنے رویّے میں کسی کے لیے کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔"
"مگر اس پر تمہیں کوئی شک نہیں، پھر اسے ہمراز بنانے میں کیا مضائقہ ہے؟"
"میں کسی کی خاطر اپنا طریقہ نہیں بدل سکتا۔"
"ذرا اس کی پریشانی کا بھی تو خیال کرو۔"
"میرا تو خیال ہے کہ آخر میں جب اسے معلوم ہو گا کہ اس کی محبوبہ مری نہیں زندہ ہے تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا۔"
"تم شیطان سے کسی طرح کم نہیں۔"
میں نے اس کے خیال کو بدلنے کی پھر کوشش نہیں کی۔ وہ اپنے ارادے میں راسخ تھا
"میں آج کھانے کے لئے لباس تبدیل نہیں کروں گا۔" پائیرو بولا "میرا دل تو آج رنج و غم سے پاش پاش ہو رہا ہے۔ میں غم کا مارا ہوا ہوں، میں ایک ناکام و نامراد انسان ہوں ایسے میں کھانا میرے حلق سے کیسے اتر سکتا ہے؟"

جب میں جاگا تو پائیرو میز کے سامنے بیٹھا تھا اور اس کے آگے کاغذ کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ یہ وہی کاغذ کا ٹکڑا تھا جس پر پائیرو کی وہ الف سے ی تک والی فہرست لکھی تھی مجھے دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں اس فہرست پر ایک بالکل ہی نئے زاویے سے کام کر رہا ہوں۔ میں نے ہر فرد کے متعلق چند سوالات کا انتخاب کیا ہے۔ ممکن ہے ان سوالوں کا جرم سے کوئی تعلق نہ ہو مگر ان کا تعلق ایسی باتوں سے ضرور ہے جن سے میں واقف نہیں اور جن کا جواب میں اپنے دماغ سے دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔"
"تو پھر تم کہاں تک پہونچے؟"

"میں تو معاملہ ختم کر چکا ہوں۔ تم سن سکو گے؟"

"ہاں۔ آج میں بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔"

"بہت خوب! میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس میں بعض باتیں تمہیں غیر ضروری معلوم دیں گی۔"

پائیرو نے گلا صاف کیا۔

"الف:۔ ایلین ۔۔۔

اس کے مکان میں رہنے کا منشا کیا تھا؟ وہ آتش بازی دیکھنے کیوں نہیں گئی؟ (مس نک کا بیان اور خود اس کی پریشانی کسی غیر معمولی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے) کس واقعہ کے ہونے کا اس کو خدشہ لگا ہوا تھا؟ کیا اس نے گھر کے اندر رخ یا کسی اور کو پناہ دی تھی؟ خفیہ گوشے کے متعلق کیا اس کا بیان صحیح ہے؟ اگر سچ ہے، تو کیا وجہ ہے کہ وہ جگہ اسے یاد نہیں؟ مس نک کو کسی خفیہ خانے کی عدم موجودگی کا پختہ یقین ہے) اگر خفیہ خانے کا قصہ اس کی دماغی اختراع ہے تو پھر اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا وہ مائیکل سیٹن کے خطوط پڑھ چکی ہے؟ مس نک کی منگنی کی خبر پر اس کا اظہار تعجب حقیقی تھا یا بناوٹی؟

ب:۔ اس کا شوہر

کیا وہ سچ مچ اتنا ہی بے وقوف ہے جتنا کہ وہ ظاہر کرتا ہے؟ کیا وہ ایلین کی معلومات سے واقف ہے؟ کیا وہ پاگل تو نہیں ہے؟

پ:۔ ان کا بچہ۔

قتل و خون سے اس کی دلچسپی فطری ہے یا یہ غیر صحت مند خصوصیت اسے اپنے والدین سے ورثہ میں ملی ہے؟

ت:۔ مسٹر کرافٹ ۔۔۔

یہ کون ہے؟ یہ دراصل کس جگہ سے آیا ہے؟ کیا اس نے مس نک کے وصیت نامے کو

سچ مچ ڈاک میں ڈال دیا تھا؟ وصیت نامے کو ڈاک میں نہ ڈالنے سے اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

ٹ :- مسز کرافٹ

یہ میاں بیوی کون ہیں؟ کیا یہ لوگ قانون سے بھاگے ہوئے مجرم ہیں؟ اگر ہیں، تو پھر ان کا جرم کیا ہے؟ کیا بکلی خاندان سے ان کا تعلق ہے؟

ث :- مسز رائیس

کیا وہ مس نک اور مائیکل سیٹون کی خفیہ نسبت سے واقف تھی؟ اس نسبت کا حال اسے مس نک اور سیٹون کی نجی خطوط پڑھکر معلوم ہوا؟

(اس صورت میں اس کا یہ جاننا کہ نک ہی سیٹون کی وارث ہے ناممکن نہیں) کیا اسے معلوم تھا کہ نک کی موت پر وہی اس کی وارث ہوگی؟ (یہ میرے خیال میں غیر اغلب نہیں مس نک اسے ضرور بتا چکی ہوگی) کیا یہ چیلنجر کا یہ کہنا صحیح ہے کہ لازرس مس نک کی طرف مائل تھا؟ وہ "دوست" کون ہے جس کا ذکر اس کے خط میں تھا اور جو اسے منشیات بھیجا کرتا ہے؟ کیا یہ سچ ہو سکتا ہے؟ تیلی خون کے متعلق اس کا بیان صحیح ہے؟ اس کے یہ کہنے کا کیا تھا، دوسرا، ہاں۔ مگر یہ، نہیں؟ اگر وہ بذات خود مجرم نہیں تو پھر وہ کیا راز ہے جو وہ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے؟

تم دیکھ رہے ہوگے؟" اچانک پائیروٹ نے موضوع سخن بدلتے ہوئے کہا کہ مسز رائیس کے متعلق سوالوں کی کوئی کمی نہیں، اول سے آخر تک اس کی ذات ایک معمہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم وہی ہو۔ یا پھر وہ جانتی ہے یا وہ سمجھتی ہے کہ جرم کس نے کیا ہے۔ اس کی رائے کیا صحیح ہو سکتی ہے؟ اسے صرف شک ہی ہے یا وہ ٹھیک ٹھیک جانتی ہے؟ کس طرح اس کی زبان کھلوائی جائے؟"

اس نے ایک گہری سانس لی۔

"خیراب آگے سنو۔"

ج : ۔ پیٹرہ زربس ۔۔

تعجب کی بات ہے کہ اس کے متعلق سوائے معمولی سوال کے کوئی اہم سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیا چوکلیٹ کا ڈبہ اسی نے بدلا تھا؟ ایک معمولی ۲۰ پونڈ کے فوٹو کے لئے اس نے ۵۰ پونڈ کی پیشکش کیوں کی؟"

"ممکن ہے" میں نے کہا۔ "اسے مس نک کی امداد مطلوب ہو؟

"وہ بیوپاری ہے اور کوئی بیوپاری گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔ اگر اس کا ارادہ مس نک کو مالی امداد دینے کی ہوتا تو وہ کچھ رقم اسے قرض دے چکا ہوتا۔"

"اس سوال کا جرم سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔"

"خیر یہ تو سچ ہے مگر پھر بھی، میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ تم تو جانتے ہو میں علم نفسیات کا طالب علم ہوں۔

اب ہم آتے ہیں ج پر۔

ج : ۔ کمانڈر چیلنجر ۔۔

مس نک کو اسے یہ بتانے کی کیا ضرورت پڑی کہ اس کی نسبت لگ چکی ہے۔ جبکہ اس نے کسی کو بھی یہ نہیں بتایا تھا؟ کیا اس نے مس نک سے شادی کی درخواست کی تھی؟ اس کا اپنے چچا سے کیا تعلق؟

"اس کا چچا؟"

"ہاں اس کا ڈاکٹر چچا جس کا چال چلن مشتبہ ہے۔

ح : ۔ مسٹر وائس ۔۔

اسے مس نک کی وصیت ملی یا نہیں؟ وہ حقیقت میں ایماندار آدمی ہے یا نہیں؟ اس نے مس نک کی آخری کوٹھی سے جنون کے حد سے بڑھی ہوئی محبت کا ذکر کیوں کیا؟ اس سے

اس کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟

اور اب ۔ رخ ۔

کوئی اور آدمی بھی ہے یا نہیں؟

میرے خدا! ہسٹنگز تمہیں کیا ہوا؟"

میں چیخ مار کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ کانپتے ہوئے ہاتھ سے میں نے کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی پائیرو۔ نہایت بھیانک شکل والا آدمی کھڑکی سے لگا کھڑا تھا"۔

پائیرو نے کھڑکی کھول کر دیکھا۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے ہسٹنگز"۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔ "تمہیں یقین ہے کہ تم نے اسے واقعی دیکھا تھا؟"

"میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں! اس کا چہرہ بڑا ڈراؤنا تھا"۔

"ڈراونی شکل سے تمہاری کیا مراد ہے؟"۔

"ایک بالکل سفید غیر انسانی چہرہ!"

"ارے! یہ تمہارے بخار کا کرشمہ ہے۔ ایک چہرہ وہاں ہو سکتا ہے، ایک خوفناک شکل بھی ہو سکتی ہے، مگر ایک صورت اور وہ بھی غیر انسانی، ناممکن ہے"۔

"جو کوئی بھی وہاں تھا، اس کی صورت بڑی بھیانک تھی"۔

"کسی جانے پہچانے آدمی کی صورت تو نہیں تھی؟"

"نہیں"۔

"ممکن ہے وہ چہرہ کسی جانے پہچانے آدمی کا ہو۔ اگر آدمی اپنا چہرہ آئینہ میں سٹا دے پھر اس کا پہچاننا مشکل ہے ۔۔۔"

اس نے سوچتے ہوئے اپنے کاغذات اکٹھا کئے۔

"نہیں مسٹنگز۔ مجھے بہت افسوس ہے تاریکی میری نظروں سے ابتک دور نہیں ہوسکی کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔"

ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ پائیرو بات کرنے لگا۔

فوراً اس کے چہرے پر ایک عظیم تبدیلی ہوگئی۔ گرچہ وہ ضبط کرنے کی بے حد کوشش کررہا تھا۔ مگر وہ اپنی بے چینی اور جوش مجھ سے پوشیدہ نہیں رکھ سکا۔ گفتگو کے دوران اسکا جواب اس قدر مختصر تھا کہ میں معاملے کو سمجھ ہی نہیں سکا۔

گفتگو ختم ہوئی۔ پائیرو نے فون رکھ دیا اور میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس وقت اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"میرے دوست،" وہ بولا۔ "میں نے آخر تم سے کیا کہا تھا؟ واقعات رونما ہونے شروع ہوچکے ہیں۔"

"فون پر کیا باتیں ہوئیں؟"

"وہ چارلس دراز کا فون تھا وہ کہہ رہا تھا کہ آج صبح کی ڈاک سے اسے مس نک کا وصیت نامہ موصول ہوا ہے اس میں تاریخ ۲۵ فروری کی ہے۔"

"اس کی باتوں کا تمہیں یقین ہے؟"

"تم سمجھتے ہو کہ وصیت نامہ ہمیشہ سے اسی کی تحویل میں تھا، کیوں؟ خیر اس کے متعلق رائے زنی بے سود ہے۔ چلو میری ایک پیشین گوئی تو پوری ہوئی، میں نے تم سے کہا تھا نا کہ نک کی موت کی خبر سے ضرور نئی نئی باتیں ظہور میں آئیں گی۔ تو وہ بات اب پوری ہونے لگی ہے۔"

"یہ وہی وصیت نامہ ہے جس میں مس نک نے مسز رائیس کو اپنا وارث مقرر کیا ہے۔"

"وازنے اس کے اندراج کے متعلق تو کچھ بتایا نہیں مگر اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ یہ وہی وصیت نامہ ہوگا۔"

"ہم لوگ گھوم پھر کر وہیں پہنچ گئے۔" میں نے کہا "یعنی فرڈرکیا رائس؟"

"فرڈریکا رائس" میں نے کہا۔ "یہ نام بڑا پیارا ہے۔"

"یہ نام اس نام سے کہیں بہتر ہے جو اس کے ساتھیوں نے اسے دیا ہے۔ فریڈی۔"

"اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"فرڈریکا کا بہت زیادہ مخفف نہیں۔" میں نے کہا۔ "یہ نام مارگیٹ کی طرح نہیں جس کے تقریباً نصف درجن مخفف ہیں جیسے میگی، پیگی، مارگاٹ، میج وغیرہ۔"

"یہ بتاؤ ہیسٹنگز کیا تم واقعات کی رفتار سے خوش ہو؟"

"ہاں ضرور۔ پائیرو کیا تمہیں اس قسم کے واقعہ کی کوئی امید تھی؟"

"نہیں۔ ہاں تو میں تم سے کیا کہہ رہا تھا جب ٹیلیفون کی گھنٹی بجی؟ — یاد آیا وہ مس میگی کا خط۔ میں اسے ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی عجیب و غریب بات ضرور ہے۔"

میں نے خط اٹھا کر اس کے حوالے کر دیا۔ وہ خط پڑھنے لگا۔ میں اٹھ کر کھڑکی سے باہر کا نظارہ دیکھنے لگا۔ اچانک پائیرو کی چیخ سنائی دی۔ میں نے جب پلٹ کر دیکھا تو پائیرو اپنا سر ہاتھوں سے تھامے کرسی پر بیٹھا غم سے نڈھال ہو کر جھوم رہا تھا۔

"اف" اس نے کراہتے ہوئے کہا "میں اندھا تھا۔"

"کیوں کیا ہوا؟"

"بس ذرا خاموش رہو۔ مجھے میرے خیالات مجتمع کرنے دو۔ میں انہیں اپنے اس نئے انکشاف کی روشنی میں صحیح ترتیب دینا چاہتا ہوں۔"

اس نے وہ کاغذ اٹھا لیا جس میں اس نے ہر فرد کے متعلق متفرق سوالات لکھ رکھے تھے اور خاموشی سے ان کا مطالعہ کرنے لگا کچھ دیر کے بعد اس نے کاغذ رکھ دیا اور کرسی کی پشت پر سیٹھ لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے سوچا شاید سو گیا ہے۔ اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں

"ہاں، ٹھیک ہے۔" پائیرو بولا "ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک بیٹھ جاتی ہے۔ ہر سوال جو مجھے پریشان کر رہا تھا حل ہو گیا۔"

"تمہارا مطلب ہے تم نے اس معمے کا حل پا لیا؟"

"قریب، قریب! میں بیٹلی گرام سے کرد و سوال پوچھنا چاہتا ہوں مگر ان دونوں کا جواب میرے پاس ہے۔ یہاں!" اس نے اپنی پیشانی کو آہستہ سے تھپکی دی۔

"اور جب تمہیں اس کا جواب مل جائے گا؟"

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میرے دوست تمہیں یاد ہے مس نک نے ایک بار "آخری کوٹھی" میں ایک ناٹک کھیلنے کا ذکر کیا تھا؟ آج رات میں وہاں ایک ناٹک پیش کروں گا اور مس نک بکلی اسمیں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا "اس ڈرامہ میں ایک بھوت ہو گا۔ آخری کوٹھی میں ایک بھوت کی کمی تھی سو وہ کمی آج پوری کر دی جائے گی۔ نہیں پیارے نہیں، اب تم اور کوئی سوال نہ پوچھو۔ مجھے ابھی بہت کام کرنے ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

باب ۱۹

ناٹک

اس رات آخری کوٹھی میں ایک عجیب و غریب خلقت کا اجتماع تھا۔

سارا دن پائیرو غائب رہا تھا۔ اس نے مجھے ایک خط بھیجا تھا جس میں اس نے مجھ سے رات کے ۹ بجے آخری کوٹھی میں پہونچنے کی تاکید کی تھی۔

باقی لوگ کھانے کی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے مسز رائیس سیاہ ماتمی لباس میں ملبوس لازرس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ جیلینجر اور کرافٹ ان کے سامنے تھے۔ میں میز سے کچھ دور ہٹ کر نرس کے بغل میں بیٹھ گیا۔ چارلس وائز اکر میز کے سرے پر کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور پائیرو خاموشی سے لازرس کے پاس بیٹھ گیا۔

ظاہر ہے کہ پائیرو اس کھیل کو پیش کرنے والے کی حیثیت سے کوئی خاص کام کرنا نہیں چاہتا تھا بلکہ اس نے اپنا فرض وائز کو سونپ دیا تھا۔

ہمارے نوجوان وکیل نے گلا صاف کیا۔

" ہماری آج کی یہ نشست بالکل غیر رسمی ہے۔ آج ہم موت کے سائے تلے جمع ہیں مس نک بکلی کا، جنہیں زہر دیکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا کر دیا گیا، ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ خیر یہ تو پولیس کا معاملہ ہے مجھے اس سلسلے میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

عام طور پر جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کی وصیت تجہیز و تکفین کے بعد لوگوں کو پڑھکر سنا دی جاتی ہے۔ مگر میں مسٹر پائیرو کے کہنے پر مس نک کا وصیت نامہ اس کو سپرد خاک کرنے سے قبل ہی آپ لوگوں کو سنا دینا چاہتا ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت آپ لوگ یہاں جمع ہیں حالات کچھ ایسے پراسرار ہیں کہ عام روش سے ہٹنا ناگزیر ہو گیا۔

وصیت نامہ عجیب طرح سے مجھے ملا۔ گرچہ اس میں تاریخ گذشتہ فروری کی ہے مگر مجھے آج صبح کی ڈاک سے ملا۔ اس کی تحریر میری مرحومہ بہن کے ہاتھ کی ہے۔ اس میں کوئی قانونی نقص نہیں ہے۔

وہ خاموش ہو کر ایک بار پھر گلا صاف کرنے لگا۔

ہر شخص کی نگاہ اس پر لگی ہوئی تھی۔

اس نے ایک لمبے لفافے سے ایک کاغذ نکالا۔ کاغذ بالکل معمولی تھا

"مضمون نہایت مختصر ہے" وارز بولا۔ کچھ دیر خاموش رہ کر اس نے پڑھنا شروع کیا۔

"یہ مگڈالا بکلی کا آخری وصیت نامہ ہے۔ میں اپنے بھائی چارلس وارز کو اپنا وصی مقرر کرتی ہوں۔ میں کل اثاثے کا حقدار ہلڈر ڈکرافٹ کو بناتی ہوں کیونکہ اس نے میرے والد فلپ بکلی کی بڑی خدمت کی ہے۔

دستخط :۔ مگڈالا بکلی

گواہ :۔ ایلن ولسن

" ولیم ولسن"

مجھ پر تو بجلی گر گئی۔

"یہ سچ ہے" مسز کرافٹ بولی "میرا ارادہ اس بات کو شتہر کرنے کا نہیں تھا۔ ایک عرصہ ہوا فلپ بکلی اسٹریلیا گئے تھے۔ اگر اس وقت میں وہاں نہ ہوتی۔۔۔ خیر میں اب گڑے مردے اکھاڑنا نہیں چاہتی، یہ ایک راز رہا ہے اور راز ہی رہے گا۔ مگر نک اس راز سے واقف تھی۔ شاید اس کے باپ نے اسے بتایا ہو گا۔ ہم لوگ یہاں صرف آخری کوٹھی دیکھنے آئے تھے مگر اس پیاری بچی نے ہمیں یہاں رہنے پر مجبور کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ ہم لوگ اس کے شامل رہیں مگر ہم لوگ ہی اس بات پر راضی نہ ہوئے۔ مجبور ہو کر اس نے باہر والی کوٹھری ہمارے حوالے

کر دیتا ۔ اور وہ بھی بغیر کرایہ کے ۔ اگرچہ ہم لوگ دنیا کو دکھانے کے لئے کرایہ دیدیتے تھے مگر وہ پھر ہمیں روپیہ واپس کر دیتی تھی ۔

اس کے یونہی احسان ہم پر کیا کم تھے جو اس نے مزید احسان کا بوجھ ہم پر ڈالدیا میرے سامنے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس دنیا سے احسان مندی کا جذبہ ختم ہو چکا ۔ میں انہیں یہ مثال دے کر بتا دونگی کہ ایسے لوگوں کی اب بھی دنیا میں کمی نہیں " ۔

اب بھی لوگوں پر ایک حیرتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی ۔ پائیرد نے وآز کو دیکھا ۔

" آپ کو اس بات کا علم تھا ۔ ؟ " پائیرد بولا

وازنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" یہ تو میں جانتا ہوں کہ فلپ بکلی اسٹریلیا گئے تھے ۔ مگر اس کے متعلق مجھے ایسی کوئی بات سننے میں نہیں آئی " ۔

اس نے استفہامی نظروں سے مسز کرافٹ کو دیکھا ۔

" نہیں ۔ آپ مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہلوا سکتے ۔ یہ راز میرے ساتھ قبر تک جائیگا " ۔

وازنے کچھ نہیں کہا وہ بیٹھا پنسل سے میز کو ہلاتا رہا ۔

" تو میرا خیال ہے مسٹر واز " پائیرد نے آگے جھک کر کہا " کہ مس نک کے قریبی رشتہ دار ہونے کی حیثیت سے آپ اس وصیت کے خلاف کورٹ میں دعویٰ دائر کر سکتے ہیں ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس وقت ایک بھاری رقم داؤ پر ہے اور یہ حالت اس وقت نہیں تھی جب مس نک نے یہ وصیت لکھی تھی ۔

وازنے سرد مہری سے اسے دیکھا ۔

" یہ وصیت ہر طرح درست ہے ۔ اور میں اپنی بہن کی آخری خواہش کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتا " ۔

" آپ بڑے ایماندار آدمی ہیں " مسز کرافٹ نے پسندیدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

کہا، "میں کوشش کرونگی کہ ہماری وجہ سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہو!"

"بیگم" مسٹر وازنے مسرت آمیز لہجے میں کہا "یہ تو بڑا خوش آئند اچنبھا ہے! انک نے مجھے بھی تاریکی میں رکھا!"

"پیاری بچی" مسز کرافٹ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا "کاش کہ وہ ہمیں اس حالت میں دیکھتی! کون جانتا ہے، ممکن ہے وہ ہمیں دیکھ رہی ہو۔"

"شاید" پائیرو بولا۔

اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال پیدا ہوا اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ہم لوگ سب ایک میز کے گرد بیٹھے ہیں اس لئے کیوں نہ کسی روح کو بلایا جائے؟ اس میں بڑا مزا آتا ہے۔

"روح؟" مسز کرافٹ عالم پریشانی میں بولی "مگر ـــــ"

"ہاں۔ ہاں روح۔ آپ دیکھئے تو صحیح بڑا لطف رہے گا۔ میرے دوست ہیسٹنگز کو اس میں کافی مہارت حاصل ہے۔ کیوں پیارے تم تیار ہو۔ نا؟"

"ہاں"

"بہت خوب۔ جلدی بتیاں گل کردو"

کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا۔ ہر کام اس قدر تیزی سے ہوا کہ کسی کو بھی کچھ کہنے سننے کا موقع نہیں ملا۔

کمرے کی تمام کھڑکیاں کھلی تھیں اور پردے اٹھے ہوئے تھے۔ اور اسی راستے ہلکی ہلکی روشنی اندر آرہی تھی۔ ایک یا دو منٹ کے بعد میں کمرے کی تمام چیزوں کو دیکھنے کے قابل ہوگیا۔ میں چپ چاپ اپنی کرسی پر بیٹھا تھا نہ تو میں روح سے رابطہ قائم کرنے کا ماہر ہوں اور نہ ہی میں نے اس قسم کی مجلس میں شرکت کی ہے۔ میں ابھی بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے کہ پائیرو خاموشی سے چل کر میرے قریب آیا اور مجھے دیکھ کر واپس چلا گیا۔

"بیسٹ ابھی عالم جذب میں ہے بس اب کچھ ہی دیر میں تماشا شروع ہو جائے گا۔"

اندھیرے میں بیٹھ کر کسی کا انتظار۔ کسی روح کا انتظار۔ آسان نہیں۔ میرا دل کسی انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا اچانک کمرے کا دروازہ کھل گیا اور تیز ہوا کے جھونکے نے ہمارے جسم پر کپکپی طاری کر دی۔

اس کے بعد سب نے اسے دیکھا! وہ سفید کپڑے میں لپٹا دروازے کے باہر کھڑا تھا!

جب وہ کمرے کے اندر داخل ہوا تو وہ چل نہیں رہا تھا بلکہ ہوا میں تیر رہا تھا!

مسز کرافٹ جو میرے قریب بیٹھی ہوئی تھی، چیخ اٹھی۔ مسٹر کرافٹ کے منہ سے ایک گڑگڑاہٹ کے سوا کچھ نہ نکل سکا، اور چیلنجر کی زبان سے گالی۔ وازنے خوف سے اپنی کرسی پیچھے کھینچ لی۔ اور لازرس آگے کو جھک گیا۔ صرف مسز رائیس خاموش بیٹھی رہی۔

اس کے بعد ایک دلخراش چیخ سنائی دی۔ ایلن اچھل کر اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی۔

"یہ وہی ہے! اور اب واپس آگئی ہے۔ مقتول کو کبھی چین نصیب نہیں ہوتا۔"

اور پھر ایک کھٹکے کے ساتھ کمرہ منور ہو گیا

پائیرو کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی اس کے قریب سفید کپڑوں میں لپٹی نک بکلی کھڑی تھی۔

"نک"، مسز رائیس جو ہر خاموشی توڑتے ہوئے بولی "تم اصلی ہو!"

اس نے سرگوشی کے لہجے میں کہا۔ نک ہنس پڑی۔

"ہاں میں اصلی ہوں" نک بولی۔ مسز کرافٹ آپ نے میرے ابا کے لئے جو کچھ کیا میں اس کے لئے آپ کی شکور ہوں، مگر مجھے افسوس ہے کہ میری وصیت سے فی الحال آپ کو کوئی فائدہ پہونچنے کی صورت نہیں۔"

"اف میرے خدا"، مسز کرافٹ اپنی کرسی پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولی "کرافٹ پیارے مجھے یہاں سے چلو۔ نک میری عزیزہ۔ میں تو صرف مذاق کر رہی تھی۔ یقین جانو میں

مذاق کر رہی تھی"

"آپ کا مذاق بڑا عجیب و غریب تھا" نک بولی

دروازہ کھلا اور انسپکٹر جاب داخل ہوا۔ اس نے سر سے پائیرو کو اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ سب کام ٹھیک ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اس کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ مسز کرافٹ کی طرف بڑھا "ہیلو" اس نے مسز کرافٹ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "حضرات یہ ہیں شیلا ووڈ نہایت عیار جعلساز!"

"کیا وہ وصیت نامہ بھی ان کے کمال کا ایک معمولی نمونہ ہے؟" مسٹر وزنے حیرانی سے پوچھا۔

"یقیناً" نک بولی "میں اس قسم کی بیہودہ وصیت کبھی کر ہی نہیں سکتی۔ میں نے آخری کوٹھی تمہیں اور باقی رائس کو چھوڑا تھا"

کھڑکی کے باہر ایک گولی چلی ایک شعلہ لپکا پھر ایک گولی چلی۔ باہر دھڑام سے کوئی گرا۔ مسز رائس کے منہ سے کراہنے کی مدھم سی آواز نکلی اور اس کا بازو خون سے تر ہو گیا۔

باب ۲۰

خ

سب کچھ اس قدر اچانک ہو گیا کہ ہم سب بوکھلا گئے۔ پائیرو دوڑتا ہوا کمرے سے با
نکل گیا۔ جیلنجز بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔

کچھ دیر بعد وہ ایک آدمی کو اٹھائے واپس آئے۔ جب وہ اسے کمرے کے صوفے
لٹا رہے تھے تو میری نظر اس کے چہرے سے جا لگی اور میری زبان سے ایک چیخ نکل گئی۔

"یہ پائیرو یہی وہ آدمی ہے جسے دیکھ کر میں ڈر گیا تھا۔"

یہ وہی آدمی تھا جسے میں نے ہوٹل کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے منہ
سے خون کی ایک پتلی لکیر بہہ رہی تھی۔ مسز رائیس آہستہ سے چلتے ہوئی اس کے قریب آئی۔
مگر پائیرو نے اسے پکڑ لیا۔

"آپ کا زخم کاری تو نہیں بانو؟"

"نہیں صرف جلد کٹ گئی ہے۔" یہ کہہ کر وہ اس آدمی کو جھک کر دیکھنے لگی۔ اس
شخص کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اس نے دیکھا کہ رائیس اس پر جھکی ہوئی ہے۔

"اف، رائیس میرا مطلب تمہیں گزند پہنچانے کا نہیں تھا، تم نے ہمیشہ میرے ساتھ اچھا
سلوک کیا ہے۔"

"سب ٹھیک ہے۔"

وہ اس کے قریب ہی زمین پر دو زانو ہو گئی۔

"میرا مطلب تمہیں ـــ"

جملہ پورا بھی نہیں ہوا، اور اس کا سر ڈھلک گیا۔

فرڈریکا رائنیس نے استفہامیہ نظروں سے پائیرو کو دیکھا

"ہاں بانواب یہ ہم میں نہیں ہے۔"

وہ کھڑی ہو گئی اس کی نظریں لاش پر جمی ہوئی تھیں اس نے حسرت سے اس کی پیشانی کو چھوا اس کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔ جب وہ مڑی تو اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا

"یہ میرا شوہر ہے۔" رائنیس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

"اور ہمارا رخ بھی۔" میں نے کہا۔

پائیرو نے میری بات سن لی کیونکہ اس نے سر ہلا کر کہا "ہاں"

"مجھے روز اول ہی سے اس بات کا یقین تھا کہ اس معاملے میں رخ کا بھی ہاتھ ہے"

"یہ میرا شوہر ہے" مسز رائنیس دوبارہ بولی۔ اس کی آواز میں بے انتہا تکان تھی۔

وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی "یہ بہتر ہوگا کہ میں اب ساری باتیں آپ لوگوں پر ظاہر کر دوں۔

میرا شوہر پستی کی اس گہرائی کو پہنچ چکا تھا جہاں سے لوگ واپس نہیں ہوتے! اسے منشیات کا جنون ہو چکا تھا۔ اور اسی نے مجھے بھی اس کا عادی بنا دیا۔ مگر اس سے کنارہ کشی کرنے کے بعد سے میں اس موذی عادت کے خلاف جہاد کر رہی تھی اور اب میں قریب قریب اس کے چنگل سے آزاد ہو چکی ہوں۔

گرچہ میں اس شیطانی عادت کو قابو میں کر چکی تھی مگر میں خود اپنے شوہر کے قبضے میں چلی گئی تھی۔ وہ آتا اور دھمکا کر مجھ سے پیسے لے جاتا۔ آپ یوں سمجھئے جیسے کہ وہ مجھے بلیک میل کر رہا تھا وہ کہتا کہ اگر میں نے اس کی مدد نہیں کی تو وہ خود کو گولی مار لیگا۔ بعد میں اس نے مجھے جان سے مار دینے کی دھمکی دینی شروع کر دی۔ وہ پاگل ہو چکا تھا، اسے اپنے فعل کا ذرا بھی احساس نہیں تھا میں سمجھتی تھی کہ مس میگی بکلی کا قاتل یہی ہے اس نے میرے دھوکے میں میگی کا خون کر دیا ہوگا۔

مجھے یہ سب پولیس کو بتا دینا چاہئے تھا مگر مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ نک کو جو حادثہ

پہنچتی آ رہی تھے، ان کی روشنی میں میں نے سوچا کہ قاتل کوئی اور ہی ہے۔

پھر ایک دن مسٹر پائیرو کے کمرے میں میں نے اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک چھٹی کا کچھ حصہ دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ مسٹر پائیرو اس کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں اور دیر سویر وہ اسے ضرور دھر لیں گے۔

مگر چاکلیٹ والا معاملہ میں سمجھ نہیں سکی۔ آخر نک کو زہر دینے سے اسے فائدہ ؟ میں نے بہت سر مغزی کی مگر۔۔۔"

اس نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ ڈھانک لیا، اس کے بعد جب اس نے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

باب ۲۱

دال

لازرس فوراً اس کے قریب پہنچ گیا

"میری جان" اس نے پیار سے کہا "میری جان۔"

پائیرو مشروبات کی الماری تک گیا۔ اس نے ایک جام بھرا، اور مسز رائیس کے حوالے کر دیا جسے ایک ہی جرعے میں خالی کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب اس میں توانائی آ گئی تو اس نے پائیرو کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"میں اب ٹھیک ہوں۔ تو پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے انسپکٹر جاپ کو دیکھا مگر اس نے بصورت انکار سر ہلاتے ہوئے کہا

"میں تمہیں بتا رہا ہوں مسز رائیس۔ میری موجودگی تو صرف پائیرو کی وجہ سے ہے یہاں میرا کوئی کام نہیں۔ سارا معاملہ سنٹ لوکی پولیس کے ہاتھ میں ہے۔"

اب اس کی نظریں پائیرو سے جا لگیں۔

"اور سنٹ لوکی پولیس، مسٹر پائیرو کے ہاتھ میں ہے؟"

"ارے بانو، یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔ میں تو صرف ایک معمولی مشیر ہوں۔"

"مسٹر پائیرو! نک۔ بونی ہو کیا اس معاملے کو دبایا نہیں جا سکتا؟"

"آپ کی یہی مرضی ہے؟"

"ہاں۔ کیونکہ یہ معاملہ میرا ہے اور اب مجھ پر حملہ نہیں ہو گا۔"

"جی یہ تو صحیح ہے کہ آپ پر اب حملہ نہیں ہو گا۔"

"تو آپ سیگی کی سوچ رہے ہیں؟ مگر مسٹر پائیرو اب وہ زندہ نہیں ہو سکتی اگر اب آپنے

س معاملے کو مشتہر کیا تو اس سے رائیس کی بدنامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور یہ بدنامی
یسی ہوگی جس کی وہ کسی قیمت پر مستحق نہیں۔"

"آپ کہتی ہیں کہ یہ بدنامی کی مستحق نہیں؟"

"ضرور۔ میں تو شروع ہی میں آپ کو بتا چکی تھی کہ اس کا شوہر انسان نہیں حیوان ہے
اور آج آپ کو اس کا ثبوت بھی مل گیا۔ خیر اب تو وہ مر چکا ہے، آپ قصہ یہیں ختم کیجئے۔"

"تو آپ کا خیال ہے کہ میں تمام باتوں پر پردہ ڈال دوں؟"

"ہاں مسٹر پائیرو۔ خدارا آپ اس معاملے کو طشت از بام نہ کیجئے میرے اچھے مسٹر پائیرو"
نک نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

پائیرو نے گھورتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا۔

"آپ لوگوں کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟" پائیرو نے سوال کیا
ہر کسی نے باری باری جواب دیا۔

"میں مس نک کی رائے سے متفق ہوں" میں نے جواب دیا۔

"اور میں بھی" لازرس بولا۔

"اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہو سکتا" چیلنجر بولا۔

کرافٹ نے بڑے ہی استقلال سے کہا،

"ہمیں آج شب کے سارے واقعات بھلا دینے چاہئیں"

"تم کیوں نہیں کہہ گئے؟" جاپ نے کہا۔

"مجھ پر رحم کرو" مسز کرافٹ نے بسورتے ہوئے کہا
"ایلین؟"

"میری اور میرے شوہر کی اس بارے میں کوئی رائے نہیں کچھ کہنے سے خاموش رہنا
زیادہ بہتر ہے"

"اور آپ مسٹر وارنز؟"

"اس طرح کے معاملے پر پردہ ڈالنا بہتر نہیں" وارنز نے کہا "ہمیں چاہئیے کہ سارے حالات سے پولیس کو خبردار کر دیں۔"

"چارلس!" نک چیخی

"مجھے افسوس ہے مگر میں مجبور ہوں۔"

پائیر وہنس پڑا۔

"سات کے مقابلے میں ایک! اور میرا دوست جاپ تو غیر جانبدار ہے۔"

"بھئی میں کس شمار میں ہوں؟ میں تو یہاں تعطیل گذارنے آیا ہوں۔"

"سات پر ایک! پائیر و بولا" صرف مسٹر وارنز ہی امن اور قانون کے طرف دار ہیں! خیر میں مسٹر وارنز کا ہم خیال ہوں۔ میں بھی مسٹر وارنز کی طرح حق و صداقت کا علمبردار ہوں حقیقت ظاہر ہونی چاہیئے۔"

"مسٹر پائیرو!" نک چیخی۔

"بانو۔ آپ ہی مجھے اس معاملہ میں گھسیٹنے والی ہیں۔ آپ ہی کی مرضی سے میں نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اب آپ مجھے خاموش نہیں رکھ سکتیں۔"

اس نے انداز حکم میں اپنی انگلی کو ہلایا۔

"آپ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیے۔ میں ساری باتیں بتاتا ہوں۔"

اس کے پر زور اور تحکمانہ لہجے نے ہمیں مرعوب کر دیا اور ہم خاموشی سے اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"میرے پاس ایک فہرست ہے۔ یہ فہرست ان لوگوں کی ہے، جن کا ہمارے جرم سے کچھ نہ کچھ ضرور تعلق ہے۔ اس فہرست میں دس نام ہیں۔ میں نے ہر نام کے آگے نمبر نہیں، ابجروف ہی لکھ دیئے ہیں۔ اس طرح اب فہرست میں الف سے ک تک حروف آتے ہیں

خ ایک ایسے نامعلوم شخص کی علامت ہے جس کا جرم سے تعلق کسی نے پیدا کر دیا ہے۔ آج سے قبل مجھے بالکل معلوم نہیں تھا کہ یہ خ کون ہے۔ مگر میں جانتا تھا کہ ایسی کوئی شخصیت ضرور ہے۔ اور آج کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ میرا خیال صحیح تھا۔

مگر کل مجھے احساس ہوا کہ میں نے سخت غلطی کی ہے۔ میں نے ایک نام نظر انداز کر دیا ہے اس لئے میں نے اپنی فہرست میں ایک حروف تہجی کا اضافہ اور کر دیا اور وہ ہے "د (دال)"

"ایک اور نامعلوم شخص؟" واز نے حقارت سے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ علامت اس کے لئے ہے جس کا نام میری فہرست میں ہونا چاہئے تھا مگر جسے میں نے نظر انداز کر دیا تھا"

وہ مسز رائیس کی طرف جھک گیا۔

"اطمینان رکھئے بانو آپ کا شوہر قاتل نہیں بس میگی بگلی کو مارنے والا "د" ہے"

"مگر یہ "دال" ہے کون؟"

پائیرد نے جاپ کو اشارہ کیا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے وہی لہجہ اختیار کیا جو وہ کورٹ میں اختیار کرتا تھا۔

"مسز شام میں پائیرد کی مدد سے خفیہ طور پر اس مکان میں داخل ہو گیا اور کمرۂ نشست کے پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب آپ لوگ یہاں جمع تھے تو ایک عورت کمرۂ نشست میں داخل ہوئی اس نے کمرے کی بتی روشن کی اور بے آواز چل کر آتشدان پاس گئی وہاں ایک کمانی دبا کر اس نے ایک خفیہ خانہ کھولا اور اس خانہ سے ایک پستول برآمد کیا۔ اسے ہاتھ میں لے کر وہ کمرے سے نکل گئی۔ میں اس کے تعاقب میں گیا۔ ہال میں آنے والوں کے کوٹ اور چادر رکھے ہوئے تھے۔ اس عورت نے احتیاط سے پستول کو رومال سے صاف کیا اور اسے ایک کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔ یہ کوٹ مسز رائیس کا تھا۔"

مس نک چیخ مار کر کھڑی ہو گئی

"یہ سراسر جھوٹ ہے بہتان ہے!"

پائیرو نے انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یہ ہے، وال، مس نک اپنی بہن بیگی بکلی کی قاتلہ ہے!"

"آپ کا دماغ چل تو نہیں گیا؟" نک چلائی "آخر میں اسے کیوں مارنے لگی؟"

"تاکہ وہ دولت آپ کے ہاتھ لگ جائے جو مائیکل سیٹون نے اس کے نام چھوڑی تھی مائیکل سیٹون کی منگنی آپ سے نہیں بس بیگی سے ہوئی تھی۔ چونکہ وہ آپ کی ہم نام تھی اس لئے آپ نے اس سے فائدہ اٹھانا چاہا ــــ"

"تم ــــ تم ــــ"

وہ کھڑی کانپ رہی تھی۔ اس کی زبان سے اور کچھ نہیں نکل سکا۔ پائیرو نے جاپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے پولیس کو فون کیا؟"

"ہاں وہ لوگ ہال میں کھڑے انتظار کر رہے ہیں اور گرفتاری کا وارنٹ بھی انکے پاس ہے"

"تم سب پاگل ہو!" نک چیخی۔

ـــــــــ ـــــــــ

باب ۲۲

اختتامیہ

"آپ چاہتے ہیں کہ میں تشریح کروں؟"

پائیرو نے فاخرانہ انداز سے مسکراتے ہوئے اپنے گردوپیش نظر دوڑائی۔

ہم لوگ کمرہ نشست میں منتقل ہو گئے تھے، اور ہماری تعداد بھی گھٹ کر چھ رہ گئی تھی خدمتگار جا چکے تھے اور مجرموں کو پولیس حوالات لے جا چکی تھی کمرے میں صرف مسز رائیس، لازرس، واز، چیلنجر اور میں رہ گیا تھا۔

"حضرات مجھے یہ ماننے میں عار نہیں کہ کچھ عرصے کے لئے میں بے وقوف ضرور بن گیا تھا۔ نک کے ہاتھ میں میری حیثیت ایک کھلونے کی سی ہوگئی تھی وہ مجھے جہاں چاہتی رکھ دیتی اور جب چاہتی اٹھا لیتی تھی۔ مسز رائیس آپ کا کہنا کہ نک پرلے درجے کی جھوٹی ہے بالکل صحیح تھا!"

"یہ تو اس کی فطرت میں داخل ہی ہے" مسز رائیس بولی "یہی وجہ تھی کہ جب اس نے مجھ سے اپنے حادثوں کا قصہ بیان کیا تو مجھے یقین نہیں آیا"

"اور میں نے یقین کرلیا!"

"تو کیا یہ حادثات اسے پیش نہیں آئے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ اس کا اپنا اختراع تھا۔ اس نے کچھ ایسی رنگ آمیزی کی کہ میں اس کے دھوکے میں آگیا اور یہ سمجھ لیا کہ اس کی زندگی خطرے میں ہے۔

خیر آپ شروع سے سنئے۔

میری ملاقات نک بکلی سے ہوتی ہے۔ ہم اپنے مکان سے واپس [illegible]

"میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا" وائز نے کہا

"جی ہاں! آپ نے ٹھیک کہا تھا۔ اسے اپنے مکان سے محبت تھی مگر اس کے پاس پیسہ نہیں تھا۔ گھر رہن پڑا تھا، اسے پیسے کی سخت ضرورت تھی۔ اسی وقت اسکی مائیکل سیٹون سے ملاقات ہوگئی۔ کسی طرح اسے پتہ چلا گیا کہ سیٹون اپنے کروڑ پتی چچا کا تنہا وارث ہے۔ وہ اس کی ملاقات کو اپنے لئے فال نیک سمجھنے لگی۔ مگر سیٹون اس کی طرف راغب ہوا وہ اسے صرف ایک کھلونا سمجھتا تھا، بس پھر ان کی اسکاربورو میں ملاقات ہوئی۔ وہاں سیٹون نے نک کو ہوائی جہاز پر بٹھا کر سیر کرائی۔ جہاز سے اترتے پر اس کی مڈبھیڑ میگی سے ہوگئی اور آنکھیں چار ہوتے ہی وہ اپنا دل گنوا بیٹھا۔

نک پر بجلی گر پڑی۔ اس نے خواب میں بھی اس کا تصور نہیں کیا تھا۔ وہ میگی کو اس قابل ہی نہیں سمجھتی تھی کوئی اس کے تیر نظر کا شکار ہوا مگر سیٹون کی نظر میں وہ عام لڑکیوں سے مختلف تھی۔ وہ خفیہ طور سے میگی سے منگنی کر ڈالتا ہے اور سوائے نک کے اس نسبت کی کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔ میگی خوش تھی کہ اس کا بھی کوئی ہمراز ہے جس سے وہ تبادلہ خیال کر سکتی ہے۔ وہ اکثر اپنے خطوط نک کو سنایا کرتی تھی اور اسی ذریعہ سے نک کو سیٹون کی وصیت کا حال معلوم ہوا۔ گرچہ اس وقت اس نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی مگر یہ بات اس کے ذہن میں محفوظ رہی۔

اچانک سر میتھیو سیٹون کے مرنے اور مائیکل سیٹون کے لاپتہ ہونے کی خبریں آتی ہیں۔ اسی وقت نک کے دماغ میں ایک شیطانی منصوبہ جنم لیتا ہے۔ سیٹون اس حقیقت سے بے خبر رہتا ہے کہ نک کا نام بھی مگڈالا ہے۔ وہ اسے صرف نک کے نام سے جانتا تھا۔ اس وصیت نامہ بالکل سادہ تھا۔ اس میں اس نے صرف ایک نام مگڈالا استعمال کیا تھا۔ دنیا کی نظروں میں سیٹون، میگی کا صرف دوست تھا۔

نک سوچتی ہے کہ اگر وہ کہے کہ اس کی سیٹون کے ساتھ منگنی ہو چکی ہے تو کسی کو حیرت

نہیں ہوگی۔ مگر اس خواب کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ بیگی کو اپنے راستے سے ہٹا دیا جائے!

وقت کم ہے۔ وہ بیگی کو چند روز اپنے یہاں گذارنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور اسی دوران میں وہ کئی بار یقینی موت سے بال بال بچتی ہے۔ مگر وہ حادثے اس کے اپنے کئے کرائے رہتے ہیں۔ جیسے تصویر کی ڈوری کا کاٹنا اور گاڑی کے بریک کا خراب کردینا۔

ایک دن وہ میرا نام اخبار میں دیکھتی ہے (میں نے تم سے کہا تھا کہ ہیسٹنگز ہر کوئی پائیرو کو سب ہی جانتے ہیں!) اور وہ کمال بے باکی سے مجھے اپنا معاون بنالیتی ہے! میں اس کی باتوں میں آجاتا ہوں۔ اور یہ سمجھنے لگتا ہوں کہ وہ کسی زبردست خطرے میں گھری ہوئی ہے۔ اس طرح مجھے ساتھ ملاکر وہ ایک زبردست گواہ پیدا کرلیتی ہے۔ پھر میں اسے کسی دوست یا رشتہ دار کو بلانے کا مشورہ دیتا ہوں۔

وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیگی کو ایک دن قبل ہی بلالیتی ہے۔

کسی کو قتل کرنا کس قدر آسان ہے! آتشبازی کی رات وہ کھانے کے کمرے میں ہم سے جدا ہوکر اپنے کمرے میں جاتی ہے اور وہاں ریڈیو پر سیٹون کے مرنے کی خبر سنتی ہے اسی وقت وہ اپنے ارادے کی تکمیل کا مصمم ارادہ کرتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں کافی وقت رہتا ہے وہ بیگی کے نام لکھے ہوئے سیٹون کے خطوط چنتی ہے اور ان میں سے جو اس کے مطلب کا ہوتا ہے اسے اپنے کمرے میں لاکر رکھ دیتی ہے اور باقی تلف کردیتی ہے۔

بعد میں وہ بیگی کے ہمراہ باغ سے جہاں ہم سب کھڑے آتشبازی دیکھ رہے تھے، مکان کے اندر جاتی ہے وہاں وہ بیگی کو اپنا شال اوڑھنے کے لئے دیتی ہے اور جب وہ واپس ہمارے پاس آرہی ہوتی ہے تو تک چھپ کر پیچھے سے اسے گولی کا نشانہ بنادیتی ہے۔ اپنا کام ختم کرکے وہ دوڑکر کمرے میں آتی ہے اور پستول کو اس خفیہ گوشے میں چھپادیتی ہے (یہ سمجھتی ہے کہ اس کی موجودگی کا حال کسی کو معلوم نہیں) مگر ایلن اس راز سے واقف ہے۔

رہتی ہے۔ پھر وہ اپنے کمرے میں جا کر لانس کی بازیافتگی کا انتظار کرتی ہے۔ اور جب ہماری آواز اس کے کانوں تک پہنچتی ہے تو وہ ایک تھیٹر کی اداکارہ کی طرح پردہ قارانداز سے ہمارے سامنے آتی ہے! اور بے داغ اداکاری کرتی ہے!

"مگر وہ زہر بھرے چوکلیٹ؟" مسز رائیس بولی۔ "ان کی اصلیت میں اب تک نہ سمجھ سکی۔"

"وہ بھی اس کے منصوبے کا ایک حصہ تھا۔ اگر میگی کی موت کے بعد نک پر قاتلانہ حملہ ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قاتل نے غلطی سے میگی کو ہلاک کر دیا تھا!

جب نک نے دیکھا کہ اب موقع اچھا ہے تو اس نے مسز رائیس کو فون کیا اور ان سے چوکلیٹ کی فرمائش کی۔"

"تو وہ آواز اسی کی تھی؟"

"جی ہاں۔ اس نے آپ سے گفتگو کرتے وقت اپنی آواز میں ذرا سی تبدیلی کر لی تاکہ آپ یقین سے کچھ نہ کہہ سکیں۔

جب مٹھائی کا ڈبہ اسے ملتا ہے تو وہ تین چوکلیٹ کو کوکین سے بھر دیتی ہے (وہ خود شوقیہ طور پر کبھی کبھی کوکین کھاتی تھی اس لئے اس کی کچھ مقدار اپنے پاس چھپا کر رکھتی ہے مگر ان میں سے صرف ایک وہ کھا لیتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جاتی ہے۔ مگر سخت بیمار نہیں! کیونکہ وہ جانتی ہے کہ کوکین کی کتنی مقدار کھانی چاہئے۔

اب رہا میرے کارڈ کا سوال۔ تو جواب یہ ہے کہ حضرات اس نے میرا ہی لکھا ہوا کارڈ استعمال کیا تھا! کتنی نڈر ہے یہ لڑکی۔ یہ کارڈ وہی تھا جو پھولوں کے ساتھ میں نے اسے بھیجا تھا۔ کتنا آسان طریقہ ہے، مگر اس کے لئے ہمت چاہئے۔ ہمت اور منصوبہ بندی۔"

پائیرو دم لینے کیلئے رکا تو مسز رائیس نے اس توقف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھا "وہ تیرا سیری جیب میں ڈالے ہے۔ اس کا منشا کیا تھا؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ آپ یہ سوال ضرور پوچھیں گا۔ آپ پہلے مجھے یہ بتلائیے کہ کیا کبھی آپ نے محسوس کیا ہے کہ نک اب آپ کو پسند نہیں کرتی؟ آپ کے خلاف اس کے دل میں نفرت پیدا ہو چکی ہے؟"

"یہ بتانا بہت مشکل ہے۔"

"مسٹر لازرس،" پائیرو بولا "دیکھئے یہ وقت بے جا شرم و حجاب کا نہیں۔ ہم اس وقت یہاں ایک معاملے کو سلجھانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ کیا آپ کبھی نس نک سے محبت کرتے تھے؟"

"نہیں، میں اس سے محبت نہیں کرتا تھا، میں صرف اسے چاہتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں وہ میرے دل سے اتر گئی۔"

"ہاں۔" پائیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا "یہی تو اس کی ٹریجڈی ہے۔ وہ لوگوں کو راغب تو کر لیتی تھی مگر وہ لوگ اس کے حق میں بے وفا ثابت ہوتے تھے۔ آپ کے ساتھ یہ ہوا کہ آپ نے دوستی تو اس سے کی مگر آپ اس کی سہیلی کے دام محبت میں گرفتار ہو گئے۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ وہ مسز رائیس سے نفرت کرنے لگی۔ جس وقت اس نے اپنا وصیت نامہ لکھا تھا اس وقت وہ مسز رائیس کو بے حد چاہتی تھی۔ مگر بعد کے واقعات نے اس محبت کو نفرت میں تبدیل کر دیا۔ اسے اپنی وہ وصیت یاد تھی۔ مگر اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ کرافٹ نے اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اور اسی وصیت کو وہ مسز رائیس کے قاتل ہونے کی بنیاد بنانا چاہتی تھی۔ اس لئے وہ مسز رائیس سے ہر کلیٹ کی فرمائش کرتی ہے۔ آج رات کو اس کا وصیت نامہ پڑھا جاتا ہے جس میں اس نے مسز رائیس کو اپنا مورث (حقدار) لکھا تھا اس کے بعد وہ پستول جس سے میگی کا خون ہوا تھا مسز رائیس کے قبضے میں پایا جانا اس کو قاتل ثابت کرنے کے لئے کافی ہوتا!"

"وہ مجھ سے سخت نفرت کرتی ہوگی۔" مسز رائیس بولی۔

"اس وصیت نامے کے معاملے کو میں ٹھیک سے سمجھ نہیں سکا۔" [illegible]

"سچ ؟ معاملہ کچھ زیادہ پیچیدہ تو نہیں۔ کرافٹ مجرم ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ پولیس کے خوف سے یہاں چھپا بیٹھا ہے۔ اسی دوران میں نک پر عمل جراحی ہونے والا ہوتا ہے اس وقت تک نک نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔ یہ لوگ موقع غنیمت جان کر نک کو ایک وصیت لکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ ان کے کہنے کو مان لیتی ہے۔ اور ایک وصیت تحریر کر کے ان کے حوالے کر دیتی ہے تاکہ وہ اسے ڈاک میں ڈال دیں، مگر وہ لوگ ایسا نہیں کرتے ہیں۔ وہ نہایت محنت سے ایک جعلی وصیت نامہ تیار کرتے ہیں جس میں نک کی ساری دولت مسز کرافٹ کے نام لکھی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی تمنا یہی ہے کہ نک عمل جراحی کے دوران ہی میں مر جائے۔

مگر ان کی یہ تمنا پوری نہیں ہوتی ہے۔ نک کا آپریشن کامیاب رہتا ہے۔ اور ان جعلسازوں کی ساری محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد مس نک پر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس لنگڑے نک کی موت کا انتظار کرنے لگتے ہیں آخر کار مجھے نک کی موت کا اعلان کرنا پڑتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا جعلی وصیت نامہ ڈاک سے مسز راز کو ملتا ہے۔ میں آپ لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان مجرموں کو معلوم نہیں تھا وہ آخری کوٹھی، گروی ہے اور یہ کہ نک اس قدر دولت مند نہیں جتنا کہ وہ لوگ سمجھتے ہیں"

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں مسٹر پائیرو" لازرس بولا، "کہ آپ کو نک پر شک کیسے اور کب ہوا؟"

"آہ! مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے فریب میں آ گیا اور مجھے اس گتھی کو سلجھانے میں کافی وقت لگا بعض باتیں میرے لئے پریشان کن تھیں۔ یہ وہ باتیں تھیں جہاں مس نک اور دوسرے لوگوں کے بیان میں تضاد پایا جاتا تھا۔ بدقسمتی سے میں ہمیشہ نک کی ہی باتوں کو سچ سمجھتا رہا۔

اچانک مجھے الہام ہوتا ہے۔ نک سے ایک غلطی سرزد ہوئی تھی۔ وہ اپنے دانست

مین خود کو بہت ہشیار سمجھتی تھی۔ میں نے جب اس سے کسی کو بلانے کے لئے کہا تو اس نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ وہ بیگی کو آنے کی دعوت پہلے ہی دے چکی ہے! اگرچہ یہ ایک معمولی واقعہ تھا مگر یہ اس کی سب سے بڑی بھول تھی!

مس بیگی یہاں آنے کے بعد اپنی والدہ کو خط لکھتی ہے اس خط کا ایک جملہ مجھے صحیح راستے پر لگنے کے لئے کافی تھا۔

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس نے مجھے ایسا ٹیلی گرام کیوں بھیجا میں تو منگل کے دن آ ہی رہی تھی۔

یہ منگل کے دن کا مطلب کیا تھا؟ اس کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ میرے مشورے کے قبل ہی نک نے اسے بلاوا بھیج دیا تھا اور وہ منگل کے دن پہنچ رہی تھی۔ مگر اس صورت میں نک کا مجھ سے یہ کہنا کہ وہ بیگی کو بلانے کے لئے ٹیلی گرام کر دیگی ظاہر کرتا ہے کہ وہ مجھ سے جھوٹ کہہ رہی تھی۔ اور اس نے صحیح صورت حال کی اطلاع مجھے نہیں دی۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اسے ایک اور ہی رنگ میں دیکھنا شروع کر دیا۔ میں اسکے بیان پر کڑی تنقید کرنے لگا۔ اس کی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے میں انہیں جھوٹ اور اختراع کا پلندہ سمجھنے لگا۔ نک اور دوسرے لوگوں کے بیان میں جو تضاد تھا میں نے انہیں نک کی دروغ گوئی پر محمول کیا۔

میں نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ اب تک کیا واقعہ پیش آ چکا ہے؟ اس وقت میرے دل نے کہا کہ میگی کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ کون میگی بکلی کی موت کا خواہشمند ہو سکتا ہے؟ اسی وقت مجھے ایک اور بات کا خیال پیدا ہوا۔ مسٹر گز نے اپنے مخصوص معصومانہ انداز میں مجھے بتایا تھا کہ لوگ مارگرٹ نام کو کئی طرح سے توڑ کر کہتے ہیں جیسے میگی اور مارگوٹ وغیرہ۔ اور اس وقت میں سوچنے لگا کہ مس میگی کا اصلی نام کیا ہے؟ انہیں اس کا

نام نک کی طرح مگڈالا تو نہیں ، بکلی کے خاندان کا یہ سب سے زیادہ مستعمل نام ہے ۔ اس لئے موجودہ صورت میں دو مگڈالا بکلی کا ہونا ناممکنات میں نہیں ۔

میں نے اپنے ذہن کے آئینہ میں سیٹون کے وہ تمام خطوط جو اس نے اپنی منگیتر کو لکھے تھے دیکھ ڈالے ۔ ان خطوط میں ایک بات مجھے عجیب سی لگی ۔ سیٹون نے کسی ایک خط میں مکتوب الیہ کا نام استعمال نہیں کیا تھا ۔ اس کے ہر خط کا القاب جدا اور پیار کی چاشنی لئے ہوئے تھا ۔ نک کا نام تو اس نے کہیں لیا ہی نہیں تھا ۔

اور بھی کئی سوالات میرے دل میں پیدا ہوئے مثلاً کیا وجہ ہے کہ نک کے پاس سیٹون کے صرف چند ہی خطوط ہیں ، جب کوئی لڑکی مکتوب محبت اپنے پاس محفوظ رکھتی ہے تو وہ صرف چیدہ خطوط ہی نہیں بلکہ تمام چٹھیاں رکھتی ہے ۔ کیا ان خطوں میں کوئی غیر معمولی بات ہے ؟

ان تمام باتوں سے زیادہ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اور جس بات کو مجھے روز نامچہ ہی دیکھ لینا چاہئے تھا ۔ "

" وہ کیا بات تھی ؟ "

" ۲۸ ، فروری کو نک کا آپریشن ہوتا ہے ۔ مائیکل سیٹون دوسری مارچ کو ایک خط لکھتا ہے مگر اس خط میں نہ تو تشویش کا اظہار ہے اور نہ پریشانی کا ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطوط نک کو نہیں کسی اور کو لکھے گئے تھے ۔

پھر میں نے اپنے اس نئے انکشاف کی روشنی میں متوقع سوالات کرنے شروع کئے ۔ مثلاً مس نک کے سیاہ لباس خریدنے میں کیا راز پنہاں تھا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مس نک کی کامیابی اسی میں تھی کہ اس کا اور مس مگی کا لباس ایک جیسا ہو ! تاکہ مس مگی کی موت کا سبب صرف یہ سمجھا جائے کہ مجرم نے مس نک کے دھوکے میں اسے ہلاک کر دیا ۔ نک نے اپنا ناٹک پیش کیا اور مجھے اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ۔ نک بکلی

خفیہ خانے کی موجودگی سے منکر تھی، وہ کہہ چکی تھی کہ آخری کوٹھی میں ایسا کوئی گوشہ نہیں کہ جسے خفیہ کہا جا سکے۔ مگر نک کے انکار کے باوجود اگر ایسا کوئی خانہ موجود ہو تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ قصداً جھوٹ بول رہی ہے۔ اس خفیہ خانے سے انکار کی وجہ صرف یہ تھی کہ نک نے اپنا پستول اس جگہ چھپا رکھا تھا، تاکہ موقع محل دیکھ کر اس سے کسی اور کے خلاف شبہات پیدا کئے جا سکیں۔

میں نے نک کو جتا دیا کہ مسز رائیس کے خلاف حالات اچھے نہیں، نک کی دلی خواہش بھی یہی تھی کہ مسز رائیس کو سزا ہو جائے۔ اس لئے اس نے ان کے خلاف سب سے بڑا ثبوت مہیا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کی اپنی فلاح بھی اس بات کی متقضی تھی کہ بیگم رائیس سزا پا جائیں۔

جب ہم لوگ یہاں جمع تھے تو اس وقت وہ باہر کھڑی تھی۔ یہ موقع غنیمت جان کر اس نے پستول کو خفیہ خانے سے نکالا اور مسز رائیس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا اور اس طرح۔ اس کی کمند کہاں ٹوٹی؟ ع

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا۔

فرڈریکا رائیس کانپ اٹھی۔

"اور ایلین؟" میں نے پوچھا "وہ تمام حالات سے واقف تھی؟"

"نہیں" پائیرو نے جواب دیا "میرے سوال کرنے پر اس نے مجھے بتایا کہ وہ آتشبازی دیکھنے صرف اس وجہ سے نہیں گئی تھی کہ نک نے پرزور لہجے میں اسے تماشہ دیکھنے کے لئے کہا تھا۔ اس سے اس کے دل میں شک پیدا ہو گیا اور وہ ایک انجانے خوف سے لرز اٹھی۔"

"کیا عجیب و غریب لڑکی ہے!" مسز رائیس نے کہا۔

پائیرو نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آہستہ سے اپنے لب تک لے گیا

"بانو آپ مسٹر لازرس سے شادی کب کر رہی ہیں؟"

"بہت جلد۔"

"میں آپ کی خوش حالی کیلئے دست بدعا ہوں۔" پائیرو بولا۔"آپ نے سخت صورتوں کا مقابلہ کیا ہے۔"

"اب میں ان پر کوئی آنچ نہ آنے دوں گا۔" لازرس نے پر یقین لہجے میں کہا۔ گرچہ میرا کاروبار تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ مگر مجھے اپنے اوپر بھروسہ ہے۔" لائیس نے مسکرا کر ہمیں دیکھا۔

— ختم شد —

نسیم بکڈپو لکھنؤ

کے شائع کردہ دلچسپ اور پُراسرار جاسوسی ناول

ناول	مصنف	قیمت	ناول	مصنف	قیمت
سار لیشمی پتھر	مسعود جاوید	3/-	چار نقاب پوش	محمد حسین لکھنوی	2/8/-
پُراسرار روح	"	3/-	ڈاکٹر کی ڈائری	منظور رتناگی	3/8/-
لاشوں کا کھیل	"	3/8/-	مجرم کون	بدنام رفیعی	4/-
آنکھ کی چوری	"	3/8/-	داستان	"	5/-
شنگ ہلاکت	ایم۔ جے عالم	4/-	چینارم کے اسرار	"	4/-
سرخ سلیپر	"	4/-	شیطانی ٹولی	"	4/-
دہری سازش	مظفر حنفی	3/-	دغاباز حسینہ	"	2/-
پراسرار قتل	"	3/-	گنہگار جاسوس	"	3/-
شرلاک ہومز ہندوستان میں	"	4/-	زبیدہ	محبوب طرزی	2/8/-
برہنہ بھوت	"	2/-	حلقۂ نور	"	2/8/-
قلب آتش	محمود نیازی	4/-	سپیرا	"	1/8/-
پراسرار پارسل	"	4/-	گورکھ دھندا	"	1/8/-
۲۴ گھنٹے	محمد حسین لکھنوی	4/-	پیغام اجل	"	2/8/-

تریاق ـــ محبوب طرزی 1/8/-

نسیم بکڈپو لکھنؤ

کے شائع کردہ حیرت ناک اور سنسنی خیز ناول

ناول	مصنف	قیمت
پتلیاں	مسعود جاوید	RS 3/8/-
مریخ کی شہزادی	ایم۔ جے۔ عالم	RS 3/8/-
روح کا اغوا	"	RS 4/-
ملکہ کہسار	"	RS 4/8/-
آتش انتقام	"	RS 4/8/-
زمرد	سلامت علی مہدی	RS 4/8/-
موت کا شہر	اکرم الہ آبادی	RS 2/8/-
سایوں کا شہر	"	RS 2/-
لالۂ صحرا	منظر الحق علوی	RS 5/-
نیل کی ساحرہ	"	RS 5/-
عالم مستقبل	"	RS 5/-
عالم گم گشتہ	"	RS 3/-
گنج سلیمان	"	RS 3/-
موج بلا	"	RS 4/-
پراسرار جزیرہ	"	RS 3/6/-
ہشت فرعون	کلام بی۔ اے	RS 3/8/-
خونی کلب	فدا علی خنجر و آغا بیابانی	RS 5/-